

از عین فضل سنان بن ابی طالب  
 بن اشرفی ان فستویق می

الحمد لله بفضل کتاب النشانی طبع عتی ضلال رد و خاتم و امثال صبر



طبع سیدان شیرازی در کتب خانۀ سیدان شیرازی در کتب خانۀ سیدان شیرازی

و عاتقان قتل بحسبک لئلا ولا  
 وین خایه ای قتل بحسبک لئلا ولا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۚ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۚ رَبَّنَا افْحِ بِبَيْتِنَا وَبَنِي قَوْمِنَا يَا أَحْيَى وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاعِلِينَ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ

حضرت العبد فقیر حافظ بخش شریف اذکرہ ضلع بریلی عرض ساسے آرباب خرد پر بخوبی ظاہر و پدید  
کہ اس زمانہ پر آشوب فساد میں ہر طرف جہل کا پرچا ہے قدر دان علم و دین غرق ہے ایک عالم افسوس  
میں اسیر ہے ہر حالے ہر عمر خود غافل ہے نظیر ہے کبر و غرور کی گرم بازاری ہے تیس کشمکش ہر کس و  
ناکس کی زبان پر جلدی ہے زمانہ قد فرغ للفضول، لیکن وہ کل ہی حق جہول فان اجیت تم نہیں  
ارتقاء عام نہ کو توجاہ میں بلا حصول جسے دو چار کتابیں اردو فارسی کی دیکھ لیکن علامہ دوران ہے اور کتب  
وعظا کہنا ہی لگ گیا تو اس جیسا فاضل پھر کہاں ہے گدا چرن یافت روزی خویش را و اند سلیمانے  
برای سوسنگ آسیاتخت روان باشد جو عربی فارسی کتب و ن کا ترجمہ کر دے گو سو جگہ غلطی کرے  
نگاہ عوام میں ملک العلماء بلکہ علم و سکا خانہ ناد ہے اور جسے حدیث کی سند حاصل کر لی یا نور الانوار  
اور توضیح تلخیص پھر ولی اگرچہ ہم معنی کی اسناد و احادیث و ہیبت وقت و ابوالحسن استاد ہے کچھ لوگ

اسی وقت کے منتظر تھے کہ کسی کیسے اختراع مسلمان ایجاد تھا کہ کسی نکر میں پڑے روز تھے عقیدے  
 نکالے دین اسلام میں رشتے ٹالے سے مردان شہادت راہ میں سافندہ صد ہزار غنما  
 ہفت ہفتہ ہر کونفسش وقت راہی از وہاں جب دین گفت و نمودش اقتدا ایک صاحب نے  
 وجودیہ بیان جسم سے انکار کیا فقہ وحدیث کو سب سے اعتبار بخش قرار دیا انکا گھوٹی مرغی حلال ٹھہرائی  
 نص کے مقابل یہ تغیر برآئی آئی تو یہی خدا ہے واسطے نرسا ہے کوئی فضل نہایت بابرکت میں  
 اور کہتا ہے مرقہ جناب رسالت اور گور زید و عمر پر سمجھتا ہے کہی تراویح کی آٹھ رکعت پر اقتصار کر  
 بتی کر گت پڑنا نفس کامل برابر ہے بارہ رکعت کی معافی کا فتوی جاری ہے منظر سیکرہ اب کی  
 خاطر واری ہے وہاں نماز فجر و عشاء ہر سراج میں سعادت ہے یہاں سنت سترہ میں کمی ہوتی ہے  
 عجب اعتقاد ہے انکار تعلیق نے تازہ گل کہلا دیا یہ شکر فربہ اصل نیازنگ لایا ہر جاہل صاحب  
 سب سے لگام و شتر بے مہار ہے اجتہاد کا مدعی اتباع ائمہ سے عار ہے نوادی امیر حسن اور امیر احمد  
 مسئلہ تحقیق انحال کے بانی ہوئے فجاد اور مبارکہ میں سب سے بڑھ گئے لائانی ہوئے جہنم  
 افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم میں موجود و متحقق قرار دیئے مولوی محمد حسن صدیقی انوتو  
 وغیرہ چند ہم مشرب ہوا فتنے کے ایک قول شاذ و راجح تھا دھڑلایا بات محکمات و احادیث صحیحہ و غلطہ  
 فرمایا تحفات میں توقیہ امت کی کھلی کھلی ہود کی حمایت کی نقد میں قاطعہ کا انکار کیا دین اسلام سے  
 منہ پھیر لیا ہر چند علمای عصر نے سخت برآؤ تقریر الزام دیا مگر دیانت کے قربان اصرار بدستور رہے  
 جو استعداد بنوہ کارا ز باجبار کشاید مسیحی کے تو انکو درویشان چشم سوزن لہذا رسالہ مناظرہ احمدیہ ایک  
 شاگرد کے نام سے تالیف کیا دوسمین مانوفوی صاحب کو مستند ظاہر حدیث قرار دیا وہ رمضان  
 شمسہ ہجری میں اکابر شہر بیل کی نظر سے گذرے تو اس سوال واسطے دریافت حال کے مانوفوی صاحب  
 کے پاس بھیجا نا تو توئی صاحب کے ماتھے پاؤں پہول گئے پہلا عقیدہ یہول گئے حد سے زیادہ  
 گہرا لے یا مضمون تحریر میں لائے کہ زمین کے طبقات زیرین میں انبیاء اور قیامت میں اور وہ  
 ختم نبوت میں شریک جناب بوالقاسم میں اولاد میں آدم اہل دیگر طبقات سے مکرم اور حضرت  
 اون سے افضل ہذا مائت او کی آپ سے خیر سلیم و سر سوال او کی خدمت میں مکرر ارسال کیا  
 نا تو توئی صاحب نے کچھ جواب دیا کہا گیا آج فرست نہیں تو یمن بھی محبت نہیں کل بھی پرست

زید و عمر

فرمایا برہمنوں نے برہمن سپر لوگوں کے خیال میں آیا مولوی امیر حسین صاحب کو نانوتوی صاحب کی تحریر اور ادھر کی تقریر سے مطلع کیجیے جبکہ ٹوٹنے کی خبر سن کے کیا کہتے ہیں اونکی ہوا سن لیجیے او کی فرزند دیندے بہت غصہ فرمایا آخر صاحبزادے سے تم کو کچھ نہ بنی یا اس سایہ پروردہ راجہ طاقت ان کہہ دو یا مبارزان اقبال نشست بازو بھیل می ٹنگنے پنجہ بازو آئینہ من چکل مولوی عبدالحی صاحب کا مسلک اختیار کیا مجبور ہوئے اپنی مخالفت کا دامن لیا انکار نمائت و اتر از تعلیمت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر کر دی جبہ خاتم النبیین دیگر طبقات میں قرار دیئے اسی رقباعت کی او کو والدہ بزرگوار مولوی امیر حسین صاحب فرمائی ہی اسے مسلم رکھنا نانوتوی صاحب کے خفیہ میں بہت کلمات سخت لکھے مگر صاحبزادے پر کچھ اعتراض نکھیا الحمد للہ نزاع چند سالہ سہل طور پر طرعی ہوئی اب صریح غیر انسانی کی بنوت اور شرکت فی الخالقین میں گفتگو ہی امر اول بر خلاف مذہب جمہور اہل سنت و اہل جمعیۃ

مائیتیم باری کا شکر و غضب الہی کی علامت ہی کبرت کجۃ تخرج من افواہہ ہذا  
 یقولون لا الذبا لکذا السموات متفطرن منه ونشئ الارض وخر الجبال  
 ہذا چندی سولوی ناتوتوی صاحب کو کسی بات پر ثبات و قرار نہیں کہتی نہ تو میں پر اعتقاد یہ کہتی  
 کہتی مجھ پر اصرار نہیں کرتا ہے تحریر شریف کو بدریچ و حبیبستان شہر اتے ہیں تبروزانی کلام کو ایک  
 نمونے فرماتے ہیں لیکن جو باہل ناتوتوی صاحب پر ایمان لے گئے کب ناحق میں انہی غصمت پر  
 اصرار و شتم علای و نیدار سعادت جاتی ہیں سے زفیض بہر دنیا بہ ضمیر کج طلبعات کجا مبارکند  
 سبز شاخ انہور اس دعوت تازہ کا شام اور آتش فتنہ کا شہجہا نادر و رکنہ از چند سطر اسماء کو کی تفصیل  
 میں لکھنا منظور تلبیہ اجمال یا بعام الباسط المتعال اس سال کا نام ہے اور یہی اسکی

تاریخ آغاز و انجام می و انستول من امدان یونطمنی لا تمام من قریب محیب و ما توفیقی الا بالله علیہ  
عزیزه توکل و الیه ائینت قبل از شروع مطلب ناظرین رسالت کی خدمت میں دو التماس میں  
آؤں جس دفتر سے نانو تو می صاحب فی اشتهار مطبوعہ صاحب مدین و وزیر کراچی اسمی و ذکی اتباع  
اور مولانا مبین فر تو یہ نامہ مشہور کیا اور ذکر اس کا انشاء و امد الغرض آؤں گیا اس جانب سے کسی طرح کی  
نزاع و بحث نہ ہوئی مگر نانو تو می صاحب فرادے کے بعد رسالہ حاجی فاسم صاحب بیاب کریم و سی  
عقیدہ کو شہرت دی تو یہ ممکن بھی اور کئی تحریرات اور عقیدے کی کیفیت ظاہر کرنا ضروری ہوئی اور چونکہ سالانہ

سوا چندہ لائل مردودہ کے کج بحث علی بن خالی از فضائل فاسدہ اور دام باطل اور تسلیات بنی اسرائیل اور  
تشکیلات بخیل بھیچہ پستی پر انداز اور تفصیلی اور ساکھ و مبین صرف نتیجہ حاصل سے تعرض کافی پر اور کثرت  
نانو نوی صاحب بھی جاری مردودہ کی محتاج نہیں ایک تحریر و مری کر رہ میں کفایت کرتی ہر دویم  
اس فرقہ کے مضنیہ و متواتر و غیر متواتر اور مناظرہ احمدیہ اور نصرانیوں میں سے کوئی بات اگر  
تخفیر و توبہ میں صاحب کو نقصلا و علما کی نسبت اور سنا کہ فاسمہ میں بھی کہ مولوی امیر حسن صاحب  
نہ انجیل طبع میں جیسا اور شمس ہو گیا ہر جم لوگوں پر بہت زیادتی اور شدت کی تو ان صاحب کو مقابلہ  
ہمیں بھی ان باتوں کی گنجائش تھی لیکن نہ کہ اگر جگہ اذ فح یا لہجہ بھی احسن پر نظر رکھی اور ان کے  
خرافات میں چشم پوشی کی ۔ و لہذا علی التلیم یعنی معصیت شیعہ ملت لانی یعنی اور بعض مقام پر  
جواب ترکی ترکی مناسب تھا و ان کر یہ کفایتی یا عیسیٰ علیہ السلام پر عمل کیا اور کلمات  
کوئی الزام میر قائم نہیں ہو سکتا کہ بہت اور سطر سے و الاثم علی الیادی ۔ الا لکھیل علیہ  
فصل فوق جملہ ایامینا یا و الا شرح فی المقصد و متوکلا علی و ابیہ بخیر و داج و از خیر معین بنیسمر معبود

### واضح ہو کہ

رسا کر مناظرہ احمدیہ مطبوعہ شعلہ طبرک کانپور کے صفحہ ۳۹ میں لکھا ہے جسے شخص مثل حضرت آدم اور عیسیٰ ہی  
مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور جناب رسالت آج علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام  
موجود و متحقق ہیں اور صفحہ ۴۰ میں نانو نوی صاحب کی طرف نسبت کیا ہے کہ ان کی نزدیک ہی اعتقاد ہے  
سلم صحیح الاعتقاد ہے اور کفر اور سکاف اور بی ایمان مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر احمد جیسا  
حال کہ سب جانچ رہے ہیں کہ وہ چہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہ طبقات زہرین میں موجود  
و متحقق انہی میں ہیں برس ہو گئے کہ رسالہ تریبہ ایک شاگرد کے نام سے لایا گیا اور وقت سے علماء دین  
اس عتیدہ فاسدہ پر تشنیع طبع کی تحریر اور تقریر الزام دیا نانو نوی صاحب کی بھی خوش فہمی اور اعتدال و علوم  
نہی مسائل میں سبابت امر دین میں نہ انت کسی عقیدہ پر قائم نہ رہا ہر ایک سو اس کو سوائے مرضی کہ نہ  
اور اسی طرح کے حالات انہی تالیفات و مسالط سے خواص کو معلوم تھی لیکن یہ بھی نہ سنا تھا کہ ذات شریف  
امثال کے ہی قائل اور مولوی امیر حسن صاحب کے عقیدہ میں ہیں داخل میں بنیم اقیل ۔ و کج گنج غلطی  
جا بلان پیدا شود ۔ ہر کج چون ارجمان بیرون مرد و رسوا شود اندازند لیکہ تحریر سبب ہر نانو نوی صاحب





ہیں براہ راست مومن اور سب مضمون پر مبنی مہر کی ہر اسکی تفصیل مجھ کو یاد نہیں مگر غالباً اس سے  
یہی مطلب سمجھ کر مہر کی سب سے حد تک کتبہ محمد حسن العسقلانی بسم اللہ الرحمن الرحیم مسائنہ جواب ظاہر ہو کر آؤ تو  
صاحب مہر کرنے سے صحت انکار کر کے اور بچوں مشورے غلام اور موافقہ خواص قرار مثال ہی سہی  
بیمجہ ہر نہ انیا طرہ اختیار کیا مہر کا اقرار اور مثال سے بظاہر انکار کیا مضمون کے نسبت لکھا اسکی تفصیل  
مجھ کو یاد نہیں مگر غالباً اس سے یہی مطلب سمجھ کر مہر کی ہر وہ کیا عمدہ سمجھ سے قائلین ہر مثال  
کی تحریر سے انکار ممالکت سمجھنا حضرت ہی کا کام ہے سچ تو یہ ہے جسے عقیدہ ہی یاد نہ رہے اسکی تقدس اور  
بزرگی میں کیا کلام ہے ع برین عقل و دانش بیاد گریست اور جو حقیقت وہ مضمون اس تحریر  
سے مطابق ہوتا تو مولف رسالہ مناظرہ احمدیہ اور نہیں جماعت مولوی عبدالحی صاحب میں جبکہ اس  
جواب میں تنبیہ پر شمار کرنا یہ مسلک حضرت کا قرار نہ دینا اس کے طرز تحریر علی الاعلان گواہی دیتا ہے  
کہ اصل عقیدہ حضرت کا تحقق مثال ہی سوال دیکھ کر گہرے کچھ میں نہ پڑا تو مولوی عبدالحی صاحب کا  
واضح کیا اسی لیے جو الفاظ مولف رسالہ نے ثبت کیو رعایت انکی محظوظ رہی تا اس تحریر کی اور مضمون سے  
جس پر مہر کی ہی تطبیق ہو سکے متفق ظاہر حدیث کو صحیح الاعتقاد لکھنے میں گو سنی میں تصرف کر تو ہیں  
اور مفسر یعنی مولوی عالم علیہ صاحب کو برا لکھا تا کا فراوری ایمان کنہ کی گنجائش ہے بیان انصافیت  
حضرت رسالت میں وہ طریق اختیار کیا جس میں مثل متنازع فیہ کا انکار لازم نہ آؤی کہ فیضیت ہر فرد  
حتی کہ نا تو قوی صاحب کے لیے ہی ثابت ہو غایت مافی الباب یہ کہ جناب نبوت سب آدمیوں کو اکرم  
اور فضل اولاد آدم میں یہ پیر ہر اظہار انکار اور درپردہ اقرار دیکھ کر دوسرے سوال بھی گیا اور جس مضمون کو  
نا تو قوی صاحب نے گولی کیا تھا اسکی تصریح اور مخلوقات دیگر طبقات کی تفصیل چاہی تھے  
عقیدہ کے خلاف گنجائی اطلاع کر دی نا تو قوی صاحب بھر فقرہ نہ چلا اور مولوی عبدالحی صاحب کی اس سے  
بھی کام نہ نکلا ع اسی وای جسے تا کہ شدید راہی ہم سقط اب بھی اعتراض سے رٹائی نہیں ہوئی  
کاسہ میں موجود ہر نیا عقیدہ بھی محض رد و ہر کہ جس فتویٰ کا اس جواب میں تنبیہ کیا ہی او میں بجا انکار  
فعلی دلائل الدہور کوئی طبقہ و فرخ کے بچوں اور کوئی گندہ کے پتھروں اور ایک مہاون اور سالکان  
باتفاق ہر وہ جناب شیطان اور اسکی لشکر دن کا قرار دیا ہے ان جنات میں سے میں نبی اور خاتم النبیین  
ہو سکے اگر کچھ ہی خون خدا اور روز جزا ہوتا تو ہر کہہ کر میں تو ضیق نصیب نہ نہتی اور عوام کی بات

گوارا نفرمانی کا ایسا فوٹ کو مضمون کا نتیجہ سے ذہول اور اخفرت انسا علی العادری عمل مہوا و دہشت  
 اسی کو کہتے ہیں ویدار ایسی ہی سوتے ہیں ۵ ہزار ان آفرین برست مہوا انہ انکس کہ عار و نیوی را  
 بہ تر از نار سقر و اند لطف یہ ہے کہ دو سکر مضمون منہج سوال ثانی کا یہی جواب دیا تصریح اس امر کی نفرمانی کہ منہج  
 مولوی اجیر حسن صاحب کے متفلسفہ پر فقط مہر کی تھی یا کچھ عبارت ہیں لکھی اور او میں نے نصیحت حضرت رسالت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار اور مماثلت کا انکار کیا تھا صرف تعدد خاتم النبیین پر حسب طبقات زمین اعتقاد  
 عقیدہ عمل جاگوارا تنوایہ اعراض اور جواب سے اعراض ہیں ایک عہدہ قرنی ہے کہ حضرت فی حقیقت  
 تعدد امثال پر مہر کی تھی ورنہ اس امر کی تصریح سے کون مانع تھا تصریح کسکی اور جواب کیسا وہ گول انظار  
 ہر جن کی توضیح چاہی تھی اور اعتقاد امثال پر ذال تنوید اور مہر تحریر مطبوعہ سے کہ کر دیے خوب چٹائی پتی  
 دوسری چال طے مستند ہے فرمایا ہم سوال چاہا کہ او پر شہرہ و کونو جینے ہیں : کہہ دیا کہ علم کیا کہتے  
 ہیں تا وہ یہی سب سے انتظار میں ہیں جماعت نہ لٹھے + امامت یہ چھوٹی ایک عہدہ واز تکبالتا شرط ارشد  
 من الموت کا صمد اوٹھایا مگر مقتدیوں کو کوئی پرچہ سوا تحریر ادن حضرات کے جواب امام کے مقتدیوں میں نظر  
 نہ آیا اور اکثر جگہ سے جواب خلاص مراد پایا کہ امام نے مقتدیوں کو نہ دکھایا و تعدد میں قال ۵ عجوز  
 قسمت ان تصنیف غیرہ + قد میں انجمن بیان واحد و ب النظر + فجاہرت الی الخطار یو مشرہ + ولین اصل و بطلان  
 مافسد لہ ہر آب ایک جواب اپنی رشتہ دار مولوی محمد قاسم صاحب صدیقی نانوتوی لکھوا کہ چاہا چاہا و  
 برعایت رشتہ داری زبانی نانوتوی صاحب کی حمایت میں بقیانہ کمال جانفشانی اور عرق ریزی کی ہر  
 اور ایک بڑی یعنی تقریبے سر و با صدا تمہیدات و تمثیلات پر مشتمل لکھی جو شعلیں سما کے دہی دی جا رہا ہے  
 جو مناظرہ احمدیہ اور شہر مولوی عبدالحی صاحب میں موجود ہیں اور جن کا رد سچو چکا ہی باقی کچھ خیالی ہو سکے  
 کچھ باتیں خارج از بحث جن سے تمام کلام مجذب کی بڑے ہو گیا ہے خواجہ ابانے اس خط و خط سے کیا فائدہ  
 جزا ایک طعنہ زندہ خلق و خدا اطفال ایک صاحب جو حاجی قاسم صاحب کے انداز تحریر سے واقف ہیں  
 یہ راسی و ترقی ہیں کہ حاجی صاحب کو مناظرہ میں اصلا دخل نہیں کستل و مترعن میں فرق نہیں کرتے  
 اس قدر نہیں جانتے کہ کون مانتے نہ صرف محبت سوتی ہے کون لٹو ٹھٹھتی ہے مناظرہ کیا نقص و منہ کسی کہتے ہیں  
 کس طریق سے دعوی ثابت کرتے ہیں جواب کس طرح دیتی ہیں یا منہ مہوٹوں اور رشتہ داروں نے  
 او نہیں اڑایا ہی علم و فضل و زہد و روح میں بہت شہرہ پایا ہے اور جو کہ حاجی صاحب مولوی اسماعیل صاحب مولوی



مستحقین سے میں اس وجہ سے روایاتی ہیں حضرت کو برا فاضل اور ولی کامل تباہی میں کہ ہر ایک کو اس کے جہان  
مستحق کو خواہ مخواہ عالم اعلیٰ و عداوت اعلیٰ ثابت ہوئے پر ان فی ہر روز و میلان میں ہر اندر بیان ہر جہان مستحق  
آپ کو انصاف کا توڑ خارج ہر قسم کا عیب ہی ہر جہان پایا جاتا ہے ختم قرآن کے روز انواری موجب  
نیا اجتماع کرتے ہیں ایک بخت نازہ ایجاد کرتے ہیں کہ کثرت غیر متراویج میں آیا ہے مستحق سے جس کے  
شروع میں دنیا واقع ہو گیا ہے جو عداوت کیا جاتا ہے اور اس پر اس قدر کہ یہ دنیا و دنیا کی تحریف ہو گیا ہے  
اور گورنے پر پروتا آتا ہے ہر ایک کوئی حضرت سے پوچھو اس ترتیب ختم کا کہیں ہی تباہی ہر قرن نشہ میں  
جنگی پروی کا پڑا ہوئی ہو گئی ایسا کیا ہے آپ کو کہ جہان و فاجائز سعادت و سکر سب ہر احوال فی الیوم  
و اختراع بدعات موجب فلاح ہر خدا جانہ حضرات و بابہ کو کیا ہو گیا ہے ہر جہان نامی الا کجرا غیر کا پروانہ  
کہا نسلی کے نامہ لگا ہر بدعات و اختراع محذرات میں سب شاق ہیں پھر یہ خلیو القدر و فی  
اور کل بدعت مضلہ سب بالای طاق ہیں آپ جس میں اسلحہ میں چاہیں نکالیں ہر قید معبودہ میں ہر جہان  
یہ الیوم اسور دین میں ہر ارباب و کین شقیں میں ہر جہان کا گہرا و کین سب جائز و مصلح ہو و سہ اگر کوئی  
ایسا فعل کری جو باہرین غصہ و عداوت خاصہ و عداوت باہرین سے ماثور ہو گا و اس کے لئے شرح میں اصل اصیل موجب  
یا ایک عام مامور بہ کے تحت داخل جاتی اور مستوجب نکال ہو شرح میں کچھ خواہستم تو مکمل انجہ خواہستم +  
رہا یہ آہ و نالہ سکا حال خود ظاہر ہو کہ شل بابک برس تفاہمہ ریاست مجبوری و منما علی اطلالنا شہد  
کیا پہلے یہ نہیں اور دیگر آیات حسرت و عذاب قرآن مجید میں نہ آئی تھیں یا فلبعضہ کو اقلیل و کثیر  
کے شہر آرزو ختم کے ساتھ خاص ہو یا وہ کو شامل نہیں تمام قرآن ختم کرتے کہیں وہاں آیا شہر لالہ  
و جوشش گری نہ سچی کو سر پر نہا یا آبا تو خاص ختم کے دن وہ بھی آخر کثرت تراویح میں کہ آدمیوں کی  
کثرت ہو لوگوں کا اعتقاد و مجرب و جب شہرت ہو سہاں اور ذکر اور خالی تفاہمت عینا ہر خوب عمل فرمایا  
عوام کا انعام کے مرغ دل میاں سے کو ہر قطر اشک دانہ عیاد و نظر آج ہر خانمان برباد اس نام آج  
کب نجات پاتا ہے ہر کہ شد بدین نام ملا کے و سنا بدین نام ملا محمد اس کی کہ خارش و دست  
خدا می بارہ کش جام ملا و اتباع اور ہر احوال میں کے دیانت و انصاف کا مرتبہ انشا کو ہو بچا ہر ان اختراع  
سازین اور بدعت باز و نہا نام وقت ملک و فون خدا کر گیا ہے ہر عکس ہر نہا نامہ کی کاغذ اور اس  
حرکت پر حدیث زیادہ ناز ہر ایک ہو کہ میں ہر نامہ ہو لو ایسا صاحب کیسا قرآن پڑھتے ہیں کیا سو گیا ہر

اچھا ان اسباب سے حاجی صاحب پر نعم خود مرجع نام نہ بنیے اب تو سہ بات میں غل و غفلت ضرور رہا تو  
 یہ انداز اختیار کیا کہ جو بات کہیں اور میں غلط لکھ کر کے خارج از بحث قرار دیوں سے ایسا اور سمجھا دیکھ کر نا  
 عوام متقدمین اور متقدمین سے عاری ہو کر براعت تمام کر دین کہ عابسی صاحب نے نیز میاں زکریا و بابک بات  
 لکھی ہے جس سے عاری عقل اور آگ نہیں کر سکتی اور یہ غامض کل اس فرقہ کا ہے کہ تمام بہت اپنے گروہ کی  
 عوام میں صرف کرتے ہیں اس سے کچھ کام نہیں کہ خواص کیا کہیں گے اس تحریر میں اس قدر بنا تو چکا ہے  
 کہ عابسی صاحب نے اثر ابن عباس کو ماننا بلقاہت زیرین میں انبیاء و خاتم موجود جاننا نقصان عیسیٰ محبت  
 ستید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس سے انکار غلط طریقہ محبت سید ابراہیم قرار دیا ہے کہ عظمت اور  
 بڑائی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور نہ اس سے شان سب سے  
 انفس جان الیاء با مد کے بل جاتی ہے گو جو تقریر اس سے اثبات اس مطلب کے بنائی ہے بغیر تقویت الایمان  
 وار د ہو کر سارا و فرگا و خورد کر رہی ہے **سے** شام کہ از قیابان و امن کشان گذشتی بگوشت  
 فناک ما ہم بر باد رفت باشد و تقویت الایمان نے جنگو مشرک قرار دیا اور نہیں خوب موقع مانتا آیا کہ  
 جس طرح صرف سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم ماننا عظمت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 نقصان اور چہ خاتم اور ان کے ایک سب سے افضل جاننا جناب کو علوشان کا موجب ہے گو یا پہلی صدیقین  
 صرف بادشاہ اور دوسری تقدیر بادشاہوں کا بادشاہ ٹھرایا اس طرح جو انبیاء اولیاء سے علم و حدت  
 سلوک سمجھا ہی خدا کی عظمت گھٹا ہے کہ اسی صرف علیم و تدبیر بانا ہے اور جو ان کو ایسے علم و قدرت ثابت کرنا کہ  
 جناب حدیث کی کمال عظمت پر ایمان لانا ہے کہ اسی وسیع قارون اور علم والوں کا پیدا کرنا والا اور ان میں  
 علم و قدرت بخشش والا جانشین بلکہ بہت پرست اسے تقریر سے اصلا اہل قرآن افسوس کہتے ہیں کہ وہ جب وہ مطلق کو  
 اپنی خداؤں کا مالک اور خدا جانتے ہیں بنی قطر و ہم مصر اور قرآن المیز و وقف تحت المیزاب کا مفسر  
 بیان صادق آتا ہے نیز یہ کہ بات بنانی میں سارا کہ بیکر ٹھکانا ہے وہ حضرت کیا عہدہ مائید فرمائی یہ تقریر تو زیبا  
 کہ بھی نہیں آتی مخصوص بات و ان صفات سے تیسرے ہی بیرون کی ٹہری ہی بات ہے نہیں نہیں تحریر سے کچھ تو  
 سادہ ہو حضرت کی دوسری تحریرات و تالیفات سے تو اس قدر تپا بھی نہیں جلتا جامعہ ثانیہ کے باہمین  
 جو تحریر حاجی صاحب کی ہے اس سے یہ نہیں کہتا کہ آپ کے نزدیک جامعہ ثانیہ مکروہ تحریمی ہے یا نہیں  
 یا محض باعجاز و لطیف و باریک بینی کسی بات کو دلیل کرتے ہیں کہی اور جو چوتھے ہیں اور سارا تقریر و لکھ

و پندیر کے مبتدا کی تو خبر اپنے ہاتھ ہی نہ آتی ہر چند سافت طویل قطع کی ہر طرف دہوڑا کھینٹا پانی  
 آخر مہیہ کی ہاتھ چھپا دیا اور تک ناقص ہی ہو فقط یہ تقریر ان صاحب کی اس تحریر کے بغیر سے  
 کہ جواب سوال زد لکھی نہایت ٹھیک معلوم ہوتی ہے اگر انویسٹیا میں تحریر کی تفصیل بیان کی جاسکے  
 ایک کتاب تیار ہو کر تیار ہو کر وقت ضائع کرے اس جگہ یہی کافی ہے کہ یہ جسکی حمایت میں صاحب  
 نے یہ مصیبت اور ہتائی اور کئی تاویلات و توضیحات قبول نہیں کرتا بالذات اور بالعرض کے قصہ کو  
 سنیں شاید یہ توجیہ توجیہ القول بالارضی بہ تامل ہی بلکہ اس بناوٹ کو تبصرہ بجائے اور غلط فہم سمجھنے  
 خاتم الہادین اور سوال مطبوع میں فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر خاتم ربوبانہ فسادیت  
 قرار دینا ہر حاجی صاحب زیر پرچہ کے کواحق ہر کاتے ہیں ایک بلا میں مبتلا ہو دو سر کھڑے تعلیم فرماتے  
 ہیں ہر ہتھنڈی کم استعدا و جانتا ہو کہ متصف بالعرض حقیقتہ و فی الواقع الاستصفا ہوتا ہے تو نبوت اور نبی  
 حاجی صاحب کی طور پر برائی نام ہے جب طبع القول حاجی صاحب اور نکلا سلام کو کسین نمودارہ شاہ  
 ختم نبوت کے سنے خوب سمجھ سوا خاتم الذات کے سب کی پیروی منکر ہو بیٹھے یہ تائید زید یا دوسرے سر پرست  
 دینا ہو سچ ہے نادان دوست سے متبر دشمن داناسے سع دوستی جو خود یہ دشمنی ست اسطرح جواب  
 مولوی عبدالحی صاحب زید کی کجیہ بھی مفید نہیں کہ وہ خاتم انسانی و حقیقی کا فرق نہیں ٹھہراتا نہ باعتبار  
 شاہی سلسلہ ہر زمین میں خاتم ہوتا ثابت کرتا ہے یہ جواب نہ زیادہ نفید نہ فی نفسہ صحیح اور استقلالی سوت  
 وغیرہ زیدی خود فضل نہ کیے ظاہر انش کے لہو و جار شہرہ کے نام لکھ دی اگر بقول اسکے حاصل  
 اور نکلا ہی بھی ہے تو عدم افادہ میں بھی حال اور نکلا ہی شاید دیو بندیوں نے اجکہ و شایعین میں زیدی  
 ثابت جانکر حمایت زید میں کچھ لکھا ہو تو بعد نہیں گرونا نکلا در سہ اور وہ لوگ نانو تو یون ہو ایک تعلق  
 خاص رکھتے ہیں جن کے سبب یہ عقیدہ عالم میں پھیلا ہے اب سوال مطبوع اور اسکی

خوبیان ملاحظہ کیجئے

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسباب میں کہ زید نے بربیع ایک عالم کے جسکی تقدیر  
 ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی و بارہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ جو در مشورہ وغیرہ میں ہے  
 ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کا دم و نوح کنو حکم و ابراہیم کا براہم کم و موسیٰ کو سیکر حکم علیہ  
 کیسکم و بنی کنعین کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین لبقا

مفتی زید بن علی  
 صاحب زین الدین  
 میں ایک آدمی  
 تیار ہے کہ  
 اور ایک دفعہ  
 نہ کہ ایک دفعہ  
 کے لئے اور ایک دفعہ  
 تیار ہے کہ  
 اندازہ کیجئے

جلد میں اور ہر طبقہ میں مجاور الہی ہو اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا مفاد ہوتا ہے جس میں  
اگرچہ ایک ایک خاص ہونا الطبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاص فیہ نہیں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت نہیں اور نہ یہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ خاتم ماضی اکھبرت صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کے ہونے کی وجہ سے کہ اولاد آدم سے پہلے کا ذکر و افعال سے ختم ہوا ہے اور سب مخلوقات  
سے افضل ہے وہ اسی طبقہ کے آدم کی اولاد سے بالا جماع اور ہمارے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وسلم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہونے کی پس دو مرتبہ طبقات  
خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں ایک ماضی کی سطح نہیں ہو سکتے آنتہی اور باوجود اس تحریر کے نزدیک  
کتبا پر کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسے سیکھوں گا یا میرا اصرار اس تحریر پر نہیں ہے  
علمائے شرع سے استفسار یہ کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو تحمل ہیں یا نہیں اور یہ جو اس تحریر کے کافر  
یا فاسق یا خارج اہل سنت و جماعت ہوگا یا نہیں بنو انوخر و اس تحریر میں بھی ہی قیامت ہے کہ  
مقلد زید بن حجب قطع یہ کہ اگر آج تک دیکھیں نہ سنی چند سطور اور دین دار انتہی لکھا یا نہیں مقلد زید بن  
ہوایہی لکھا نظر لیا کہ تحریر سابق قلمی مہری زید خصم کے پاس موجود ہے کی کوئی مقابلہ کر گیا تو کیا کیا گستاخ  
ایک کار از نواید مردانہ نہیں گفتند اگر اعتراضات خصم سے اس مضمون کی خرابی اور عقیدہ امثال کی  
فی اصلی پر تنبیہ ہو گئے تھے صاف صریح لکھ دیتے کہ یہ سنی ہے کہ تہاب یوں کہتا ہے یہ کار سازی کس  
مقتضی دیانت کا ہے اور طرز عبارت سے ظاہر کہ زید کو محض جاہل بنایا ہے تا ناواقف کمین اور سو ایک عالم کا  
تبیح کیا اور ایک مفتی مسلمین کی تصدیق دیکر تہاب خاتم بر ایمان لایا وہ حسن و جہاد کا کیا قصور  
اور صرف طرز عبارت پر ذماعت لگی بلکہ زید کی جہالت پر دو شاہ عدل قائم کیے مقلد زید اس نقطہ  
شروع کیا میرا عقیدہ یہ ہے اخیر میں لکھا یا میرا اصرار اس تحریر پر نہیں تا معلوم ہو کہ زید چارہ معنی عقیدہ  
بھی نہیں جانتا دوسرا گواہ یہ عبارت ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو تحمل ہیں یا نہیں اور یہ ظاہر کہ  
کوئی ذی علم صاحب عقل ایسا نہ کہو گا اور معنی حمل کو مارا عقیدہ نہ سمجھو گا سوال واقعی طور پر یہ تھا کہ زید  
ذی علم متصل ہو گیا ہوا ہم میں فی فضل متبر بنی اور جب جاہلون نے با اعتماد اس عقیدہ اختیار کیا ہے  
تہ تیغ ایک عالم اور تصدیق ایک مفتی مسلمین کے ایسا کتنا ہے عقیدہ اور کیا ایسا اور حکم اور کیا ہے  
ہم میں وہ حکم جو خود پر نہیں عقیدہ کے نسبت اپنے ایک عقیدہ کو لکھا یا میرا سنی پر جہاد ہے سچ سوال











اور دیگر علماء و روحانی شہداء ہزاروں مسلمانوں نے اس کی امامت پر دستخط کر دیے اور سب سے پہلے تو حضرت  
 سید محمد کسی تبریز سے امامت کی بھی تو سوا چند دہائیہ کے اقتدار کو ان کے کچھ مجاہدوں کی کھینچ لگے اور کہ ہماری آیت  
 سوزنا ارض میں تو ہم بھی امیر المؤمنین خیر ہمارے امامت میں نہیں تھے تو مولوی لائق علیہ السلام جب ہی آیت  
 مکرر قیامت میں صاحب شہداء سید احمد شاہ صاحب پڑاویں ہر چند کہ کہیں جنت ایزد نسیات نہیں کرتے پس بھی اللہ  
 کے عجیب و غریب فیصلے کی عمری تو مولوی لائق علیہ السلام کی امامت میں کہ ہر جہاں ہوا سوا اس کے کہ میرے پیچھے نہ رہے  
 وہ بھی نہ پڑاویں تھے تو ہمارے ہی صدر و اس درخواست کو کیا غائدہ نقل و خواست یہ ہے  
 ہم یہ از غلط جانتے ہیں کہ اگر سید احمد شاہ صاحب علیہ السلام عید گاہ میں پڑاویں کو تو کسی طرح کا نزاع اور تکرار  
 پیش نہ ہو گا نہ ہماری طرف سے نہ ہمارے دوستوں کے طرف سے اور در صورت تنویر یا انکار کرنے میں سید صاحب  
 قاضی غلام محمد صاحب کا امام ہونا مناسب ہو اس پر بھی کچھ تکرار ہو گی اگر انہوں نے یہی قبول کیا تو کچھ  
 کچھ بحث نہیں کسی کی امامت سے ہماری طرف سے نزاع نہ ہو گی محمد حسن عفی عنہ اس درخواست میں  
 صاف صاف قرار دے کر کہ ہمارے اور ہمارے گروہ کی جانب سے تھا اگر کتاب میان صاحب پڑاویں کے  
 تو ہم نزاع و تکرار نہ کریں گے لیکن یہاں تو نفسانیت اصلانہ تھی واسطے رفع نزاع اور تکرار کے کارندہ بانی عید  
 نورخواست نامہ لکھ لیا صاحب کی نظر کی اور حضرت شاہ نظام الدین حسین صاحب اور جناب فاضل بلیو  
 اور جناب نواب صاحب نے یہی اپنی دستخط ثبت فرمائے کا شریعہ الفطر کے روز نامہ لکھ لیا صاحب اور انفرات  
 کسی دوسرے کی امامت پر راضی ہو جاتے تو یہ طول غم تا مناسب اس حال کے ایک شعور آیا قلم نے  
 اس قدر لکھ کر کہ انچیزہ و انانہ پارس و باگ قدم ادا ٹھہرایا۔ خیر یہ تو جملہ سترضہ ہمارے جیسے غلط  
 دوسرے سوال اور نامہ لکھ لیا صاحب کا جواب دیکھو اس میں کیا کچھ خرافاتی میں نامہ دیوں کو کس طرح سے نہایا  
 بنائے ہیں سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم طبقہ اول کے اور چہ خاتم اور طبقات کے  
 جب صحیح قرار پایا اور آنحضرت کو قرآن شریف زبان عربی نازل ہوا اور حضرت جبریل لائے ان چہ نبی  
 طبقات کے واسطے کون کون کتاب کس کس زبان میں طلحہ و علیہ نازل ہوئی اور کون فرشتہ لایا نام  
 کتبہای سماوی برہنہ پر جو نازل ہوئی اور نام فرشتہ لائیوا کی کا اوقاف فرمائیے جو کہ مضمون سوال پر  
 جو مولوی مفتی علی خان صاحب نے یہ بیان کیا اس میں مندرج نہیں ہے اور کچھ کچھ عبارت بھی ان کتب  
 سماوی کی لکھ دیو اور ہم لوگ نے علم میں اس واسطے اس کی تصحیح چاہتے ہیں تاکہ اطمینان حاصل ہو





اور وہ نصیر میری ماکان محمد اہل احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و  
 خاتم النبیین اور نیز قول زید کا مخالف اجماع کے ہر ایسے کہ از صحابہ تا انیم کوئی مفلس و مفلک  
 وجود تھا خاتم النبیین کا مقرر نہیں شاید کہ حدیث شاہدہ کہ قسطلانی وغیرہ میں مرقوم ہے اس سے اس  
 قائل کے اجتہاد کے باعانت و موافقت اجماع کے قائل اس تعدد کا ہوا ہوا اور یہ اجتہاد اسکا بخیر وجود ہوا  
 ہی اور بعد بیان وجہ کو کہ متنبی میں اس تصور میں زید خارج از نسب اہل سنت و جماعت ہے بلکہ متنبی فرما  
 اہل اسلام سے خارج ہے کہ سو مسئلہ کہ کوئی فرقہ قائل اسکا نہیں کہ سات خاتم النبیین میں نقطہ یہ جواب  
 مولوی محمد نور الدینی صاحب فی تحریر فرمایا ہے اور یہ سپر ہوا ہے جناب مولوی محمد سید ابوالفتح صاحب خلیفہ  
 حضرت مولانا محمد رشید الدین صاحب مشہور اور مولوی ولی الدینی صاحب اور سید حسن شاہ صاحب  
 محدث اور جناب مولانا محمد حیدر علیہ صاحب اور جناب مولانا محمد علی درویش صاحب کی مطوق کہ اس پر  
 میں تشریف رکھتی ہیں اور مستحق جناب مولوی عبدالحق صاحب خلیفہ جناب مولانا فضل حق صاحب  
 و جرم اور مولوی عبدالحق صاحب و کس اور مولوی محمد یعقوب علیہ صاحب اور مولوی انور الدین صاحب  
 کے ثبت ہیں اور مولوی عبدالحق صاحب فی ہی تعدد مصلوق خاتم النبیین کو باطل اور خلاف اجماع کہتا  
 اور اسی پر مراد و خط مولوی عبدالقادر صاحب کی ہیں اور صاحبزادہ مفتی محمد ریاض الدین صاحب کی یہ ہے  
 تعدد خاتم النبیین کا تو کسی شخص کی طرف منسوب علمای اہل سنت و جماعت سونے نہیں دیکھا کہ کسی  
 سنا بیشک یہ قول خلاف جمہور اہل سنت و جماعت ہے نقطہ ابھلا اگر گفتہ خاتم مقولہ زید میں خاتم العادین  
 یا کسی اور معنی پر ہوتا تو یہ اکابر معنی خاتم النبیین نہ ٹھہراتے و نہ اسے منکر کا احتمال صحیح نہ تھا علما نے نہ  
 خاتم النبیین حقیقی کے قائل کا حکم بیان فرمایا زید کو علامہ شکایت چاہیے کہ خاتم جو خاتم العادین یا کچھ اور  
 معنی کہوں نہ سمجھ سائل بچار کیا کیا قصور ہے **س** بلا آئین کیسے جرم کیا جو نصیبیون و شیعہ و غیرہ  
 اقرافی بہ الزام حضرت کا فاضل بریلوی پر کہ اوہ منوں نے مجھو ہمیشہ کئی مسجدیں جو نافر تو صاحب زید نقیون  
 کہ مجھ اصرار نہیں کوئی مجھ سمجھا دیکھا تب میں ان لوگ کا زبۃ العارین حضرت شاہ نظام الدین جمیل صاحب سے  
 بیان کیا تھا اور جواب دہ رحمت حسین خان صاحب میں فاضل بریلوی پر الزام قائم کیا سنا خیر خوش قسمت  
 سنی خداوندیہ الایامہ الساقی اور کا سنا ذالسا **س** لوگو مرے مجھوں کو کوئی خرچ نہ ہوتا  
 شیرین کی یہ فریاد تھی گلکے میں سب شغل و غلو و ازین دوبارہ سوال ثانی آپ کہ میں بھی گیا خداوندیہ

عین حق  
 مولانا صاحب  
 ایک ایک  
 اردن سے  
 ایک خط کا  
 رسول ہے  
 اور خاتم  
 نبیین کا

مطلع کیا گیا سمجھو تھے تو جواب یہ کہ کیوں انکار کیا ہے حکیم وزیر علی صاحب نے کہا یہی جواب دے دو جس طرح  
 اب وہ بات میں تعدد ہے ساتھ لیکر باتفاق اور کئے فاضل بلوی سے تفریر خواہ تحریر کے لیے عوام میں جاری ہو سکے  
 میں پڑے ہیں اور ہر جہم کچھ صاف انکار ہوا پس مولوی ہدایت علی صاحب نے اس عقیدہ کا رد کیا جس طرح  
 انکو الزام دیا نہ تو یہ کہ شری نے آپ نے اسکا جواب دیا خدا جانی بھیہما کیا اور کیا طریق تھا البتہ فاضل  
 بریلوی کا یہ قرینہ نہیں کہ کتاب بغل میں ایسی گہر گہر مہرین صاحب جو جس عقیدہ صاف کر اور اگر فی الواقع  
 ثانی سے متنبہ نہ ہو تھے اور تحقیق حق مقصود تھی فاضل بریلوی کے پاس اگر انکو شک ہو بیان کرتے اور  
 جناب ممدوح نہ سمجھاتے تو شکایت انکی لوگوں کو لکھتی مثل مشہور جو پاس کو نہیں کے پاس جانا ہے کو ان  
 پیاسے کی پاس کہا تاہم یہ بد مہندی کہ خواست مولوی آید بسرکش وہ نماید تشریف برد و کنا و  
 سائل بر کریم آید خیر ہیں اس امر کی شکایت نہیں زیادتی عادت سے مجبور ہے حضرت کا اور انکے سامنے ہی  
 یہی دستور ہے آپ کرتے ہیں اور ان کے سر دہرتے ہیں ایک عالم جانتا ہے صدی آدمی کتنی ہیں کتاب  
 کا ڈفری سگینس کا خود ترجمہ کیا ہے حیات الاسلام نام کہا ہے میان فضل سول صاحب علیہ السلام کا بریلی  
 اور ایک ہندو سوامی کی ہے آپ چاہی ہے آپ اسکی اشاعت کی ہے اگر اس خیال سے کہ لوگ دیکھیں تو انکو  
 کر نیکی ترجمہ میں اپنا نام نہیں لکھا مثنیٰ عبدالودود کو مترجم قرار دیا سابق میں کسینی ایک انگریزی کتاب کا  
 جسد میں اسلام پر اعتراضات اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں تو میں کے کلمات تخر  
 ترجمہ کر کے چھپوا دیے اور علی صاحب نے علماء سے یہ غبار کیا کسینی اس فعل پر تشیع کسینی تفسیر کی مولوی  
 محمد حسین تھارا آبادی بعد نقل روایات کو لکھتی ہیں اس مصدور تین کلمات تو میں و مکتوب حضرت سید الاولیاء  
 والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سوال میں مذکور ہیں زبان انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنا اور اسکا راج  
 دینا بے اگرہاوشا و سکے بلاشبہ کفر ہے اور نصرت محض اور ذلیل مسلمانین جو حضرت نے یہ عبارت  
 لکھ کر مہر کی ہے امداد و الافاق مولفہ جی امداد علی صاحب میں جی ہے اس بات صحیح و سدر و محبب الصیب و امثال  
 مصیبتنا فی دنیا و الاھمال الدنیا کبر منہا و لا مبلغ علنا و لا نایہ رفقتنا ینعوز بک من علم لایفیع و من شکر کل  
 غیبی یطیعنا کتبہ محمد حسن الصدیقی بیت ۱۲۱۲ اب نام اپنا کس طرح لکھتی اور پہلی تحریر سے کیا جواب  
 دیتو راہ تین سو روپہ کیو اسطے دین فرشتی اور جس فعل پر حکم کفر تسلیم کر چکا اس کا ان کتاب کا کام کس کا  
 ترجمہ کر نیکی بلا بیچارے عبداللہ و دہی کے سبھی چاہتے اور شہر کرنے کا جواب کیا ہے چشم باز گوئی

اور ایں دیکھا کہ خیر و اہم چشمہ نبوی خداداد کتاب گنج قری مجاہدین میں جہیز نہایت معتبر اور مستطوف ہے  
 نظر عوام میں اسلام کی تائید بھی ہے لیکن حقیقت وہ تائید نہیں وہ ہی اور ہی لوگ کہی حضرت رسالت علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کے اصناف کو یہ دعاوات حمیدہ پر اعتراضات نہ رہے پکارتے ہیں اور کہی اور نہیں کیا اور  
 بغایت پسندیدہ مان کر نتیجہ نجات میں کہ ترقی دین اسلام و گرویدگی انام صرف ان وجوہ سے ہوئی ہے جو بیت  
 اتنی و اہل ذمہ کی مصیبت آری طریق انتہا کیا ہے اور براہ چالاکانہ نتیجہ اگرچہ صاف صاف صریح دیکھا مترجم نے  
 اور قیامت برپا کی کہ اس شخص کو دین محمدی علیہ السلام کا نامی اور انصاف و دست غیر متعصب  
 اور اس کی کتاب کو نہایت خوب و عمدہ اور جواہر و کجوش لی کا مقتضی اور اس کی لائیا لے اور کتب و  
 کتب و اسے یعنی سید احمد خان صاحب بہادر سیالکوٹی کو اجر عظیم کا مستحق قرار دیا عوام ہمارے اس شہر  
 کی گواہی و اور پھر اطمینان کی کرینگے اور جب بنظر عقیدت اس دیکھینگے خواہ مخواہ وہ نتیجہ ہی ولوں میں ممکن  
 ہوگا جسکی بدولت اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھینگے تقریباً ہر مترجم نے قرآن مجید پر کئی اعتراضات مصنف  
 دیکھے یہ عبارت لکھی ہیں اعتراضات کا جواب مصنف نے اس کتاب میں دیا ہے یہی ثمر اور مقدم اعتراض میں جو نہایت کام پر  
 عیسائی کیا کہ قرآن میں اور حدیث میں کہ اس کی مصنف اکثر اعتراضات جواب نہایت عمدہ اور بہت خوب دیا اور وہ جتنا ہلکا  
 مسلک انو نہایت کہ مطالب میں شاذ و نادر و ایک مقام پر ایسی گفتگو کی کہ جو مسلمانوں کا عقائد مسلمہ کے موافق نہیں ہے چنانچہ  
 قرآن مجید کی نسبت جو کہ لکھا ہے وہ سب ایسی جگہ پر مسلمانوں کو اس پر خیال کرنا نہیں چاہیہ کہ مصنف اس کتاب کا مسلمان  
 نہیں بلکہ ایک آزاد و ای کا تو ہی ہمارے جو کہ لکھا ہے کہ خلیل الرحمن اور وہ اس کا ہا ہی ہم مسلمانوں کو اس مصنف کی رحمت و فیاضی کا شکر  
 کرنا چاہیے کہ اس نے قرآن و حدیث میں بہت انتہا کیا کہ بعد از کام فرمایا ہے اور اس انتہا و دست کی تکرار ہے  
 ہم مسلمانوں کو غلامان و مضاف کا ذکر پر عمل کرنا چاہیے انتہی اس کلام میں عوام کی نگاہ میں سواد ایک مقام کی جگہ  
 تبصرہ اسلام اعتراض میں تمام کتاب و حسب التسلیم ہوگی اور ترجمہ کی شہادت سے خوب اطمینان حاصل ہوگی کہ اگر  
 سوائے ان مقامات کہ کسی جگہ کوئی بات مضر اسلام کے ہوئی یا ضرر و تصریح اس کی کوئی تادیب کا مقام پر  
 اعتراض کرنا ہی کتاب کی عربی و انگریزی جہاں گویا چری زہر میں جھبا کرنا و اتقون کہ حکم پر یہ زہر ہے وہ راہ اور  
 نمی آید نہ وہی انتقاد و انجیلین بگردن دین پیرو دشمن اور مترجم کی دیانت اس امر سے ظاہر کہ تمام کتاب میں  
 تعظیمی سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر و ذکر کے ساتھ نہ لکھی اور یہ عذر سبب ان کیا کہ مترجم  
 نے ترجمہ کرنے میں حتی الوسع کی پیشی نہیں کی تھی کہ الفاظ تعظیمی جو سہولت حاصل اسلام میں

ایک نیا نظم لکھا گیا کہ کوئی یہ سمجھ کر مترجم نے اپنی ذمہ داری کی ہوگی اتنی ہی غلط سچائی اور کیا مطلب  
 خاندانِ اگلاں میں رہا تاہم اور خلیفہ سرور نام علیہ الصلوٰۃ والسلام بدل خطہ نئی تو بجای اسکے یہ عبارت کاشی کہ سنہ  
 حتی الوصی ترجمہ میں کی سبب کی اہم الفاظ تنظیم کی معیول اہل اسلام میں اور ہمارے نزدیک ایک نیا ترجمہ کیا جاوے اور  
 انہیں کوئی مصنف کی طرف سے سمجھ اس تقریر سے بھی مدعا حاصل تھا غلط الفاظ عظیمی کا چھوڑنا ہی مرکز ہو گیا  
 تھا اور یہ حیا یہ دفع منظرہ عوام کے لیے ہی اس سبب ہی عمدہ تر مقررہ لونیو نصیاح کا سینہ حضرت فی کتاب زاد الخیرات  
 بعض اقسام کو منظرہ واسطے تعلیم نوان کہ بیان حقوق بین العین کی اور چھاپی وقت حقوق پیغیان کی فصل آئین  
 سر نکال ڈالی جیسا اس امر کا جرم ہو جس کو کما کر لکھنے کے نکال ڈالنا حقوق پیغیان کا مسلمان صحیح الایمان  
 سے دشوار ہے اور جو ملین ملاقات ایمان و جوش میں نہیں تو یہ عمامہ وجہ بیکار ہے **د** لغت بیکار کا یہ  
 تبسج و موقع خود را ز علمای کو سیدہ بری دارد حاجت بکلا د بر کی داشت نیست + در ویش صفت باش  
 کلاہ تری دارد یہ حال دیکھ کر پانچ سو جلد اور فصل سے خالی سرکار میں یہ تجدید اور بانسویہ کے اول میں جو  
 میں فروخت کر واسطے کہیں نہیں فصل ہو کہو کہ کے اوراق لکھا کر حاشیہ پر یہ فقرہ مجاہد چو کہ سرکار نے حقوق ایسا کو  
 بیان نہ ہی تصور فرما کر کتاب سے خارج کر دیا اس لیے سرکاری کتابوں میں اسکو جرح نہیں کیا اور یہ بھی یہ جلد  
 صفحات پر بندہ نہیں لکھا گیا عذر ہر از گنہ اسی کو کہتے ہیں ای حضرت برکار کی کسی اور کتاب سے ہی کوئی  
 اور نہ ہی خارج کر لیا یہ حکم خاص اسی کتاب کے لیے صادر فرمایا ہے سرکار تو کبھی سیکے اور نہ ہی من است از دای  
 نہیں کرتے اور نہ کسی کی تالیف و تصنیف سے کچھ غرض کہتے ہی البتہ اگر اپنی خریداری اس امر نہ ہی کے منو فی شریط  
 فرمائی ہو مجب نہیں بطبع فروخت پانچ سو جلد کے اپنا امر نہ ہی خارج کرنا اور یہ لکھنا کہ سرکار نے خارج کر دیا حال  
 دلیری و جرات ہی ایسا پیش جری اگر عاید پر تمت لگائے کیا جانی نکات جو اشتہار مہری مطبعہ مطبع  
 صدیقی صاحب شہر بریلی میں آویزاں کر لیا ہے وہ میں بھی اس دفع کو نیا ہے **نقل اس کی یہ ہے**  
 علیہ الغطر کے روز سے شہر میں یہ چرچا ہو رہا تھا کہ سولوی نقی علی خان صاحب فی ایک استفتاء اس پر سے منگوایا ہے  
 جس کے روز سے میری تکفیر شہر کی وہ استفتاء میری نظر سے بالتحقیق نہیں گذرا تھا بعد تشریف آوری سولوی محمد  
 یعقوب علی خان صاحب کو اسکی نقل منہ مفصل دیکھی سوا دس عقیدہ والی کی تکفیر میں ہی تمام کے ساتھ  
 متفق ہاں میری جو شخص خاتم النبیین ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو جانی اور آپ کی نبوت کو انھوں  
 کسی طبقہ کے ساتھ مانوہ شخص میری نزدیک ہی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہی لکھنا نظر دے کر نے منظرہ عوام کے

یہ اشتہار دیا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانہ کو فی بنی خاتم النبیین پر  
نہو گا پس خدایا اس عقیدہ کو غیر صحیح اور غلط تصور کیا جاوے **المشغل** بعض لوگ اس عقیدہ کو  
عقیدہ سابقہ سے تو بہ سمجھتی ہیں اور نہیں جانتے کہ تو تو ایسا صاحب اولین نامی غلط فہم قرار دیکر تو بہ کا  
حکم فرماتی ہیں یہ کہان لکھا ہے کہ مجلس غلطی ہوئی اب تا تب ہوتا ہوں بلکہ کونسی میں عوام کا گمان غلط  
کرتا ہوں یہ سب جانی دود و زکرنا منظر عوام کا پرگزشتہ تو بہ کی نہیں باوجود تصریح غرض غایت کے  
اوسے تو بہ ٹھہرا کہ صحیح ہے البتہ اگر بحوث خدا و روز جزا بنی فساد اعتقاد کا اقرار کر کے لکھتا ہے میرا عقیدہ  
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانہ کو فی بنی خاتم النبیین معوانہ ہوگا تو کیا و ان سے بحث نہ  
یہ اشتہار سراسر شاد و اور غیر مبارک و اذالہ مال ہے کوئی فقرہ اسکا چالاک کی فانی نہیں چرچا اس امر کا کہ ان تو  
صاحب تحقیق و وجود امثال پر مہر کی اوس فرد سے جواب سی اہل سنت و جماعت نے غلط و احمیہ دیکھا  
اور جب بہادر رمضان حضرت فیہر طبقہ زمین میں ایک خاتم بتقابلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نا اور  
یہ مضمون جسکو کفر کہتے ہیں اب ملا کے ساتھ متفق ہوتی ہیں اپنی مہر و علم خاص سے تحریر کر دیا ہر جگہ پر چاہو  
کہ ان پر دوسرا عقیدہ اختیار اور لوگوں کی اسی لہو اقتدا سے انکار کیا اور امیور کو سوانہ پہنچا جواب ہی رمضان  
ہی میں لکھا اور رمضان ہی میں اس امر کی عنایا رہے اس عقیدہ پر تشیع کی ہر شہرت ہوتی سوا چند غیر  
ذہبوں کے بچھڑی سے نفع گفت آن حکیم و راہ لیش کہ نہر بہ پیش شمن شیش + فاضل بریلوی سے  
سوا عقیدت کہتے تھے کہ سینی لکھا کہ جناب مدوح نے اوکلی تکفیر مشترکہ عمدہ مشترکہ اس شہر میں نا تو لکھنا  
کے واسطے مخصوص ہی مطبع اپنا موجود ہر جسکی نسبت جو چاہا لکھ کر اشتہار دیا در باب مدرسہ ایک اشتہار قطعی  
قطعی جس میں فاضل بریلوی اور مولوی سخاوت حسین صاحب پرازمات نے سروا قلم کی ہیں دوسرا مطبوع  
سراسر غلط معنائیں پر مشتمل جاری کیا اور جب عادت قدیمہ سے اشتہار میں اپنا منصب فاضل بریلوی کو عطا  
فرمایا مولوی صاحب مدوح کو کسی کی تکفیر مشترکہ کرنے سے کیا غرض تھی نہ اوکلی یہ عادت مسالک چہرہ کو واسطے  
آتی ہیں اگر صحیح ہوتے ہیں مہر ثبت فرماتے ہیں اور جو خلاف کتاب بنوئی میں جواب علیہ و لکھ دیتی ہیں کسی  
تحریر سے تعرض نہیں کرتے خاص نا تو لکھنا صاحب کے ساتھ صد بار بار معاملہ ہو گیا ہی اس امر کی شہرت نظر فانی  
کہ مولوی محمد احسن نے خطا کی سے تو اتم لکھنا زارم اندرون کسی محسوس و نہ کہم کو خود برج درشت لکھنا  
عفا سے تھا اس نظر سے اپنی تحقیق کو اسکا گف بیان فرمایا اور حقیقت اگر فاضل بریلوی اسباب میں



اخلاقی کام فرماتے تو ہزاروں آدمی گمراہ ہو جاتے جس علت سالما اور عقائد باطلہ کو مایوس شدہ  
 تعلیم ہونے پر مصیبت یہ ہے بلا بھی عالمین پیل عانی سے بران کردہ حرامست غاشمی صاحب کے کہ غلو  
 تو اند تندن سازند + فاضل ربیوی کی حسنیت فی ربیوی کیا بہت مشہور ہے اس کا کش فتنہ کو بکھایا جس میں  
 کو دبا با اثر اصل نہ سبب ہوست ہزار ہوں کیا اس کو کچھ نہ آیا + اور انو تو صاحب کے مقابلہ میں بکوی  
 بات کی حاجت ہی نہ تھی کہ ایک غنہ نہ ہو + دوسرے روزاوسی خود درو کر کے کہی کسی عقیدہ کو غلط نہ  
 کہی اور ایمان لائی + ایسی شخص کے تو ان کو تعرض کسی فی حکم کا کام نہیں فاضل ربیوی کیا تعرض فرماتے  
 اس قدر ارمیج صاحب ممدوح کو شہر تکفیر کا خطاب دینا از اقراسی کی طرح یہ کھڑکرا استفساری نظر سے  
 یا تفصیل نہیں گذارتا بعد شریف آدمی مولوی محمد یعقوب علی صاحب کے اس کو نقل میں سے تفصیل دیکھیں  
 غلط نقل اور مستفتا کی خانقاہ شریف سے ایک مستفاد خاص حضرت کا لکھیہ شریف آدمی مولوی محمد  
 ایفعلی صاحب کے آپ نے اوس میں تاویلات کی سرور پاکین اور سطرت سے جواب ان کے دی گئے اور اپنی  
 تکفیر کے استفتا کو بغیر اجمالی دیکھنا اور اسکے معنوں میں اجمعی طرح غور کرنا قرین قیاس نہیں البتہ اگر  
 یہ غور نہ کرے کہ چند استفتا علما یا سپور کا میں بغیر دیکھا لیکن بسبب استعداوی کے کلام علما اجمعی طرح  
 میری سمجھ میں آیا جب مولوی یعقوب علی صاحب نے سمجھایا تو سمجھا تو کہ بعد قابل اعتبار کے ہوتا  
 و انعم ما قبل سے ہے نہم اگر چشمہ بوزد کجباب + متواتر دہدوی سنی اور خواب + کی غور کرنے و سخن سے غور  
 غواہی پر مستند و جہاں اب لکھا سوا اس عقیدہ والی تکفیر میں ہیں علما کے ساتھ شفیق ہوں  
 یعنی جو شخص غلام اللہین سوا انھوں میں اصل علیہ وسلم کے دوسرے کو جانی اور اپنی نبوت کو مخصوص کسی  
 طبقہ کے + تاوی وہ شخص میرے نزدیک ہی خارج از دائرہ اسلام اور کافرست اس عبارت کے ساتھ یہ  
 لکھتا ضرور تھا کہ وہ شخص میں ہی ہوں جو اہل اس عقیدہ فاسدہ کا قائل ہو اگر آپ تصریح کر گئے تو آپ کی تحریر  
 میری حسین یہ عقیدہ مصرح ہے اور جسکی نسبت علما فی یہ حکم لکھا ہے خصم کو پاس موجود ہے اس پر ہر پاس سے  
 کیا جوتا کہ کیا تو بہ نبادت کا نام ہے ایسی تو بکج تک و کجی دشمنی سادہ لوحوں نے اس پر ہتھا کہ تو بہ نامہ سمجھا  
 کہ جب انہی عقیدہ سابقہ کو غور نہ کیا تو یہ ہو گئی اور انو تو صاحب کے ہزار ہوں نے ہی شہر میں ہے + دیکھا  
 کہ ہمارے مولو صاحب نے تو بہ کر لی حالاکہ عقیدہ سابقہ کو غور نہ کرنا کفر کا اقرار نہ ہوتا اور جو بالفرض وہ  
 تو بہ تھا تو جس روز سے سال تو یہ ہو سکے یعنی جواب بری نہ تو تو صاحب مولوی محمد تاسد صاحب کا ایما و ہر از

کلام

کا اہم ہونا اب پر ادسی عقیدہ پر اصرار اور وجود خاتم کا اقرار اور وہی شور و غوغا ہے۔ تو میری کردار  
 و آمد مبارک ساقی کو یہ شکستہ آرزو مت۔ کیا لطیف ہو کہ کسی اس عقیدہ کو کفر ٹھہراتے ہیں کہ کسی اور اصرار کرنے  
 ہیں کہ کسی کہتی ہیں میرا عقیدہ یہ کب تمام ہو گا تو کوئی مطلب ہی نہ تھا جواب علما و راہبوں کا صحیح اور مطابق سوانح  
 ہی میری عبارت ایک صفحہ پر تھی مسائل فرود وسط کا سوال پہنچ کر جواب صاحب راہ وصل گیا ہر ذی عقل نے  
 اتر تفر کو لکھ دیا کہ عبارت خارج از بحث اقل کرنا مسائل کو کیا ضرورت ماقولہ زید بن جابر امر حبشہ عتبات  
 تحریر کیا جو انشاء خدا نزدیک طرقت نسبت کی ہیں اور علما نے اس پر تفسیر فرمائی موقوف زید بن جابر موجود باوجود  
 سوال میں کیا محض متاثر ہے عوام پر اس شے تیار ہیں بھی ادسی بات کی رعایت ہے کہ جواب میں موقوف  
 اور درود سوال کی شکایت ہے جو چند پر یا تابل کا فوہ تھا لیکن منظر لکھیں عوام کلمہ سوال علما پر راہ پور کثرت  
 میں بھیجا گیا اور اوہلین تمام کمال عبارت زید کی لکھی میری وہی آتش کا میں رہی سے و بخشنا اطرلاب  
 از غم خلاسی نفسیابان رہا ہوا در بحر نامہ گرجہ کشی بر کنا و اندر نقل سوال اندک و مع جواب عملہ اسی راہ پور

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علما و مین و مفتیان شریع میں اس مسئلہ میں کہ زید کہتے ہیں میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکور  
 صحیح و معتبر ہے اور میں کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقہ میں موقوف آئی ہے اور حدیث مذکور ہر طبقہ میں آتی ہے  
 کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر یہ ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہو کر اور کما مشاں ہونا ہمارے  
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نیز عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مطلق الخیر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ہیں اس لیے کہ وہ لاہ کام جہاں کا ذکر و نقل کرنا چاہیے اور میں ہر طبقہ موقوفات سے افضل ہے و ایسی طبقہ  
 کے آدم کی اور لاہی والا جامع اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلاشبہ  
 آپ تمام موقوفات سے افضل ہوں پس وہ ہر طبقہ کے خاتم جم موقوفات میں داخل ہیں اگر مائل کسی طرح نہیں  
 ہو سکتی پس جو کوئی ظاہر حدیث کے بموجب ایک ایک خاتم ہر طبقہ میں اعتقاد کرے اور انکو مائل خاتم الا انبیاء صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا نہ جانتے بلکہ تشبیہ مذکور فی الحدیث کو تقسیم کے لیے اور صرف خاتم ہوں نہیں ٹھہرتے کہ دراصل  
 مجموعہ وہ ہر ایک مسلمان صحیح الاعتقاد ہے اور اسکے کاف کہنے والے کو میں برا جانتا ہوں تا وہ حسین مقدس ہوں ہر  
 صبر کی ہر آدم کی تعصیل تمہید یاد نہیں مگر غالباً میں اس سے بھی مطالب سمجھ کر کہہ رہا ہوں کہ یہ فقط آج کے عقیدہ زید  
 کا صحیح ہے یا نہیں اور صاحب سرور کا ثبات مسلمان ہر طبقہ کے طبقات ارض میں در کوئی خاتم ہو سکتا ہے یا نہیں



[illegible]

۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

[illegible]













احادیث مضمومہ کی تصحیح کر دی ہیں اور مقبلی ان میں بعض بناؤ کی سپرد بھی محدثین نے کی ہے جو صحیح قرار  
 مقدمہ کا حاشیہ دربارہ اعتقاد و اعتبار اقرار کا ہے نہ طعن کا اور علماء فرامین کی کسی شخص کی وجہ تک  
 جوت اس کی ستارہ نمونہ کی گستاخی ہے مقدمہ حادیہ عشر روایات و باب مذاکرہ طبقات زیرین  
 باہر تینا ایک روایت تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ میں تمہارے سامنے اگر کر رہا ہوں اللہ العالی  
 خلق سبع سموات الا یہ کی تفسیر بیان کردن تو تم کا فر ہو جاؤ دوسری روایت اس کے  
 یہ ہے کہ طبقات زیرین میں جن میں یا فرشتے اور انہیں سے تفسیر روایت یہ ہے کہ جب کچھ اس طبقہ  
 زمین پر چھ سببوں طبقوں میں موجود ہے سبب اس طرح اور بہت روایات و حکایات میں کہ قابل انتقاد  
 نہیں مقدمہ ثانیہ عشر حدیث متنازع فیہ یعنی اسی سبع زمین کی کل ارض آدم کا و آدم نوح کو تک  
 الی قولہ نبی کتبکم ان میں سے کسی گزراہی استناد و اجماع نہیں ہے بعد ملائکہ غاظہ شاد و انہیں لال  
 قاطعہ و برہن ساطعہ اس کے عدم صلاحیت و اعتدال کی بیان فرمائیں کہ جہلہ ساک منحصر یکبارگی  
 مشرف اور بیچ بکنہ کی اور سب کس ترانیاں اور بالا خراٹیاں ان حضرات کی خاک میں ملائیں طبقات  
 زیرین میں خواہ حضرت کو خیمہ مثل بائبل یا انہیں غایت میں برابر و حجاب رسالت اب کو صلی اللہ علیہ  
 وسلم ان سے دیگر خصائص میں افضل جائیے خواہ اس جناب کو خاتم حقیقی اور انہیں صفاتی شہداء  
 یا ایک خاصہ بالذات اور انکا بالعرض تصور فرمائیے سب ہمارا منظور آہو کہ سند و حجت ان سب حضرات  
 سوا اس قول شاد کے اور کچھ نہ تھا جب ہی قابل اعتبار نہ تو عنایت الہیہ کیے ہاتھ خالی اور اس متنازع  
 یاس سے یہ ہو گئے **وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَفِیْہِ الْفَوْزُ الظِّلْمِ** اصل صحیح  
 اس فتویٰ کی حضرت سیدنا مولانا امین الدین امین الدین مولانا عبد الرحمن سراج  
 بن عبد اللہ سراج مفتی مشرف حنفیہ کے مشرفہ صحیحہ میں مستند المومنین بطول بقائے واعلیٰ علامہ اسلام  
 بکبر و اعتناء اور باقی تین مذہب کے مفتیین اور نیز دیگر علمائے اوسپرانی ہوا میر و مستحضر ثبت  
 فرمائے اور بیچ دستاویز جواب و موجب عبارتیں تحریر میں لائے جس روز سے یہ فتویٰ آیا غیروہ  
 صاحب مسئلہ میں تو کچھ کہہ نہیں سکتے لیکن ہوا خواہ اس کے بغیر اس اذیکس الانسان طال ساق  
 فاضل ربوبی اور انکو موافقین پرورد اعتراض ہے سر و پا اعتراض کرتے ہیں کہ مولوی عبدالحی صاحب  
 کا فتویٰ وغیرہ بھی اسی مضمون کے مقتدر میں اونس کوئی تعرض نہیں کرتا کہ وہ محمد حسن صاحب کی تحریر

اپنے رائے کرتے ہیں درحقیقت یہ نزاع و نزاع و درستی یا کجی کا جواب یہ ہے کہ بر لوگ یا دین  
 میں ہی اس کی نگاہ و نظر ہے ہمارے کس طرح چلتے ہیں اور کیا حقیقت حال ہے نہ میں تا جو کثرت میں  
 فاضل بریلوی فی اسی زمانہ میں مولوی امیر احمد صاحب اور مولوی امیر حسین صاحب نے جو خط  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر مہر کر لیا ہر سوں سے اس مسئلہ میں مباحثہ ہوتا ہوا تھا جانیں یہ تحریر جو فی اسی  
 مقام پر شہر ان والد مولود اور مولوی محمد عمر صاحب نے جو خط مسلمان میں مولوی امیر حسین صاحب اور مولوی  
 عبد الصمد صاحب کی تقریر جو فی فضائل و اسبورد مراد آباد بریلی و دہلی و ٹونک و بہوپال وغیرہ نے  
 اپنے رد میں فتویٰ تحریر کیے لیکن افظ مثل کس طرح تجھو اسٹن پروردی سے نہ مولا اب اور اس عقیدہ  
 انکار اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ہی مولوی عبدالحی صاحب کی خدمت میں درخط سید  
 حامد علیہ صاحب سے پہنچا جسے پہلے خواجہ کے جواب میں تو مولوی صاحب ممدوح نے معنی حقیقی خاتم جوڑ کر دیا  
 طبقات میں خاتم اصفائی تحریر ہے وہ سری خط میں جب ہم مضمون پر بھی اعتراض ہو ایجاب و اسکی صاف مرع  
 اس لفظ کی خرابی کا اقرار کیا تحریر میری مولوی امیر احمد صاحب اور مولوی امیر حسین صاحب اور خطوط مولوی  
 عبدالحی صاحب اور اس طرح اصل کل تحریر انکی جنکا اس مختصر میں حوالہ ہے جو جوہر و مکیدہ سے خلاص  
 مولوی محمد حسن صاحب کہ کہ اوں سے کچھ تعرض ہی نہیں کیا جب انہوں نے ہر روز نئی بات بیان فرماتی  
 آپ کہے آپ غلط ٹھہرائے تو بحث اون سے غلام داب علم سمجھ کر بھڑائی لے لے اَعْمَالُنَا و لَكُمْ عِلْمُ الْکَلَمِ  
 مَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا تَبْخِي الْجَاهِلِينَ قلم روک لیا دوسری غمخوار کا جواب  
 یہ ہے کہ نزاع و درستی کو اس مسئلہ سے کیا علاقہ اور اتفاق محبت خواہ شاخ و منارعت کو  
 رد و قبول عقیدہ میں کیا دخل اگر امر درسنہ میں اتفاق رہتا تو کیا فاضل بریلوی ناتو تو ایسا جسکے ساتھ  
 ہو جاتے یا اپنا عقیدہ بیان فرماتے یہ لوگ علما ہی اہل سنت و جماعت کو حضرات دہلیہ پر قیاس کرتے  
 ہیں کہ وہ اپنے ہم مذہب کی امر احسن میں ہی تائید اور اسکے منفعیت کے لیے جو بی شہادت باجماع خطا یا  
 سمجھتے ہیں اور ہر جاہل و نادبی کا مثل متبحر اور فاضل سنی المذہب کو جاہل ٹھہراتے ہیں یہ شیوہ علوم  
 اہلسنت کا نہیں فضلاء و علما کا کیا دوسرے کار یا کان را قیاس از خود گیر و درمیانہ و روشاقت  
 شیر و شیر اگر یہ امر جو نزاع و درستی ہو تا تو فاضل بریلوی مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ سوا اس  
 مسئلہ کے اور مسائل میں انکو موافق اور سنی المذہب میں دو خط کیونہ جہا تا اور مولوی محمد عقیدہ چلتی جاتا



کہ اور در سہ میں ناتوقیہ صاحب کو شریک بنی فاضل ربیوی کے ساتھ کس اتفاق قرار دیا وہ ان میں کس نزاع  
در سہ اہل قرار کیا جو قزوینہ نزاع ہی نہیں ہی اپنے انفس یا دنیا کی واسطی میں خود مولوی محمد حسین صاحب  
بجواب خط مولوی محمد تقی علی خان صاحب تحریر فرمایا میں نے شورش را کہیں اختلاف اعتقاد ہی ہوا ان کی جانب سے

شورش مولوی ذوالقعدہ ایسی جملہ نوبت بر خاستگی نبوی مگر جو باتیں مدرسہ اہل صاحب کی سنی لکھیں اور پھر بطریق  
بر شک ہوتا اور وہ باتیں یہ لکھیں اوگ مدرسہ صاحب کو متعصب صاحب مالکیت مکتبی میں مدرس صاحب نے  
ہو شنگ آباد میں در باب عقیدہ عبدالعزیز خان صاحب سے مباحثہ کیا مدرس صاحب ہم لوگوں کی عقیدہ کی نسبت  
یہ الفاظ لکھتی ہیں قطع نظر صحت و عدم صحت ان کی ناتوقیہ صاحب کو اسباب کا کہ علت موقوفی مدرس مکتبی کو  
سخاوت حسین صاحب فی اجمالی بالمال اختلاف عقیدہ جو صاف صاف قرار ہے اختلاف ہو سکا پروا نہ موقوفی  
میں مدرس فریق کے اہل چندہ سے اور تحریر میں لانا ایک وجہ فی اصل یعنی کمی رقم وصول چندہ کا علمای دیندار سے  
بس بعد مع غرض صاحبین بظرف نای مردہ اسکے سوا بہت باتیں مدرس صاحب کی کہ غرض در بارہ مدرسہ  
ہو سنی و کمینہ قابل تعرض ہیں لیکن ہم نہ ستر الزام کا گزار دی مدرسہ پر وادہ کر دے نہ ہیں جو اسی تجویز  
و دیگر تجویزات دستخطی ناتوقیہ صاحب سے کہ بخشہ خود و کمینہ ثابت ہیں یا جب کا انکار نہیں کر سکتے اوگ  
خط مذکور کی اسی عبارت سے جو ابھی منقول ہوئی ظاہر کہ اس وقت موقوفی مدرس صاحب محض شورش را کہیں  
ہوئی حالانکہ اسی خط میں اتمام فرمائی میں ارباب شورش میں یہ بات قرار پائی تھی کہ امر متنازع فیہ میں جبکہ

بعد مباحثہ قرار دیا گیا او سپر کل ہو گا را کہیں کا مشورہ نہ لیا جائیگا مستحاج ان لکھنیل سادہ اسی کو کہتی ہیں  
و و ہم ناتوقیہ صاحب مدرس صاحب موصوف کو کہ علمای اہل سنت سے ہیں اپنی عقیدہ کا مخالف او متعصب  
و صاحب مالکیت لکھتی ہیں تو یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کہ ناتوقیہ صاحب کا اور ہمارا عقیدہ جہاں اس صحت میں  
رہی و صاحبون عقیدہ واحد کی خصوصیت جس حالت میں ہر جرم عقیدہ کسی کو موقوف کرنا چاہیں ہرگز نہ ہو سکتی  
اور نہ اقرا نامہ میں نزاع فریبی کے نسبت یہ شرط لکھی ہے تو الزام اس فریق کا کہ فاضل ربیوی باوجود اجمالی  
دولامی کے برخلاف اقرا نامہ کا ہر ہر ستر ستر بجائے اجتماع و شیعہ ناتوقیہ صاحب نے وقت تحریر اقرا نامہ  
سے عقب بار ا کہیں ہوتے فاضل ربیوی سے اور یہ کہ اس وقت حضرت قزوینہ الحارثین شاہ نظام الدین صاحب  
صاحب سے عہدہ اٹھ کر لیا کہ در باب مدرسہ کسی عقیدہ کی ترجیح ملحوظ نہ ہو گئی تو وہ صاحب اس طرف سے کہ اور ایک  
اجماع کہ ارباب شورش سے مقرر ہوئے اور اقرا نامہ تحریر ہوا اور دیا گیا ہرگز نہ تھا مسخ و علم را کہیں ناتوقیہ صاحب

بر غلظت محمد سابق بار بانیع نہیں کہ وہ غل یا تین مدرس اس غریق کے مقر جوئے اس جانب ہو گئے تھے  
 نکلیا اور وہ ہر وقت مقر مولوی سید کلب علی شاہ صاحب اس وجہ شورش ہونے کو تبت معاہدہ صبرہ کی  
 پہنچی کہ کشیدہ غزل و نسب عیدہ ہر مین اراکین داخلت کریں گے لیکن در باب مقر مولوی سخاوت حسین صاحب  
 پچھلا عہد ہی کان لم یکن ہو گیا اور یہاں تک نزاع کو طول دیا کہ اس کے علمائے ہی پنجاب اور انکی راہی نسوخ  
 کردی اور بلا وجہ حکم سوتوفی مدرس متناصرو فرمایا جب یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اس طرف کے علماء اور اراکین کو  
 مدرسہ میں اجراء غیر عقائد کا اور سب مدرس اپنی ہی مذہب کو رکھنا منظور ہے تو ناچار فاضل بریلوی نے فرمایا فریقین  
 شریک چندہ ہیں تخصیص ایک جانب کی حکم ہے مینون و رہنما تحت ایک طریق اور مدرس اول دوسری فریق کا  
 ہو و دونوں امر سے جو چاہو اختیار کروا لی تو اقرار کر لیا لیکن آخر کار دہی گفتگو پیش ہوئی کہ مولوی سخاوت حسین  
 صاحب کی سوتوفی منظور کروا فاضل بریلوی کو مولوی سخاوت حسین صاحب کی کچھ حلاوت بلکہ تواتر ہی ہوتا کہ وہ  
 مرتبہ ہر عہدہ سوتوفی ہوتے رہتے ہر اگر اراکین انہما چہا رہم نا تو قریباً صاحب اسی خط میں ارقام فرمائے ہیں  
 اراکین کی بحث کا علم اکیو بھی ہے کہ ہر مینون خلاف توازن بحث کرتے رہے ہر کہتے ہیں ایک طرف نزاع و رہا  
 مقر مولوی سخاوت حسین علی وغیرہم کے سنیں ہوا اور نہ کشیدہ امتحان مین و انج ہوا البتہ مقر سخاوت حسین صاحب  
 مین غلظت کی چندہ پیش ہوا تھا آپ کو جانب سے ہر تحریر کرتے ہیں مین نے حسب وعدہ مولوی صاحب (میں نے)  
 مولوی یعقوب علی بنی انصاحب سے حسب قدر گفتگو کی خاک اسکا حساحت تھا مگر مین واسمین کامیاب نہ ہوا اور  
 اب بھی اتفرق کر لے پسند نہیں کرتا لیکن توقع اصلاح کی نہیں نا تو نو ایسا کھجاس جانب سے کچھ نزاع و امتحان  
 مین تسو نہ ہوا اور اپنی فریق کا برخلاف معاہدہ ہر مینون بحث کرنا اور ادھر سے درخواست مصاحت اور ادھر  
 انگلا اور تفریق پر اصرار تسلیم ہے مصرعہ عمرت و درازا داکا اینم غنیمت است البتہ اس لفظ سے ظہر کہ  
 لیا کہ جیسا و سطرف سے اصلاح کی توقع نہ رہی تو ہم بھی ہر پاس عقیدہ دیدہ و دانستہ او کی شرکت اختیار کر لی  
 اور خطہ مورد غرض سلج جب موسوہ فاضل بریلوی مین صاف لکھتے ہیں مفسنون افتراق ملین گیا اور حضرت اراکین  
 کی بھی زیادہ خدمتگداری ضرور نہیں صرف او سید بر جواد کی مخدوم نا تو نو ایسا صاحب فریضہ سید القوم خادم  
 کردی کافی اور یہ رسم جامع مانع او کی تعریف مین نہایت دانی فی الواقع ان حضرات نے برخلاف معاہدہ  
 ہمیشہ ہمیادہ نزاع کی جو عہد کیا او سپر قائم نہ ہو خرابی مدرسہ انمین کی سعی کا نتیجہ ہی باوجود اسکے جو لوگ  
 بمقابلہ تحریات و تخطی نا تو قریباً صاحب او کی زبانی نا تو نہ کہ علما ہی اہل سنت کی نسبت کہتے ہیں اور انہما کہ ہم

تا کہ قرین اعتبار لارین باختلاف عفا و در حاکمیت حق کو نزاع دیبا، انفسا نیست اہل علم پر محمد علی کے  
فریقین کو برابر باختلاف فقہا کی طرح، ہر ایک کو حق پر نظر آدین تو جواب اس نا انسانی کا محکمہ  
جسٹین خدا سواری و نیکی کا صبر و تحمل و احسن حکم اللہ و بلیکنا و شو حکم اٹھائے ہیں۔

پنج قسم دوسرے خط میں لکھا واقع میں اس وقت کہ میں تہجیح اہل کمال بنیں کہ نہیں ہو سکتی اور  
جب فاضل بریلوی نے اس وقت میں پنج سفر کیا تو وہ تقسیم کی جوتی تھیں دیکھی دیکھی یعنی کتبای قدیم  
رہے اور جو خیرین قابل تقسیم نہ تھے سب آپ کے لین اور تالاش کرنا یا قسمت لیکر دوسری  
بنانا اس فریق کے حصہ میں آیا ایک شاعر ناگزیر خیال نے یہ خط شہار اس عمدہ تقسیم کے مالین سے  
کئے اور خط میں لکھا کہ بہت لا تجوی الا ان میں اباباری دو عالم صحران ان تو میں سرور سیاہ  
برخی از ان میں وہ ان تمیزات نسیم مصفا اذان تو میں اہل چندہ چند کسان ہم نراں میں وہ اولاد آپ  
اوم و حوالا ان تو میں ہر حصول چندہ بریلوی از ان میں ماہران و روم و شام و بخارا از ان تو میں از حدیث  
مخطوطات ان میں اجزای ساہ چون پنج زیبا از ان تو میں باقی ہر پنجہ نامہ زار صرف در سے حوالہ از ان  
و تقاضا از ان تو میں شش شش نامہ تو میں صاحب فر مدرس کو خود بنایا ہر مضمون اشتہار کے جسکی تحریر  
صرف مولوی محمد یعقوب علیی انصا جب کی طرف نسبت کی پیام رسان خود بلانا اور خود تفتیح چاہنا اور  
ایسے بے اہل امور کی شہرت دینا کس نہ سب ملت میں روا ہے سب سمان ابد مسافر تواری اور اپنے  
مددگاروں کے ساتھ وفاداری اسی کو کہتے ہیں رع این کا از تو آید و مردان چنین کنند لطیف  
کتاب وہ اشتہار غائب ہر نقل اسکی ہر چند طلب کی نہ دی کی قدر خلاصہ اسکا برف الفاظ کا مہر کی پیچھا  
اور نقل و بیو کا بھی وعدہ کیا مگر الفیاض وعدہ نصیب ادا کا نت سوا عید عرتوب لہا شاد و مال و خیر  
الا باطل و اور ایک امر سب عجیب ہر کہ شہرہ کو زمین ہاں مولوی مقبول حسین صاحب نہایت طمطراق سے  
مندرج اور عبارت مولوی سید غلام امام صاحب میں اپنی مطلب پر دستہ انحصار ہر جس قدر مدح و ثناء اور  
کی اور مضمون نے لکھی فلم انداز کر دی ہر قسم در سے بغرض تعلیم کتب در سب بناری ہوا تھا مدرسہ ان کو دیکھ  
کیا اور انکی گجہ آج تک دوسرے شخص مقرر نہ ہوا اور طلبہ ہر جہ اولی کہ مدرس صاحب کرنا پس مع ہر ہر  
منتشر ہو گئی ایسی کا روئی مدرسہ دیونہ و اگر وہ کا بنورہ غیر ہا مدرس میں بھی ہوتی ہی ہا نا تو تو صاحب  
ہی کہ حصہ میں آئی ہر قسم مرزا غلام قادر سیک صاحب ہر مہر نے کاغذات حساب مدرسہ سے ثابت کر دیا

کر اوسط آمدنی تنخواہ مدرسین سے مدرس اول و کراہی مکان وغیرہ مصارف سے زیادہ ہو کر اصرار بہت ہو رہا اسی  
 غلط بات جس کا ابطال ان کاغذات سے ظاہر معاملہ دینی میں لکھنا پہلو سپرد کرنا کام کما حقہ  
 بہادری و جہاد الی صرف چھپ چھپ کر سرکاری علاوہ چندہ اراکین و دولہا ہوتے اور سبقت مدرس بلاتر گئے  
 اور جب یاد جمادی الثانی ۱۳۰۵ء آئے تو فوراً یہ حالت مقدار و وصولی حکم موخر فی صادر ہو چکا وہ  
 کیا کہنا ہے وہ ہم سب سبقت باتفاق ارباب شہر مدرس اول و دوم باہر آئے منظور  
 ہو کر شہر جاری ہوا آمدنی چندہ کس قدر تھی اور بہادری و جہاد الی مولوی عبدالغفر صاحب بمبار  
 غلے طلب ہوئے اور زمین تنخواہ کھان سے ویکائی یہ سب امور بامید ترقی چندہ تھی تو پھر تشریف آکر  
 مولوی سخاوت حسین صاحب وہ امید کسویہ سے منقطع ہو کر یاس کلی ہو گئی کریمہ و کائنات سٹو  
 حین سر و روح اللہ پر ہی نظر نہ کی باز وہ ہم اگر فی الواقع تخفیف صرف بنظر اصلاح  
 کار مدرسہ بلارعیات و طرفدار ہی کسی ذلت و عقیدہ کے منظور ہوتی تو مدرس دوم جن سے انصرام کار  
 مدرس اول و مشاور مدرسین و نگاہی کام کر سکتے ہیں تخفیف میں آتے نہ مدرس اول و دوم  
 چہ ہنر مدرس اول کی تلاش ہی اشتہار چھپا خطوط صاحب گنجی جب مدرس ثانی آئے تو یہ پھر ہی کرانہ  
 سو فون کر کے کوشش کجا وری گاہ کیا تجویز اور کیا کوشش ہے سع آفرین باد برین ہمت مدرس  
 سینئر و ہم اشتہار مطبوعہ میں کہ بعد تفریق مدرسہ مطبعہ صدیقی میں چھاپا ہے مدرسہ کو سب مدار  
 شہر سے پہلے اور سب کے اجراء کا سبب قرار دیا ہے ایسی غلط بات کہ تکلف لکھ کر چاہ وینا حضرت ہی کا  
 کام ہی صدق آدمی واقف ہیں کہ مدرسہ گبری جو اہل انہ اکبر حسین خان صاحب مرحوم فی خاص انہ صرف  
 جاری کیا ہے اس مدرسہ سے یہ مقدم ہے اگر ان کو حوصلہ عالی کہ باوجود تھوڑی ریاست کہ تنہا تحصیل اس  
 کا ذخیرہ ہو سکے ہو سکے اور دیندار ہی اور بلند ہمتی میں بڑے بڑے رئیسوں اور مردوں سے فائق ہو گئیں  
 اور دن کے مشوق و غیبت کا باعث کیا تھا کہ نہایت بجا ہو نا تو تو صاحب تاحق دال علی غیر بقول میں پرانا  
 منصب غصب کرنے میں اور مدرسہ نا تو تو لیا تھا وہ مدرسہ اہلسنت و جماعت و دنون خبر لا جزای علیہ  
 مدرسہ صبا القہد سبب میں ایک کو دیکھ کر یہ مقدم کہنا صحیح نہیں اور مدرسہ شریعت بھی تفریق مدرسہ سے مقدم  
 ہے اور مولوی طاعت علی و جب ہمیشہ سے بڑے تھے میں اس مدرسہ نا تو تو لیا تھا جس حقیقت سے کہ ان کا  
 جو مقدم نہیں کہ جہاں رو ہم مدرسہ اکبر کی کو بطور کتبہ لکھتے تھے جہاں ان کو یہ مدرسہ نا تو تو لیا تھا کہ بڑے



بعض فقیر و در کتاب را دیدہ ام چنانکہ غنا و شریعت و ایمان یافتہ و بعض امور کہ مخالف طبع انبیا و انصار  
بل کہ در پرستان بدعت شعار مندرج اند یا از قبیل تعدید یا بشمول یا تسامح یا در تصور مجاہدہ و زہد و غیر  
مؤلفین آنہا کہ عمر و تحصیل رضای مولیٰ صرف نمودہ اند و اس نشان اگر در طعن بلا معنی پاکست ہر کہ ایشان  
گجراہ گوید یا در پی کفر ایشان پوید خاکش بدین باد او خود گمراہ است **۵** گر خدا خواہد کہ پروردگار کس در حق

میل او و طاعتہ پاکان برود کہتہ محمد حسن الصدیقی **۵** اصحاب احب  
خدا جانے اہل ائمہ خود انچہ کلام کو نہیں سمجھتے یا تغلیط عوام کے لیے دو نون طرح کی بات لکھ کر پھینک  
کہ وقت پر جیسا موقع ہو کہ مدین گو خواص پوچھیں **۵** فان کنت لاتدری فلتکلم صبیحہ وان  
کنت قدری فالصبیحہ اعظم جس حالتیں وہ اس وقتکہ مجیب کہ سوانق ہیں گو مخالف گو پرستون کے  
ہوں تو اونکی سختی کا اقرار واجب تھا عذر تسامح و تعدید محض مجاہد و کجاستامح اسکی کوتاہی کہ  
قرآن و حدیث کو اپنی رائے سے تفسیر کہ احکام مخرع کریں اور انبیاء و اولیا کی نسبت جو دلیل کو بے  
لکھیں سجدات و سبحات کو محض و شرک شمار کریں مسلمانوں کو کافر و شرک کہیں اور تمام کتاب میں قسم کی باتوں کو  
خالی نہو یا نہیہ اگر عذر تسامح و تاویل کو گنجائش ہو تو کوئی کلام کسی محبوب کا غلط نہیہ اور کتاب مذکورین  
انبیاء و اولیا سے بڑا کی اور زبان و رازی اور اونکی کسر شان میں نہایت محنت اور جانفشانی کی ہے  
کیا عوام پر تعدید و تشدد کا بھی دستور ہے یا ہمایون کی انیاد ہو چنانکہ لیر اپنا گھر چلانا اور پراگشگون  
کے واسطے چہرہ سپاہ بنانا ضروری خدا جانے مجیب و ادونکہ ہم مشربون کو کیا ہو گیا ہر لفظ تعدید  
و تشدد و تسامح کے معنی یک نہیں جانتے اور لکھنے پر تیار ہیں اس قدر بھی نہیں سمجھتے کہ ضرورت داعیہ  
عذر تسامح و تعدید کیا ہے بلکہ رعایت جانب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اہم و لذت و توبہ سبب

قبول نہیں کرتے و در مختار میں ہے و ہذا ہو الذی یلزم التحویل علیہ فی الاقواء و القضاہ رعایت بجانب حضرت  
المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود مولوی اسماعیل نقویۃ الامیان میں تحریر کرتے ہیں کہ ایسی جگہ تاویل کو  
داخل در نیست کا اعتبار نہیں ہی محسنی کلام کہ ٹھہر گئے جو اس سے متبادر ہو و نیکی تو اونکو کلام کو ماول  
او جس محنت پر محول کرنا توبیہ القول بالایضاح یہ تاکہ ہر وہی مثل ہے دعویٰ کثرت گواہیست  
**۵** واضح ہے کہ نہ عبد الوہاب نجدی کے طرف منسوب ہیں جسے خوارج معتزلہ ظاہر پر و غیر ہم  
اہل بدعت و اہل اسلام خدا و کچھ اپنی طرف سے ایجا و کر کے ایک مجبور سے کتاب التوحید لکھنا حاصل

۱۲  
بہار اللغات  
شوقی بکراہ عالم لکھ  
فی حضرت محمد علیہ  
صلی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف وادی سے





سینوں سے امین زیادہ ہو اور ہمایہ البند ملین میں تو کہ امیر بنی ولوی امیر احمد اور ولوی حسین  
 صاحب اپنے شاگرد ولوی عبدالباری کے نام سے الیف کے کہ چھپواتی جو عبدالیاب بھٹی اور  
 اوکے عفاؤ کی بھی نہایت مدح و ثنا کی ہے اور ولوی بشیر الدین صاحب شوی نے صواعق امین  
 میں بخوبی کہ ساتھ ابن جزم اور ابن تیمیہ وغیرہم غلطی کی بکثرت تعریف کی ہے اور ولوی  
 عزیز حسین صاحب عیار احمی میں واو و ظاہری کو مجتہدین بھی سے شمار کرنے میں شاہ عبدالغفر زین  
 جرم الشیاطین میں فرماتے ہیں واو و ظاہری و متبائن اش از اہلسنت ضرور در پرتبہ ارتقا  
 ست اہنت اور استرک ساختہ اند و باختلال عقل و فساد عقیدہ نسبت کردہ ابن حنبلان اتنی تاریخ  
 میں ابن جزم کی نسبت لکھتی ہیں و کان کثیر الوقوع فی العلما المتقدمین لایکاد یسلم من سائد  
 ففترت علیہ القلوب استمدت لعمقہاء وقعہ کثما لوالی نقصدہ درودہ اقولہ و اہلوا علی الفضلینہ رنحو  
 علیہ و عذرہ اسلما طینم ائمہ اور ابوالعباس بن ریعہ سے نقل کیا ہے کان اسان ابن جزم دسیت اجماع  
 شطیقین انا قال ذلک کثرة وقوعہ فی الاکتہ اور علامہ ابن حجر کی اور اگر کاہر ابن تیمیہ اور اسکے  
 عقائد اسدہ پر سخت نشیخ و علامت کرتے ہیں اور ظاہریت او کی اور اسکے شاگرد ابن تیمیہ کی اور  
 اصرار اور نکالنا اثبات نسبت پر نہایت ظاہر یا انہیمہ حضرت سنی ہو نیکا دعویٰ کرتی ہیں اور بعض مسائل  
 و عقائد اور صحاح سستہ وغیرہ کتب اہل سنت کو نامتیہ میں اتفاق اس نے فرقہ کا اہلسنت جماعت  
 اور سہ طریح نشیخ کما انہ فرقہ کو سنیت کی علامت نہیں اور اہل بدعت و اہل اسمی بعض مسائل و عقائد  
 میں بنیویں سے اتفاق کرتے ہیں اور بعض صحاح سستہ وغیرہ کو بھی اتے اور انہ فرقہ کو سنی کہتی ہیں اور  
 جمہور متقدمین نے جہنمی المذہب ہیں بلکہ خلاف ان حضرات کا اور ان کے خلاف سہ کمین زیادہ ہے کہ اکثر  
 عقائد و فرقوں کے اندر کہے جو دلائل و نمونے قائم کیے بحدت جواب اہلسنت لکھتی ہیں اور انہ  
 گندہ بروزہ علاوہ ہے **س** طرفہ شاگرد کہ میگویہ سبق کو ستاوار ہر چند یہ مذہب محض ہے چنانچہ  
 لیکن توجہ کامل اور اتفاق تام اور کتاویج عقیدہ اور حمایت اعانت ہندوہوں میں کہ بڑے چھوٹے  
 امیر فقیر عالم جاہل سب اسکام میں یکدل ہیں اور بے پروائی فرقہ ناجیہ اہلسنت جماعت کی انہ مذہب اور  
 ہم مذہبوں کے ادوار اور اعانت سے اس کی ترقی کا موجب ہے ہمدادی میں ان کے عقائد بنیاد و دیات میں  
 و عقائد کہتے پرتے ہیں جہاں جاتی ہیں ہم مذہب و منہیں آسمان چاروں طرف انہ مثل متبر اعانت کامل کر کے

تفہیم الہدایہ برہم ستمثال  
 سینوں سے امین زیادہ ہو اور ہمایہ البند ملین میں تو کہ امیر بنی ولوی امیر احمد اور ولوی حسین  
 صاحب اپنے شاگرد ولوی عبدالباری کے نام سے الیف کے کہ چھپواتی جو عبدالیاب بھٹی اور  
 اوکے عفاؤ کی بھی نہایت مدح و ثنا کی ہے اور ولوی بشیر الدین صاحب شوی نے صواعق امین  
 میں بخوبی کہ ساتھ ابن جزم اور ابن تیمیہ وغیرہم غلطی کی بکثرت تعریف کی ہے اور ولوی  
 عزیز حسین صاحب عیار احمی میں واو و ظاہری کو مجتہدین بھی سے شمار کرنے میں شاہ عبدالغفر زین  
 جرم الشیاطین میں فرماتے ہیں واو و ظاہری و متبائن اش از اہلسنت ضرور در پرتبہ ارتقا  
 ست اہنت اور استرک ساختہ اند و باختلال عقل و فساد عقیدہ نسبت کردہ ابن حنبلان اتنی تاریخ  
 میں ابن جزم کی نسبت لکھتی ہیں و کان کثیر الوقوع فی العلما المتقدمین لایکاد یسلم من سائد  
 ففترت علیہ القلوب استمدت لعمقہاء وقعہ کثما لوالی نقصدہ درودہ اقولہ و اہلوا علی الفضلینہ رنحو  
 علیہ و عذرہ اسلما طینم ائمہ اور ابوالعباس بن ریعہ سے نقل کیا ہے کان اسان ابن جزم دسیت اجماع  
 شطیقین انا قال ذلک کثرة وقوعہ فی الاکتہ اور علامہ ابن حجر کی اور اگر کاہر ابن تیمیہ اور اسکے  
 عقائد اسدہ پر سخت نشیخ و علامت کرتے ہیں اور ظاہریت او کی اور اسکے شاگرد ابن تیمیہ کی اور  
 اصرار اور نکالنا اثبات نسبت پر نہایت ظاہر یا انہیمہ حضرت سنی ہو نیکا دعویٰ کرتی ہیں اور بعض مسائل  
 و عقائد اور صحاح سستہ وغیرہ کتب اہل سنت کو نامتیہ میں اتفاق اس نے فرقہ کا اہلسنت جماعت  
 اور سہ طریح نشیخ کما انہ فرقہ کو سنیت کی علامت نہیں اور اہل بدعت و اہل اسمی بعض مسائل و عقائد  
 میں بنیویں سے اتفاق کرتے ہیں اور بعض صحاح سستہ وغیرہ کو بھی اتے اور انہ فرقہ کو سنی کہتی ہیں اور  
 جمہور متقدمین نے جہنمی المذہب ہیں بلکہ خلاف ان حضرات کا اور ان کے خلاف سہ کمین زیادہ ہے کہ اکثر  
 عقائد و فرقوں کے اندر کہے جو دلائل و نمونے قائم کیے بحدت جواب اہلسنت لکھتی ہیں اور انہ  
 گندہ بروزہ علاوہ ہے **س** طرفہ شاگرد کہ میگویہ سبق کو ستاوار ہر چند یہ مذہب محض ہے چنانچہ  
 لیکن توجہ کامل اور اتفاق تام اور کتاویج عقیدہ اور حمایت اعانت ہندوہوں میں کہ بڑے چھوٹے  
 امیر فقیر عالم جاہل سب اسکام میں یکدل ہیں اور بے پروائی فرقہ ناجیہ اہلسنت جماعت کی انہ مذہب اور  
 ہم مذہبوں کے ادوار اور اعانت سے اس کی ترقی کا موجب ہے ہمدادی میں ان کے عقائد بنیاد و دیات میں  
 و عقائد کہتے پرتے ہیں جہاں جاتی ہیں ہم مذہب و منہیں آسمان چاروں طرف انہ مثل متبر اعانت کامل کر کے

اعتقاد ان کا عوام کے دلوں میں جماتی مین بیت گیارہ وار اس کو ساری مین للیبہ کو معالجہ تھا کہ ہوتی  
 جب یہ جماعت فارغ ہو کر عالم مین پھیلے گی ایک مہمان کو اپنے طریق پر کر لیں مہمانی بہت ہو گئی  
 باقی ہی رہا تو سوچا کہ مقابلہ میں اس کی کون سی لگے گا اور ہر ایک کو شل اس طرف یہ نقلت کر ہی گئی تھی  
 تو چند درمیں مذہب بہت شک نہ ہو شخص ہر سے علاج باقتہ قبل ازہ توقع آباد کرو + دینے سود  
 نثار و جو کالہ فیت از دست + افسوس تو یہ کہ ان صاحب کو جو طرک عرق ہریزی و جانفشانی اور مہرب  
 چھ مہربوں کی پاسداری و مکہ کہ رہی خیال نہیں کیا کہ ہم یہی کوشش کریں تا روز نش اس خطاب پر صاحب  
 کہ کہنے باوجود قدرت ترویج علم و حفظ مذہب مین سہی لگی فحاش رہے اور یہ مذہب کہ مہربان کرام و علمائے  
 عظام نے ہزار محنت و مشقت سے قائم کیا و رسم و رسم منہو مہائے **وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَبِهِ تَسْتَعِينُ**  
**وَمَا عَلَيْكَ اَلَا الْبَلٰغُ لِلنَّبِيِّ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ اسْمَعُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**  
**وَالصَّلٰوةُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَرَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ وَاَكْبَرُ الْاَوَّلِیْنَ**  
**وَالْاٰخِرِیْنَ مُحَمَّدًا وَاِلٰهِ وَحْدَیْہِ اَجْمَعِیْنَ تَذِیْلُ** ان دنوں مخالفین  
 کے دوسرا نظریہ گذرے ایک کسی بنصرہ نویسین فی رد قول اجمالین و اسرار چھوڑے ساؤ ہر چہ چھوڑا  
 جس کا بڑا نام تنویر البصر فیض البصر فی تنادوی فی نظریہ گمنام مصنف کا تحریر کہ مولوی امیر حسن اور  
 مولوی امیر حسن نے مطبع مطبع نور کا پیور مین چھوڑا کہ شکر کیا ہے سن کر تو دہو کا جوتا اور سات تالیف  
 اور اشال سید المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ ہندی والوں نے نہایت مطلاق سے شہرہ ہو گیا تھا  
 کہ تنادوی نے نظریہ کا جو مطبع اسدی نئی است کے رو میں چھپا ہے جواب آیا لیکن دیکھو سے معلوم ہو گا کہ  
 بزرگ طبیب جنگ آوازہ بلند اور شکم خالی ہے نقطہ پانچ شخصوں کی بعض باتوں پر جو بحث سے بے علائقہ محض  
 میں اعتراض و اصل بحث سے بالکل غافل ہے **سے** بڑا شور سنتی سے پہلو مین دل کا بجا جو اڑا ایک قطر  
 خون نکلا + بالفرض اگر وہ اعتراضات صحیح ہیں تو کیا تنادوی کی نظیر وہ ہو گیا یا اشال و حوا کہ  
 ہو گئے پہر تاقی خوش ہونا کہ کہنے تنادوی کی نظیر کا رد اور اس سے اعتبار کر دیا جو جس جنون ادائیگی  
 نہیں تو کیا ہے خواص ایک طرف اس حرکت پر عوام ذی فہم ہی ہستی مین کہ اس سے تو تنادوی کی نظیر کی  
 وقعت بڑھ گئی اعتبار زیادہ ہو گیا کہ حسب جو شخص مین کو بھی بعد شخص مانع کوئی اعتراض اسو خارج از بحث  
 کے سوا اتہ نہ آیا و نہ ضرر لکھتا ایتر کا غیر مطالب ضروری پر تطویل لا طائل کو ترجیح نہ دیتا بیکار باتوں پر

۱۰۰ قدر مواخذہ اور اس وجہ سے وہ بلا حرج اگر کوئی بات غیبی معلوم طلب پناہ کر سکتا تھا یا نہ نہایت  
 نقد ہوا کہ کتب پر اقتصاد و تاویسوں ان مقامات کے کافی کلام ان صاحبزادگان میں پائے جانے لگا۔  
 تحریرات دیگر علماء و کتب و کتب میں مناقشہ سے سالہ میں ۵۰۰ و ۱۰۰۰ قدر شہرہ و نقد و تبخیر و نقد  
 بہ الامتداد کیا وہ تحریریں اس بحر عقیدہ و کمال بیان و درندہ بفتح کے استیصال میں کافی نسبت تھیں۔  
 سالہ ہوسے نبوت و ختم نبوت انبیاء و صفو و صفین جو تالیفات ایک عمر میں لکھیں کا کافی سہ کیا تھا۔  
 شاعری و عجمی اور سکا حشر ثابت ہو گیا پیرس تصنیف کی سبب اس کے ہر کلمے کا تین ہفتہ بڑا جہیز  
 اوراق بغیر کہ باقوں سوسہا کے کہ وہ عین خواہ مخواہ فتاویٰ میں لکھ کر دے اور کیا فائدہ ہوتا  
 سطر ۱۔ صفحہ ۳۰ سے سطر ۱۰۰ تک مولوی عبد الغفار صاحب کے ایک نکتہ خط  
 پر جس کا مواخذہ اثنا عشر یہی مولوی عبدالحی صاحب کا اعتراض غیب کے کہ بہت شور و شب کیا ہے  
 اور بلا ضرورت داعیہ بہت مدینہ لکھ دینا واقعہ سمجھیں یہ رسالہ بڑے محنت کا کام دلائل مولوی  
 عبد الغفار صاحب و سہمین منہر منہر کر اس کے غلط جوائز سے دعویٰ میں ہر جہ واقع ہوئے اعتراض کو  
 اس قدر طول دیا کہ محض ہیکار ۵۰۰ درسا لکھ داناں خود منور و شامی شرافت و باطنی ہوتے  
 گویا مولوی غافل یا غیثی و قدر تو یہ کہ اس سے سن کر ہفت اور اس کے ہم شریون کر کے کلمہ گویا ہو کر  
 تمام جان کا بپ گیا حدیث صحیحین ناقلہ افضل و افضل و یاد آئی مولوی صاحب کو اس کا حلقہ اور اثر  
 کہ عبد الرحمن خان صاحب کو جو ہم چھپانے فتاویٰ بنظیر کے العباد بالعد نسبت کفر و تہذیب لایطوف  
 خباب سید المرسلین علیہ السلام تمام صیبا کرام یعنی ائمہ جمعی کے قرار دیا اور مرتد و کافر بنایا  
 حالانکہ اصل اس تقریر کا مواخذہ اثنا عشر یہی موجود مالک صحیفہ خالودہ مقام سوال جواب و حق پیہرین  
 کی کیفیت قال علیکم کلام ابن امانت بسوی اہل اسلام نہ بخود شیوہ کافران و مرتدین ازما  
 بدو اس پر کسی کے ہر کلمہ کے ہونے نہ جان کچھ نہ حدیث یاد آئی نہ کہینی خباب مولانا توسرہ ہونے  
 کو مصداق اور مور۔ ان حکام کا شہر لایا اور موجود ہونا لفظ غیبی کہ اور اس کے امثال کا  
 کلام باغیغہ لطاف سرزاد امام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خود اعتراض نہیں تو ذکر حدیث الی وادبہ ان  
 عزوجل باریک مرثیہ نکال ان لایعوا علیکم جبکہ مقام سہامینی اور نام نامی خباب کا صاحب کلام کہ  
 سادہ اس قہار پر کائنات و دریدہ و شہی اور جملہ ناہقانہ لکھو الذی وعدہ علیکم سرک و سہل الی و سہل

ایمان۔ چنانچہ کہ عوام مجید نظر مصنف کی مشکوٰۃ ترجمہ شریف بلکہ حدیث مذکور بخاری اور مسلم میں  
 جیسے کہ سب سے درست و سناٹا حدیث ابو داؤد و صحیحین کی گنگنا حدیث صحیح مسلم الثبوت سے نقل کرنا تا  
 راستہ انداز میں امر کے جو کہ ہم مسلم الثبوت ہی طریقی جو کسی ہو شکریہ دوسری کتاب خواہ اوسین  
 ویکہ کہ اگر یہ عبارت نقل کرے۔ یہ اونا عبارت نہیں ہوتا آپ کی عبارت گواہی دیتی ہے کہ ترجمہ کیا  
 وہ کتاب نہ پڑھی ہو۔ اگرچہ اس کو معلوم کہ کس فن اور درس میں کس مرتبہ کی ہر اس بات کہ فلان شخص مختص  
 جابل سے اوسنی فلان کتاب ہی نہیں پڑھی کتب یا تحت کی نسبت بدلی جاتی ہو شاید آپ روپ اوسے  
 ابتدائی کتابوں میں سمجھو مع برین عقل و دانش باید گریست۔ بلکہ تہذیب و نزہت مسلم الثبوت پڑھا اور  
 تجویز غیری کے اور کما پیش نظر ہوا شرط اقا و غذا جائے تفسیر تا کہ کس میں کما جی اس سمجھ پر مسلم الثبوت  
 طریقی اور سمجھ کا دعویٰ کہ زب زب دنیا جو ہے سے گزرنا سب سے عقل مند مگر وہ بخیر و گمان بزر  
 ہیچ کس کہ تاوانہم مسلم الثبوت وہ کتاب نہیں جسے ہر کس نہا کس سمجھ سے کاربہ نہ نیست بخاری +  
 مولوی امیر محمد صاحب حسن مانی میں بارہوی سے ایک طالب علم سے کہ اوں دنوں حضرت فاضل دیکھو  
 سے اصول مسلم الثبوت پڑھتا تھا مقالات شریک کہ چکا تھا بہت ترجیح افی اور لاف زنی کرنے لگا اوسے  
 مسلم الثبوت کا ایک سہل مقام پیش کیا ہرگز مطلب نہ تھا کہ مدد و حیلہ کر کے کچھ اس وقت حضرت  
 شریف دواوی محمد احسن صاحب کو پاس بنا رہے روانہ ہوئے و نسیم باقیل سے زبان لاف رسوا میکند  
 ناقص کمالان را کہ رو بہ خاک مالہ پڑشانی بستہ بالان را سپر سطر صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۲۰ ایک  
 مولوی عبد الکریم جو ریاض عرض کیا کہ حدیث بخاری لکھ الاحادیث الخ بخاری شریف میں نہیں بلکہ موضوع ہے  
 مولوی عبد الکریم کو ہم تعین جان لیکن اس قدر سنا جو کہ وہ بھی مصنف کو ہم نہ جب اور مولوی امجد  
 تقویٰ الایان کو تا جین کو اس خاص مسئلہ میں الجمع سے موافق میں اگر سب جلی باطنی یا سخاوی یا بیہقی  
 یا ابن عساکر یا دقطنی یا عقیلی یا دیگر کہ روایت مضمون روایت نہ کو بیچ سے سوا حوالہ امام بخاری کا دیا ہو  
 باید امر قضا کیا ہو بعد نہیں لیکن مصنف کو انہی ہم مشرکین میں شکایت کی بجائے اور ہم جوش و خروش  
 محققان زیادہ ہے کہ الیہ امور اوس فرقہ کے سب جنگیں کرتے ہیں بجا ہے مولوی عبد الکریم کی کیا جہت  
 مع ابن خاتم تمام آقا نسبت۔ مولوی محمد احسن صاحب مدنی فی الواقع اول شخص اشرار پر یہ کیا  
 بظاہر انکار کہ نہ زمینوں میں چہ خاتم قرار دے ہو کلام جاری تخریر میں غبی سے مذہبی اور غلام

خانم الماویہ مروی اور خطہ دوم محمد حسن حسین خان صاحب مین تعصیب جلالین سے جبریل علیہ السلام کا  
ساتویں یمن تک ہی ایسا نقل کر کے لکھ دیا تو کسی نے بھی کہ بظرف لاتی موت گزرا نہ پہلی تہذیب مروی  
سے پانچ چھ سطریں نکال کر انتہی لکھ دیا اور پرستے چھاپے پر ایک اشتہار مسابہ بین دو زبان کرایا اور  
ایسی بین پر دو سر سے عقیدہ کو کفر ٹھرایا لیکن اس طرح کہ ہمارے طلبہ تہاگوں نے نہایا میرہ جناب  
عالمی محمد قاسم صاحب بڑے نافروئی کی تحریر ماتہ آئی تو اسی عقیدہ کا جسے کفر لکھ چکے تھے پر زور  
ہوا پچ ہے ہر کہ باشد در جهان مشتاق ہر نگ خود ست + کاہ در پردازی آمد چو بنید کرم + بڑے  
نافروئیسا جتنے سب سو بڑے کر قدم لکھا کہ اثر ابن عباس کے صحیح باختر اور چہ زمینوں میں چہ عالم زمین  
ماتر کو حجت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتضی قرار دیا اور بالذات اور بالعرض کا جملہ پیش کیا  
چشم باز گوئی آدین دکا + خیرہ ام در چشم بندی خدا + مولوی سید ذریعین صاحب نو کہ مجتہد احقر فرقہ  
کے ہیں مولوی مسعود صاحب کہ فتویٰ چوبیسین لکھا ہے بحکم اعتقاد وجود تحقیق مثل انتخاب خاتم النبیین  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بد صفات کمالیہ انتخاب گراہی و کفرست مہرشت کی ہے کہ نقل اس کی  
فتاویٰ بنے لفظ میں چین + اور ساظرہ احمدیہ میں یہ ضمن سید صاحب کی طرف منسوب ہے کہ تصدیق  
حدیث یعنی اثر ابن عباس سلمان صحیح الاعتقاد پر اور کفر او کا فردی ایمان بلا متعین ہو و رفت  
ہو کہ ذات والاصفات ہی موجود اس عقیدہ کی ہے جسکے کفر پر آپ مہر فرمائی سب سے ہی عنایت الہی ہے  
+ مدد و خود سبب خیر گر خدا پر + خیر مایہ و کان شیشہ گر سنگ ست + اسے حدت ناقص اتوان افلا  
انحال سید صاحب کا متحد العرب و العجم مولفہ نواب قطب الدین خان صاحب ہو کہ اس فرقہ کے بڑے مسند  
ہیں ظاہر ہوتا ہے خدا مدد اسکی تقریر کہ انوالی صاحب فراموشے حال میں تحریر کی لکھا جاتا ہے اول سید صاحب  
اثبات تقلید شخصی خصوصاً مذہب حنفی میں نہایت ساعی تحری مولوی عبد المجید یو رہی وغیرہ سے اسباب میں  
بہت گفتگو کی ایک رسالہ حقیقت مذہب حنفی و مرجعیت مذہب غیرہ در مضامین تنویر العیون منسوب  
ہو مولوی اسماعیل دہلوی کے رتبہ شرف قدسی کہ سورۃ فاتحہ پر ترجمہ میں تالیف کیا اور اضافی امین اور عدم  
رفع یدین وغیرہ میں تحریر میں کرتے رہے اور شکر ان تقلید شخصی کو شیعوں کا بھائی کہتے تھے کہین سوال کیا  
کیا تقلید ایک امام کی واجب ہے یا واجب کیا بلکہ فرض ہے کہ حنفی چوتھائی امر کا سبب نہ کر گیا تو اسکا  
بعض صحیح ہوگا لیکن لازم ہوں تقلید کے متکرون نے سید صاحب کا پیما نہ چھوڑا رفتہ رفتہ پانچ سائے لکھا

حال مولوی محمد قاسم صاحب دہلوی  
مولوی سید ذریعین صاحب دہلوی

پھر تو کمال کیلئے اور رسالہ معیار الحق تصنیف کیا جس کے روسی تمام اولیاء و علمایہ متقدمین و متاخرین  
 المعیار بالمد مشرک اور معتبر اور اخذ و احباب و محقق و مشرک ہوا۔ اسی کتاب کا نام ہے "مکتبہ الہیال البیاض المصطفیٰ"  
 اللہ کے مصلوق نظر آئے اور لوگوں سے کہا میں تو پیش بائیس برس کے ایسا ہی تھا لیکن کب سے  
 تنویر و اشباح نقیض کر کے تو ایسا ہی کر رہا ہوں۔ اس وقت ہر کہ گفت سے تو ان شناخت ہو کر رہا ہو  
 مردہ نہ نہ کجا باش سبوت با نگاہ علوم و دل ز باطنش امین باش و فرہ مشو کہ خست نفس نگردد و سب  
 معلوم بہ ہللا ان صاحبون کہ کس بات پر اعتقاد کیا جاوے مولوی سعد اللہ صاحب کا حال سنئے تو وہ  
 حضرت کی عبارت معمولی پر کہ مسائل متضاد ضیاء میں فریقین کے جوابوں پر بے شک و تحریز ہوئی اس  
 مسئلہ خاص میں ہی ہماری توفیقین کی تحریز فتاویٰ منظر میں چھپی ہوئی اور مولوی عبدالحی صاحب کے  
 فتویٰ پر بھی لکھی ہوئی مولوی شیر الدین قنوجی نے غایت الکلام میں ایک رسالہ عربی منسوخ مولد شریف میں  
 از نام نامہ مرزا کا فی نقل کیا اس نام کا کوئی شخص علمایہ مستندین سے نہیں گذرا ہر چند مطالعہ ہو کہ حضرت  
 نامہ معروف و مشہور شخص اور کس نامی میں تھا اور کسینی اس میں اسناد کیدہ اسکے رسالہ کو معتبر لکھا کہ چنانچہ  
 نہ جلا اور قول معتبر کو اس میں محمد مصری کی طرف نسبت کر کے حوالہ دیا جس کا معتبر نہ بلکہ وجہ دہی و غلطی  
 ثابت ہو سکا۔ نہ فرض میں و نہ کجا ہی نشان لاکھ برس نامہ پروردہ علقا میں حوالہ تر سے  
 بعض حضرات نے مسئلہ مولد کی حمانعت تنبیہ شرعی کی طرف نسبت کی حالانکہ تنبیہ میں اس مسئلہ کا بڑا کئی چیز  
 ایک صاحب نے امام قسطلانی اور عبدالحق دہلوی کو ماضین سے شمار کیا جس کا مجوز میں مولد ہو گا اور اس  
 عمل شریف کی نہایت وجہ و شا کر نا خواص کی حوام پر بھی نفی نہیں یہ بجا و کچھ اور مولوی اسماعیل و غیر  
 اکابر فرقہ کے تصرف معنوی و انفل سے ہی قطع نظر کیجئے رسالہ ہدایت المبتدیین میں کہ مولوی امیر حمزہ  
 مولوی امیر حسن صاحب فرط طبع ماضی میں ایک شاگرد کے نام سے مثل تنویر الغریز و جہد الیاسیہ پر مجاہد غریب  
 فرمایا ہے وہ کہ میں مولود کو منع لکھا ہر مورد فی الکلام مع عمل المولود تصنیف علامہ تاج الدین فاکھانی  
 اخذ اور انہیں انقول المعتمد فی الکلام مع عمل المولود اور طریقہ محمدیہ اور شامی حاشیہ در مختار اور کتاب شیخ  
 شرف الدین احمد شیخ اکنالہ اور شرح البحت و النشر تصنیف علامہ الدین بن اسماعیل شافعی اور البیاض و نحو  
 تصنیف محمد بن ابی بکر خروچی وغیرہ بہت کتابیں ذکر کریں تو ان محمد مجبول و نام معتد طریقہ محمدیہ میں اس  
 مسئلہ کا ذکر نہیں اور نہ ابن حبیب فخر بنین مصنف قرار دیا ہے اور اسکے مصنف اور نہ شامی حاشیہ در مختار میں

مولوی امیر حسن صاحب فرط طبع ماضی میں ایک شاگرد کے نام سے مثل تنویر الغریز و جہد الیاسیہ پر مجاہد غریب فرمایا ہے وہ کہ میں مولود کو منع لکھا ہر مورد فی الکلام مع عمل المولود تصنیف علامہ تاج الدین فاکھانی اخذ اور انہیں انقول المعتمد فی الکلام مع عمل المولود اور طریقہ محمدیہ اور شامی حاشیہ در مختار اور کتاب شیخ شرف الدین احمد شیخ اکنالہ اور شرح البحت و النشر تصنیف علامہ الدین بن اسماعیل شافعی اور البیاض و نحو تصنیف محمد بن ابی بکر خروچی وغیرہ بہت کتابیں ذکر کریں تو ان محمد مجبول و نام معتد طریقہ محمدیہ میں اس مسئلہ کا ذکر نہیں اور نہ ابن حبیب فخر بنین مصنف قرار دیا ہے اور اسکے مصنف اور نہ شامی حاشیہ در مختار میں







موسمیت حدیث مذکور کی عمدہ دلیل امامیہ صحیحہ اور سنیہ مسلمہ سے خلافت جو کرم شہی زاد باختران کجاست  
پر ہی زاد واسکے تصحیح میں اسد جبر افراط اور بدت میں تقریبات اسرار عنایت امام مصنف رسالہ کی عبارت  
انتقار الحق کو ہی اگر پڑھنا تو اس موضوع حدیث کی سند آقا محض تخیل اور جوش غیور کی علامت جو فقر تر نشانی  
انتقار الحق کتب و سنیہ میں لکرتا ہے اسے سولی و مرثد سید زین العابدین صاحب کرمین جو اور مولوی عبد الکریم  
اگر حیدر علی دین جناب مولوی رشاد حسین صاحب کرمین جو حدیث گو موضوع ہو لیکن یہ انتقار انتقار حق کا و نہ  
کب خجست ہر صحیحہ مصنف رسالہ فی سطر ۱۲ صفحہ ۱۲ سے سطر ۱۴ صفحہ مذکور تک  
مولوی محمد عادل صاحب کما پوری پر یہ اعتراض جایا کہ اگر انہوں نے اس رسالہ منسوب جلال علی قاری رحمہ عن نقل فرمایا

یہ یاد رکھو کہ امام انصاری ایڑی فی قرآنہ تمناے کثیر لکھے الٰذی تحریر اللفظ کان علی عبیدہ لیکوٰں علیہ السلام  
مستخرج الیہ تسلیم الٰذکرہ وغیرہم مالک الامام راوی اور ہر ہائی تفسیر میں لکھا ہے لکنا اجمعا از علماء اسلام کہ من رسول  
الی اللہ لکھت گشت ہوں اگر رسولیہا حسبہ باطینان رساؤں کا علی قاری اور تفسیر کبیر سے عبارت طابق کی  
تو ناقص پر ہا بن شد و مد طعن و تشنیع زیب نہیں دیتی نہ رسالہ مذکور میں تفسیر کبیر کا اور اہلہ شاید امام نے  
بدلیل اکتبت دوسری کتاب میں یہ عبارت تحریر فرمائی ہے رعایت مافی الباب یہ کلام علماں مفسرین تفسیر کے  
ہر سوہ عمومی جامع کہ امام سے تفسیر کبیر میں واقع ہوا قطعاً صحیح نہیں نہ مفسرین لکھا ہے ہر کراغت وراثت  
محققین کے نزدیک لکھا گیا کہ یہی شامل ہے اور علامہ تاج الدین سبکی وغیرہم بہت علماں متقدمین  
و متاخرین اسی قول کو اختیار کرتے ہیں اور عموم آیات باوجود فقدان تخصص ثبت اس کا ہر ممکن  
امام نے اختلاف علماں متقدمین پر چونکہ ہر کراغت وراثت عمومی جامع ہے اور نظر عموم مفسرین تخصیص ثبت سے  
رجوع فرما کر دوسری کتاب میں — یہ عبارت لکھی ہو اور علام علی قاری روح ازاد سے نقل کی ہو  
یہ مصنف صاحب سطر اخیر فحہ ۱۲ سے سطر ۱۴ فحہ ۱۳ کتاب

پسوپال کی خبر سناتے ہیں نواب وکوی صدیق حسن خان صاحب بہادر کو صرف اس بات پر کہ ادنیٰ  
مبارت میں سہ ماہی عملی سید علی تحیر پر منصب علم سے عزول مطلق ہوتا ہے بن بنظاہر کہ اس  
اختیار تبدیل سے نواب صاحب مدد کا کچھ فائدہ نہیں نہ کچھ غرض کہ عمداً ایسا کرتے تو حریفانہ قصد ایسا نہ ہو  
بلکہ ان کو زیادہ تر غل میں لاسے ہیں اور کسر علم میں غب و روزنوبت میں المات الیوم کی بجائے  
ہیں و سرور کی خاطر سواغذہ کی لیاقت نہیں کہ اتنی اور کسی کو اس جرم پر منصب علم سے نہیں لگا سکتے





زیادہ جانتے ہیں ان والد مولو کو بطرح ادعای ہمدانی اور بلاد و امصار میں شہرت کو چھٹل حضرت سید  
 المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور سات قائم البندین کے ایمان لافز سے حاصل ہو کر گئے کی نحو شرط ہو  
 ہوا یادہ گولہ زمینوں کی کہ سیکو احکام کی بابت ثابت نہ ہوگی اور اگر کتب و سید و علوم متداولہ میں ایسی ہی  
 ہر کی تو بہت صاحبوں کو جو کچھ ملاحظہ فرمائی کہ ہر جن نہایت وقت پر کی مصنف صاحب یا تو فرما دیں کہ سید  
 مولوی سید ذریعین صاحب غیر دو و چار شخصوں کے ہر ایک المعبدین و فیصلہ المومنین پر دستخط کر دیا کہ اسے  
 عالم ہے اور ان کو غول کے سوا کسی نزدیک اور نکاح اعتبار اور کوں علماء میں شمار کرنا چہرے قبروں کا قیاس نہ  
 شاد ہو چھوڑے باید کہ بر خطان خرماری نرینی تیغ جو میں را + اور عبد الباری مؤلف ہدایت البندین اور  
 عبد الصمد بنی محمد فیصلہ المومنین اور محمد تیر مسوا فی جامع مناظرہ احمدیہ اور عبد الغفور اور عبد الغفار اور عبد  
 اور عبد الکریم اور عبد الغزیز اور عبد القادر اور عبد الحمید اور عبد الرحیم وغیرہ سب نے حکم نامہ محض نہایت کٹر  
 کمر بستہ یاغ و گدے کے تھانک پڑا اور عبد الصمد خان عرفا امجد خان بریلی میں لڑنے کے لئے تھوکانہ مرین  
 پہنچوئی کی کچھ پڑا نہ کھلا سخت ہی میں معنی بن گئے اور عبد الغفور کو بھی ہنر بریلی میں باز نہ کیا اور انکی استعداد  
 علیٰ جمیع طرح معلوم ہوا اور اہل دیوبند سے ان کے قریب کا حال بخوبی دریافت ہوا اور مولوی عبد الغزیز جو ان صاحب  
 میں زیادہ استعداد رکھتے ہیں اور ادعای علم میں امیرین کی دوس قدم آگے پہنچے ہیں بریلی میں داروہوئے  
 اس کی سزا خاص میں مباحی طلبہ شہر سے گفتگو کی اہم ہر مرتبہ بند ہو گئے اور مولوی بدیع صاحب کے  
 مقابل میں تو ذرا بھی نہ ٹھہرے اس لباغت پر فاضل بریلوی سے سباحت کا حوصلہ کیا اور ایک صاحب  
 بنام حکیم بدیع خان صاحب جو مولوی عبد الغزیز صاحب کی درخواست پہنچاؤ اور جواب حاصل کر لیا اور ان  
 صاحب کی تحریر ہوتے تو اسباب میں ایک دفعہ زبان اردو لکھ سکے صاحب نے جواب دیا کہ مولو سے  
 عبد الغزیز صاحب کی تقریر لکھتی تھی جس کے دیکھنے سے غلہ ہو کہ اردو عبارت بھی ذات شریف کی سمجھ میں نہ آتی  
 اور جو کوئی فقرہ قسمت سے سمجھ لیتا تو اسکے جواب میں ایسی کچھ بحثی باور نہ سستاد و لیاقت علماء میں مباحثہ کا دھڑ  
 انہیں حضرت کا کام ہے کہ نریمان کرتے ہیں اور اصلاح الہ نہیں کران باتوں کا کیا انجام ہو  
 اذنا خاکشک یا سرور فی الخطر حق بلکہ ثلث النمل لم تنظر لقل مکاتبتہ اون صاحب کی  
 بنام حکیم بدیع خان صاحب یہ ہے جناب حکیم صاحب کرم بندہ۔ بدیع خان  
 مسنون عرض عالیہ۔ مولوی عبد الغزیز صاحب کا پیام بکا تھا انتہا آپ نے ہی دیا فرمایا ناگہ بندہ

اور کائناتی نتیجہ نہیں سمجھنا کہ حضور برایت منش و ساسی ہو چکا یا کچھ کہ تمہیں اس کو دان ایسا خواہ و اصل  
 اس شخصوں سے پہنچ چکی تھی کہ میرا بیجا صاحب مدوح نے پیامِ حکمت پہنچا تھا اور اس جانب سے انکار کیا۔  
 اور نیز مولوی بدعتی علیہ السلام کہ غلبہ کی نسبت متواتر خبریں سن گئی تھیں آج وہ بیان مبادی بدعتیہ فرمایا۔  
 سر مبارک ہو گئے اور جناب قبلہ و کعبہ مدعوای محمد یعقوب علیہما الصلاہما کہ گفتگو کا مقصد حاصل بھی غیر نامک  
 خلاف سنا اور نیز مناظرہ شیخ پور کا حال ظاہر ہے کہ باوجود مناظرہ تحریری کے اب تک فریقین اپنا غلبہ بیان  
 کرتے ہیں اگر بیان بھی نتیجہ مناظرہ کا یہی ہوا تو کیا حاصل امدا مناسب یہ مسلم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب  
 مدوح پیامِ تحریری سے سوا سال فراٹن صہین مراتب مفصلہ ذیل بعرضت مرقوم ہوں **اول** غلبہ کی بحث  
 کیا کیا ہیں دو ہم صاحب کے فرمایا تھا کہ جناب قبلہ و کعبہ مدعوای محمد یعقوب علیہما الصلاہما کہ حکمِ بحث کے معنی یہ  
 یہ امر اب بھی منظور ہے یا کچھ اور سو ہم مولوی عبدالعزیز صاحب سے جو گفتگو مولوی بدعتی علیہ السلام اور جناب  
 قبلہ مدعوای محمد یعقوب علیہما الصلاہما نے کی اور اس کا انجام غرضت اتمام فرما دین مولوی عبدالعزیز صاحب نے  
 اُن حضرات کے سمجھا دیا ہے جو ایسا یا کچھ نتیجہ مرتب ہوا اور صورتِ ثانی اگر تحقیق حق منظور ہے تو اب  
 گفتگو تحصیل حاصل ہے اور صورتِ ثالثہ اب کیا ثمرہ مرتب ہو چکی امید اور جو امور کے بعد بحث و دفع ہو جاتے  
 اور اس کا کیا افساد اور بر تقدیر اول ثبات دعویٰ ضرور یا بعد بحث ایسا ہی فرما دینا منظور حیا رہم میرا  
 اثنا سے بحث میں کسی قسم کی کاروائی اور جانب سے کسی کار میں بھی ہوگی جس سے جو حکمی یا منہجی صورت  
 شش ثانی طریق اہلینان کیا ہے کیونکہ فریق ثانی بار بار ایسی امور کی اطلاع حکام تک کہ کو کسی طرح زیادتی اور  
 ثابت نہ ہو پسند فرمائے گئے پیچھے جوتن قبیح ماؤہ بحث مباحثہ تصبیغ وقت ہے مولوی عبدالعزیز صاحب سے بحث  
 خاص دعویٰ اپنا کہ انرا اس غمناک شے یہ ثابت ہے نہایت صاف عہدت میں لکھ دین کہ بعد شروع مجاہدہ  
 کوئی تاویل یا تقبیح سمجھ سونگی جو اس سے متبادر ہو گا وہی وار بحث ہو گا اور جو کسی قدر ابہام دعویٰ میں  
 رہے گا قبل از بحث اس کی تصریح ہو جائے گی۔ اگر ان مراتب کا جواب و دفع خدا شت مولوی عبدالعزیز صاحب  
 اور ان کو سادہ دین کی جانب سے ہو جائے گا اور تحقیق حق تنذیب وہ اناح کہ ساتھ ملحوظ رہے کہ مکملہ وہ  
 و مجاہدہ و نفسانیت و سخن پردی تو اس جانب سے بھی انکار نہیں جواب بامدوب نہایت جلد عنایت ہو کہ بندہ  
 منقرض جانہ اللہ سے فقط ہمارم شہدہ ہجری **نقل جواب مولوی عبدالعزیز صاحب**  
 تو سوا حیر صاحب یہ ہے جناب حافظ صاحب محسن بندہ زائد کہ کہ تبت علیہ السلام

نہایت بطریق قبولیت سرور و جلال و اسطر فی موضع نزاع فی بین اہل اسلام نہ بار و سوسہ فراموشی و تفریق و  
 کا نام و بنا و مجاہد و مبارکہ کہ خلاف شان اہل فضل و علم و کمال کے جو عرض کیا تھا باسط آدم سامی و چنانچہ  
 مسز کیا نصرون سندریہ سے مطلع ہو کر جناب مولوی صاحب مخدوم نہ کرم کہ اطلاع دی جواب وجہ مسئلہ حسب  
 بیان مدوح سپرد قلم ہے نقطہ حضرت من آنچہ جو ایک امر تحریر فرمایا ہے کہ جو گفتگو مولوی برتعلیق  
 سی اور جناب مخدوم مولوی محمد یعقوب علیہ النصاب سے آپ ہی ہوئی ہے پہلے اس سے اطلاع دیجیے کہ کیا ہون  
 اچھا و س کی بحث ہو گئی تھی اور اسکا کچھ ہوتا ہے جو استدعا و مناظرہ کے گئی ہے اور اسکا اس سے کیا علاقہ  
 اگر وہ صاحب ہی قصہ گفتگو کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکی ہی دینے خود کا لیکن مقصد گفتگو اسوقت آپ  
 ہی سے ہے اور مولوی محمد یعقوب علیہ النصاب کی نسبت جو آپ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ہی اور ان کی گفتگو  
 ہوئی ہے یہ بربا یا خیب لکھ دیا مینی کہ کہا تھا کہ ایں جو جسے گفتگو ہوئی جسکا حاصل آپ نے علم کے خلاف  
 اب ظاہر فرماتی ہیں اور شیخ پر مناظرہ کیا وہی ہے اگر سوہن اسی مناظرہ قدیمہ کی ہے جو مابین مولوی سید  
 امیر محمد صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب کو واقعہ میں پس بائینہ گورہ مناظرہ جو جس وقت نہیں لیکن  
 تاہم میں مجھ سے متکفل جو ادبی کا جناب سید مدوح کی طرف سے ہون اور جو آپ نے تحریر فرمایا کہ مولوی  
 محمد یعقوب علیہ النصاب کا حکم کرنا اب بھی منظور ہے یا نہیں اور اسکا جواب یہ ہے کہ مگر آپ ہی کہا تھا کہ میں  
 اور انکو حکم قرار دیتا ہوں بلکہ قصہ نظر اسقدر تھا کہ بعد گفتگو فریقین کے جناب مولوی صاحب اور سپرانی ہر  
 ثبت فرمادینا کہ بعد اسکو کوئی یہ کہہ کر کہ یہ امر بھی نہیں کہا تھا وہ اب تک منظور ہے اور جو یہ لکھا ہے کہ وہ  
 ہاں یہ علیہ صاحب کو سمجھا دیا یا سمجھ لیا اور اسکی کیفیت کما فیہ فی اسطور سے معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ صاحب  
 پہر عامہ کریں اور جن امور کا انہماک آپ چاہتی ہیں اسی کے واسطے مولوی صاحب کی مہربان کرنا  
 منظور ہے کہ وہ نہایت ابرار اور اصفیٰ میں اور جو یہ تحریر کیا کہ بعد بحث یا اثنای بحث میں کسی قسم کی  
 کارروائی سرکار میں تو نہ ہوگی اور اسکا اطمینان کیونکر ہو اور اسکا کیا طریقہ ہے تو فرمائیے کہ اسی قسم  
 احتمال نسبت اب کو بھی ہو سکتا ہے پس فرمائیے کہ اسکے اطمینان کی سبیل ہے اور جو آپ مناظرہ فرماتے  
 یا یہ بحث کو نصیب وقت تصور فرماتے ہیں فی الواقع ایسا ہی ہے کہ گمراہی کے کمال تعجب ہے کہ انکے پاس جو حل  
 ہی جہنم جو امر متنازع فیہ یہ وہ ایسا نہیں کہ کسی مائل بر چھٹی ہو بعد شریعت طرفین اب باب میں  
 ہو چکی اب بھی اعتدال اس امر کا کرنا کہ ان فریقین میں اس ثابت کس اور کیا ہر عبادات سے باقی رہتا وہ میں تقدیر

بقیہ میں اور اگر آپ کو بھی خیال ہو گا کہ جو کہ خارجہ الفاظ سے منہاد ہو گا وہی لیا جاوے گا اور اگر مستلزم و غیر مستلزم  
کی میں سب دور از یک دفعہ کو بھی لایگی ایچہ بے نیس اور کو یہ بتاتا تھا وہ آپ نے خود بخود فرما دیا فلسفہ مذکورہ علیہ حکیم  
اب آپ کو بھی استفسار چند ہو گا ہر دو کا جواب مفصل تحریر فرمائیے **اول** کہ اگر اس میں عباد کا کلمہ نزدیک  
حدیث ہوتا مسلم ہر ماہ میں ہر صورت اول کہ آپ تاویل اور میں کر گئے یا نہیں اور در حالت تاویل انگریزی  
انچ سہ ہوتا اہل گفت و مان سیکو ہم وہی تاویلات کر گئے جو آپ کا کہہ کر کہ میں یا وہ کچھ ایسا اختیار نہیں کرتا اور  
در صورت ان کی پس میں گنگو گنگا آتھیں اس میں کہ فرمائی کہ یہ چند ہی نہیں دو حصہ کہ بہت سے منصوبہ طبعہ کہ جو قرآن پر مبنی  
کہ جن میں ثبوت مقصود فقیر ظاہر ہوا وہ میں بھی آپ تخصیص اور تاویل جائز لکھ کر یا نہیں **یک** کہ یہ تخصیص  
اور تاویل کے لئے کوئی قاعدہ آپ کو نزدیک مقرر ہوا نہیں یا وہ میں کہ جن میں تخصیص اور تاویل  
منقول ہر مختصر تصور فرمائی میں ان امور کا جواب تفصیل از عام فرمائیے۔ بنظر انتظار تشریف آوری و عدم میر  
آدم تاخیر یا سال جواب راہ بافت معاف دارند فقط **نقل نامہ ثانی حافظ صاحب**  
**بجواب تقریر مولوی عبدالعزیز صاحب یہ ہے** جناب حکیم صاحب کرم  
بندہ زید کریم۔ بعد تسلیم سنون گزارش سے جو اب نیاز نامہ کہ حسب بیان مولوی عبدالعزیز صاحب  
حوالہ غامضہ نہا معرفت صاحبہ صاحب کہ سہ چار مناز فرمایا میں کل سر او لیا صاحب کہ اگر از تہذیب متاثر  
مناسب نہ پا کر عرض کیا نہ کہ میں اور آپ اس میں شریک سنون تو بہتر ہے کہ میں ہی ظہور میں آیا سوال را اسکا  
و جواب از دیسان پایا یہ جواب میری را میں مباحثہ سے تو یا اس کی بحثنا ہے کہ ان ملزوم تفسیر کو اندر کہ ان  
مباحثہ کا پر واز حسین قصہ کو بطور نظم بیان میں لایا اور سپا داد و بحث ہو گئے کہ طرین مقابل کہ ہر دو کہ مجھ کو مضبوط  
سنو افروقتا و ان اد کا بر پڑنے زوری کی اس تمہید کہ کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے کہ بنظر روشنہ وہی مولوی صاحب  
بہ ملاقات عادت و انکی طرز پر کچھ گزارش کیا جاتا ہے۔ انہا کیفیت مباحثہ علمای بریلی ان تقریر پر ان میں  
کہ ایک اور سے کیا بحث اور اس کو اس میں کیا علاقہ جو عرض اس استفسار سے ہی تحریر سابق میں مفصل گزارش  
ہوئی جب مجھے بھی ان کی تقریر فہم عالی میں نہ آئی تو علامہ مباحثہ معلوم **۵** تو کار میں انکو ساختی  
کہ با آسمان نیز پڑ پڑتی + امیدہ ارشاد کہ اگر وہ صاحب بھی قصد گفتگو کرینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکا  
بہی درجہ خیرہ جنگ مستم و سہراب کہ پیش نظر عرفی سے خبر دیتا ہے۔ ان صاحبوں میں دریافت کیا جاوے کہ  
ہر خبر غلو بہ میر تقی میر کہ لکھنا یا شکیک لہذا جنگ ہم فرمائی گئے اور یہ تحریر کہ سعد و گفتگو کی جستجو ہے





گواید پروردگار است سابق بر رجوع کرنا بنده و درہ کو بنایا اگر کچھ ارشاد خطبہ ہو تو بمقام پرورد  
تحریر یافت واپسی پر ملتوی فرماتے۔ یادہ والسلام جو کہ آپ وقت تذکرہ خیر جرین شریفین  
جس کا انفاصل میں مسئلہ میں شنگار فرمایا تھا کہ وہ لوگ رب زونی علما کہہ کر سید ہی سید ہی عبارت  
کا مدتی میں نہ بیوں کر لیتے کیوں تحریر لطافت و اشعار پر مشتمل ہونا چاہیے سو اس نیاز نامہ میں دلیل  
مکرم والا ملاحظہ فرمادہ مجھ پر خلاف عادت مولوی صاحب کا طرز تحریر اختیار کر کے کیا ضرورت نہی اگر  
کیوں فی لفظ خلاف طبع والا ہوا ہر وقتا تدمیر معاف فرماتے فقط — اب مولوی امیر حسن صاحب  
امیر مولوی امیر احمد صاحب کی خدمت میں دوستانہ گزارش ہے کہ ان صاحب کو مولود و امصلاہ بھیجیاد۔  
نہا کر لے کر کچھ حاصل نہو گا نہ ان کو سر دست خط پر کرنی اعتبار کر کے سات خاتم النبیین اور چہ اشغال  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا دیگا اور مولوی خیر حسین صاحب کو پیشوا مخالف کی تحریر پر  
مہر کر چکے مولوی مسعود صاحب وغیرہ ذی علم ہی جو آپ کی شریک تھی سہرگوار اہل نانوتہ کا نوال آپ کو  
معلوم ہے کہ وہ دشمن مناظرہ میں اصلا داخل نہیں کتے سو مہر دستخط کو زیادہ علمای ہندوستان کو فائدہ پہنچے  
جسٹام الاسلام دارالاحواء وغیرہ میں چپ کر حضرت مولانا عبدالرحمن سراج بن جناب مولانا عبدالعزیز سراج  
منفی خفیہ کامری فتویٰ مسبین آپ صاحب کو کچھ سسلکا۔ در تہذیب موجود اور اثر ابن عباسؓ کے براہ اعتبار و تہذیب  
ہو سکی اور میں انکی انشاء اللہ شمالی بعد جنسی کے نظر عالی سے گذر گیا غلام اسکا اس مختصر  
مندرجہ میں ملاحظہ فرماتے ہوں آپ دو صاحب کس کس و سابقہ کر لینگے اور تمام عرب و عجم کے علما کو کس طرح جاہل  
پناہیگی اب حق کی طرف رجوع کر نیسے کب مغر ہے ناحق بات پر اصرار سو آپ ہی کا فرما ہے کا فذکی اولیٰ ہے  
تہمین ملتی آپ کا فذی گوڑے کب تک دوڑا گیا کہ چار آدمیوں کو بزر زبان نظر عوام میں جاہل و اعتبار  
کر دیا اور دیکھی نسبت کیا فرمایا کہ سو یہی مجرور و ہم خیالی برا قبیل نیکب احوال پر مصنف تہذیب الغریب فرما کر  
جاہل بنایا اور سکر کتنے پر کسی یقین آیا اور جن صاحبوں کی مہرین اعلیٰ کے کہ چار فرسوں ملا فوس مسئلہ میں بحث کی اور ایک  
افاضل و نیاز نے عقیدہ اشغال کی غلطی پر مہر کر دی تھی ہر مہرین کمدائی گئیں اور فدا دی مندرجہ نظر انہیں  
انکی انگلیں باجین فرضی عالون کر نام لفظ عبد الشاہی حسن کی طرف مضاف کر کے قابل گئے اور نہیں کس عالم بنایا اور  
کے نزدیک ذی اعتبار شمس آیت تہذیب کی چند سطریں ہیں اور کتابی حال سن لیں مصنف فوس تمام  
میں کہ کا پڑے جو تک اور تک کو کا پڑا اور نام سے جو بال اور بہر بال سے پانی پت اور پانی پت سے بہر اور بہر

برہانی ہوتے ہوئے ہے کہ جانپوز پہنچے پر شہد میں ایک روزنی علم کو تہہ و علم منقول کیا جب مقرر اصلی جہان فعل  
ہر فرد و جرات سفر کی کہ ہوتی اسے جہا جہا کرکے بنادہم و عقل و ہوش کو مازتہ متبلائی غم و الم و اسباب  
ما کرکے اور بشر طریش میں سے دل کو روشن باکرہ کا غم کرکے ایک میں کس کتاب یا شکر کرکے  
یہ کارگزاری حضرت کی سطر اسطر نہانک ذکر کر سطر ۲ اسے آخر کتاب تک یہ عبارت سطر

فتویٰ مولوی عبدالحی صاحب خلیف مولوی عبدالحی صاحب در مولوی محمد سعید صاحب در مولوی محمد علی صاحب

اور دیگر عالم کا طبع پر چکا ہر وہ اثر ابن عباس کی تحقیق کے لیے کافی ہے اور جو کچھ لکھا گیا بشتی نمونہ از خود اور

روزہ اعتلاط اس فتاویٰ میں بہت میں فقط تغلیط آخر کا حال تو دل کے لیے چکا کران بہرہ و احسانات میں تہہ

تطویر لا عامل کی اگر کوئی اور بات فتاویٰ بنظر میں سوچی تھی تو کس کے لیے اور اشارہ کسی باقی کا حوالہ

مولوی عبدالحی صاحب غیرہ کا سوا ابو الحسنات مولوی عبدالحی صاحب اپنی ہر فتویٰ میں کہ کلام میرم کے راہیہ

تحریر فرماتے ہیں اس حاصل حدیث مذکور صحیح ہے اور معتدہ موجود ہونے اشغال خاتم الانبیا افضل مخلوق اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا باطل ہے اور اس حدیث سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ عدم مائت اس کو ثابت ہوتا ہے و غلام

و تعجب ہے کہ ان زمان وجود نبوی مابین جزو زمان مدت قریب تیرہ سو برس کے گذری و اس میں ہر مہر صدائے

اور محدثین اور ہزار عالم اور صحابہ کرام اور تابعین کی نظر سے حدیث مذکور گذری مگر کسی خیال مبارک میں نہ

اشغال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آبا ابا تو اس صاحب عقیدہ کی خاطر عالم میں آیا انا للہ وانا الیکہ راجعون

لقد صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باء الدین غریبا و سبیحا و غریبا انہم برین عقل و دانش اگر شیوخ میل کی

یہ کیفیت رہی تو دیکھا جاسے کہ کسی کیسے عقائد فاسدہ عادیہ صحیحہ سے انہماق مقدمہ مستطاب کر نیکی اور کیا

فساد عالم میں پرا کر نیکی والی اصل مشکلی و منہ البد و الیہ الرحمی اور افیہ الوساوس میں ناگین بالا اشغال کو

اس بیان کو جہاں اور مخالف اہل اسلام شہر اتے ہیں اور اثر ابن عباس سے یہ جہاں مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہرگز ثابت نہیں ہے اور سکا باطل ہے معتقد مثل محمدی مخالف اہل اسلام و جہاں ہر

اہل اسلام آنحضرت کی ذات افضل و مخلوقات و اکرام ممکنات ہر کسی مخلوق کی شرکت پر سناٹا غصہ کھا لیں

و تقییل مستغاث ہر ہر گتھی میں اور یہ کہنا کہ مراد عالمین با خلق سے فقط اس طبقہ کی مخلوق ہے قول باطل و باطل

ہر الی قولہ پر نقد یہ بحث محمدیہ عام ہے اور غایت عمدہ جہتی ہر شائل ہر عام و اس حاصل حدیث ابن عباس

صحیح و معتبر سمجھنا چاہیے اور جہاد و سکا باطل ثابت ہے بغیر ہر ہر کے اور سکا تسلیم کرنا چاہیے اور قول وجود

امثال محمدیہ کہ باطنیہ نہ ثابت احمد کہ جو بدیل برہا علی تصور کرنا چاہیے نہ کہ صورتی کہ باطنی ہمارے میں موجب کہ ایک  
 الفاظ سے کیا اور نہ کہ درحقیقت امثال میں نہ ثابت کریں باطنیہ میں نسبت سببی کہ خواہ مخواہ غرض ہمیں بدین نسبت کہ  
 نہایت سے کہ باطنیہ نسبت میں مثال نہایت کہ نسبت تحریر کرتے ہیں اور اوہ تعین قریب بتعین کر دی کہ میں تعین  
 خواہم اضافہ کہ سابقہ ظاہر میں کہ قائل ہیں ان خصوص میں نسبت یہ کہ قائل نہایت میں اور غلط و سوسہ سید  
 حامد علی میں تحریر کرتے ہیں فی الواقع دراصل قضای سابقہ لفظ عام میں قائل واقع شدہ نہایت عوام عام و عمومی رہا وہ  
 کہ زمانہ تحریر ان استغناء از کیفیات قائل ارباب از اطراد مطلع ہوں درم نہ ضرورت تفسیر میں یا ختم تہذیب لفظ میں تمام اکیلا  
 مولوی عبدالحی صاحب ختم نبوت کو نہایت حقیت نسبت جملہ تعلقات ان دیگر خواہم جو محض انسانی نسبت اپنی طبقہ خاص کے  
 اور نسبت خباب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو عام شامل کرتے ہیں اور باوجود اسکے اطلاق لفظ عام کا ہرگز نامناسب سمجھتے  
 ہیں تو امثال اور خاتم حقیقی اور خصوص میں نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل کے نسبت کیا اعتقاد ہے اور ان میں  
 اچھا جانتے ہیں یا برا اور وہ لوگ کون ہیں جنکو مولوی عبدالحی صاحب ان امور کا قائل اور مخالف اہل اسلام ہوں  
 لکھتے ہیں اور جنکی ادین بظاہر فتویٰ تحریر کیا ہے اور مقل اور مخرج عقیدہ باطل فرمایا ہے اور انکو حال پنجاب فیسور  
 کیا ہے اور اگر صاحبنا و غیر منہیں تو ارباب فتاویٰ کی نظیر را بہ قدر شور و غلبہ کی کیا ہے اور لوگوں ان کو کیا کیا  
 ہے اور جو صرف انکی خطا کا اظہار منظور ہو تو کوئی نہ چاہیے نہ خاص مسئلہ امثال میں عمومی کیا ہے کہ مثل مذکور ممکن یا نہ  
 و متعین بالغیر ہے اور دعویٰ امتناع بالذات کا کتنا جہات قائل قبول برہیل ظاہر و برہان ہے کہ یہ کہ اولیٰ اہل  
 و برہان مطلق سے اپنی موضع ثبات ہو چکا ہے کہ مثل مذکور ممکن بالذات و متعین بالغیر ہے اور ہم یہاں مذکورہ لائل  
 نقلیہ اور عقلیہ کہتے ہیں باوجود اسکے کہ یہ کہ ان میں شکی الا یحتمل انہا آخرائیکہ و ممانیزیکہ  
 الا یقصد یہ محکوم اور ان میں عباس شخص دو جو مثل یہ قائم خطبہ اور مناظرہ احمدیہ سے ظاہر مولوی امیر احمد  
 صاحب فرسب افادات تراجم سے کہ اقرار کیا ہے کہ مضامین اسکے میری نزدیک صحیح دردت میں تو مؤلفین تراجم اور  
 مولوی امیر احمد صاحب کہ متعین بالغیر کو واقع کرتے ہیں یا باوجود اقرار امتناع عقیدہ شخص نشان پاسد وصرہ اصرار  
 فرماتے ہیں اور لوگوں سے زیادہ تر مستوجب ہواخذہ ہی تحقیق مفتی سعادت صاحب کی  
 کیفیت ملاحظہ کیجیے کہ انہوں نے ہر چند مولوی عبدالحی صاحب کو فتویٰ ہر مہر کی ہر ایک  
 عبارت جسکا ماضی یہ کہ تشبیہ میں شبہا بیشبہا کی صرف وجہ میں مشارکت کافی ہے اور اور میں ثالث ضرور  
 نہیں اپنی ہجاء کے لہجہ کبھی ہر افتادہ و فی نظیر میں نقل مہر مفتی صاحب مولوی عبدالحی صاحب کو فتویٰ ہر

چھٹی جہت میں قول الہیائت پر نہایت تاکید کی ہے اور عقیدہ خواہ تم کہید اور اثر امین عباسی میں سب سے  
کلام کیا ہے اس میں کہ مصنف تصویر سے فتاویٰ میں نظر بھی اچھی طرح نہ دیکھا اور خواہ مخواہ سولو و  
وفیہ یوم پانچواں کر نکو بنیاد رکھا ابھی مستند تحقیق مفتی محمد عبداللہ صاحب تحریر مولوی عبداللہ صاحب  
کی تصدیق نہیں کرتے اور انکو جواب دینے پر الجب نہیں کہنتی اسلیج مولوی انور علی صاحب دہلوی  
محمد جم صاحب فرمیں عقیدہ امثال کو رد کیا ہے اور مولوی محمد نعیم صاحب فرمودہ حدیث کو بھی صرف بحوالہ  
حاکم دیکھی تصدیق محمد بن کے نزدیک معتبر نہیں سمجھتا ہے تحقیق مصنف کے عقیدہ میں بلکہ اسکی مستند  
محققین کے عقیدہ امثال کو تصحیح مردود ٹھہرایا ہے گو باعتبار نفس الامر ان اعتراضات کا کلام غلط ہے غالی  
نہیں لیکن مصنف اور انکو پیش روؤں کے رد کرنے کی کفایت کرتا ہے و آخر دعوانا ان الحمد للہ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْعِزَّةُ لَكَ دَسْوَاهُ مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ وَحْدَهُ أَجْمَعِينَ  
ابناظرین وراق مولفین سائلہ تضرعاً المؤمنین  
فی رد قول اہلین فی کارگزاری ویکمین صفحہ ۲۰ و ۲۱  
ایک فتویٰ معلق ہے کہ قدرت تحریر کرتے ہیں ہر چند یہ مسئلہ ہمارے بحث سے خارج ہے لیکن جواب دہ نہیں ہو سکتا  
پر مشتمل ہے جن پر وجود امثال بہت حق خاتم کا مار ہے لہذا عرض ان سے مناسب قول کہ یہ نہایت غلط  
ہو کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت نہیں اور باطل ہے بالاتفاق اور یہ اعتقاد کہنہ والا کافر ہے اقول سوال میں  
تصحیح ہو کر درجنا بابت حدیث کو دوسرے خاتم البلیین کے مدعا کرنے پر قارئین ماننا اس طرح کہ العباد  
بامد قدرت الہی کو قاصر ماننا ہو بلکہ اس کے نزدیک متعین و محال ہے اور صلاحیت مقدوریت کہ نہیں ہو سکتا  
مثل خدا کا خدا کی قدرت میں داخل نہیں اور قدرت ممکن ہی متعین ہوتی ہے اور جلیل اجتماع التفضیلین  
جس کے داخل نہ ہو کر مولوی امیر احمد صاحب نے بھی بحوالہ سوال مولوی عبدالقادر صاحب تصحیح کی ہے اس عقیدہ  
سے زید پرگز کا فر سوگا مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر محمد صاحب اس قول کو لایطمان اور قائل کی  
تغیر پر اجماع و اتفاق ثابت کر دیں و و نہ خط اتقا و البتہ نفی قدرت مطلقہ کی کفر ہے سو یہ بیچارہ  
اسکا قائل نہیں ہے جواب میں قدرت کو مطلق رکھنا اور ایسی کا حکم کہنا ناری بہت و ہر ہی کی نسبت  
سوال کہ خود تراشی ہے بھول گئی اپنا لکھا آپ نہیں سمجھتے اس سب سے پر مجیب بن مہر ہے برین عقل و  
دانش باید گریست کہ خود گفتہ خود و زائد کہ محبت قول کہ ہم اور یہ قول اسکا کہ جو کوئی کسی طرح









ایک نئی دھج نکالی ہے کہ تخلیط عوام کے لیے نوال شاذ کو حدیث مرفوعہ تسلیم کر دیکر اور اسے احادیث فقہانہ یا قصود تطہیر قرآن مجید سے اور اس کے مضمون کو ضروریات دین سے سمجھ کر فتویٰ کو کار زہر بھار سے پر ماری ہے لیکن عجیب بیان سے شکایت نہیں کہ وہ صاحبزادے ہیں اور علم میں بھی مہارت نہیں جو کوئی تدریسین صاحب نے یہ فتویٰ کی سطح کو ادا کیا یا مقتدر بھی سمجھا کہ منکر ایسے قول اور اس کے مضمون کا بغرض صحت پر گزار نہیں جوتا اور باوجود اسکے کہ مرد جہانہ دیدہ گرم و سرد زراعت چشیدہ میں سائل کی کار سازی اور جیل بندی کو بھی نہ دیکھا کہ مضمون حدیث کو اس حدیث سے کہ مضمون حدیث سے کفر اور اس کے معتقد کو اس حدیث سے کہ معتقد حدیث ہے اور ناقصین روایت کو کافر کو نہ کہ گناہ جو لوگ چہ خاتم النبیین موجود تحقیق ماننے کو کفر کہتے ہیں اس روایت کو حدیث مرفوعہ صحیح معتبر نہیں مانتے اور یہ تقدیر صحت اسرائیلیات سے اور بعد تسلیم رفع متروک الظاہ واجب التاویل سمجھتے ہیں یا دلالت اس کی کہ مضمون نہیں ماننے سائل تقریبات عوام کو قریب؟ یہاں سے کہ طرف ثانی منکر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کفر میں عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ اکابر دین کا ہے عجیب اور صدقوں نے اس کی تزیین پر تشریف و نظر تائی جگہ اور تکریدی سان پر چڑائی اب یہ حضرات ہمارے قرین میں کوئی عالم یا جاہل اسباب کا تاویل تبارین یا اپنی بناوٹ و تخیل خواہ ایسے امور کی تائید کا اقرار کر دیں ۵ بار است بیان چھو سحر یا بد بود یا سحر و نشتہ و شہر باد بود۔ در نہ جہنم جلیت و گمیا دی خویش۔ دو چشم پر از خون جگر باد بود۔

**پہراستفتای سوم** غاصدین پیشاوری کے نام سے لکھا ہے اور اسے علی رام پوری کی تحریر کار و قرار یا ہے اولین نئی است نے پرانی کار ساز یون اور شعبہ بازیون کے ساتھ جواب سے عاجز ہو کر اس قدر زبانی دمازی کی کہ آج تک فتووں میں دیکھی نہ تھی فی الواقع ۵ ناہانہ جاہل نشان آن باشد کہ اندر مشک و اخی حجت آب نیافت۔ زبان و داری سنگ را چنانکہ بشناسی کہ کام تشنه و خشک اند و آب نیافت۔ در داسکا تو مولوی نور العین صاحب اصل عجیب استفتای رام پور نے تحریر فرمایا ہے ہم اسمجد مرن اوں باتون سے جوئی است نے تحریر نہا میں ایسا دیکھیں تعرض اور باتی غراہات مردودہ و خرافات مطرودہ سے جو پہلے دونوں فتووں اور مناظرہ احمدیہ وغیرہ میں ہیں اعراض متباد سمجھتے ہیں **قولہم** انا بعد اہل ایمان اور اہل انصاف پر شخصی ترسہ کہ تحقیق حق اور قبول مراد مستقیم طریقہ ہنگام خاص فساد و فتنہ سے ہے اور موجب رضای الہی چنانچہ قول حق تبارک و تعالیٰ فکیک

۴  
سید حبیب  
نشت  
در فتوح  
عبادت



شرح چینی شروع کی اور سدا مشرک مانے حال کجی کی بھی نہ تھی نہ عبد اللہ بن عباس نہ عثمان غلام حسن کی طرح ہر کجی  
 بریل میں لڑنے لڑتے تھے کا پتہ ہو نہ پتہ ہی ہفت بنی مرین غنی بن علیؑ اور سب کو جانے دیکھ کر جو ہر جہاں  
 کے نام سے پورا دونوں نے کیا پڑا ہے سولوی اسمعیل نے تو ان پر رسالہ کی نسبت اسبق دروئی کیا نہ کہ ہر ملک  
 میں لکھا ہے اس کی خیالی سے رسالہ کی روزی اور سکا نام شہر ایمان ذات شریف فرمایا ہے اس کے جواب میں سماعت  
 میں کہہ دیا اور یہ جو اس فضل و کمال کے حضرت کو کوئی بھی نہیں جانتا اگر اس فعلی کی کہ کبھی اصل تھی کہ اسبق درویش  
 کیوں نہ ہوتی و نسیم اقبل سے لاف دانش گزندہ پوہستہ نادان دور ستا حضرت نام و شریعت ابداری میں پختہ  
 قولہم اور فتویٰ دیانت سر سوا قول لا حول الاقوة لا بائد العالمی الغنی فتویٰ و طہارت اور بات اور فتویٰ  
 کا تھا اور بات معجزہ ایسی تھی کہ ان کے حقیقی میں جو اردوں کے افعال پر موانعہ کرتے ہیں ان کا دور و کائنات  
 بالوجود نکسوں انکس کمر گئے عقیدہ نکانا پیراؤں پر اسرار کرنا اور ان کی ترویج کر کے غلط حوالہ دینا سب  
 علماء میں غلبہ ہو کر اپنا غلبہ ظاہر کرنا شہرت کر کے تعالیٰ اور نظر عوام میں غائب متجربہ بالہر ان کا نام سے بہرین کسرا کر  
 فتور ان پر لگانا اور سبطر کے صدر کا عید و کرمین میں کہتے ہیں اور سلاطین کی کیفیت اہل میرٹھ اس سے ہوں تو رہتا  
 کیا ہوا ہے دیکھو تو یہ کیا کہتی ہیں قولہم انھوں بھول امد و قوتہ اول ہم سرور ذریع متعین کرتے ہیں اور تفسیر تفسیر  
 اور کی گتھی میں جو کشت از نزع خوب کھلی دیکھا اور تلمیذیں تو ایسے نفی کی سب پر ہوا ہوا دعا دینی جان اس اجمال کا یہ ہے  
 کہ ایک شخص نے باغواسے شہر بلان کر غلامانہ جیسے مسلمانوں کی دعویٰ کیا کہ حضرت کا مثل امد و کمال کی قدرت میں  
 و غل غلبہ کیونکہ حضرت خاتم النبیین ہیں اور خاتم النبیین میں جو کہتے اور کہتے جواب میں اہل ظلم اور دین نے بہت  
 کچھ لکھا اور اس عقیدہ کو مودود اور اس نالی کو مطرود قرار دیا اور اس کے نیچے نادر ہے کہ کوئی حکما ایک عالم نے جواب دیا  
 کہ خاتم النبیین باعتبار دوسرے عالم کے اور شخص بھی ہو سکتا ہے دیکھو دوسرے طبقات میں جو جب حدیث صحیح حضرت  
 ابن عباس کے اور خاتم الانبیاء بھی ہیں اس سے متفقہ نے کہ نہایت چالاک اور خداع ہی اصل بحث ہو کر اخفی غرضوں سے  
 کر لیں اس حدیث میں بحث شروع کی **اقول** انھوں امد و توفیق یہ سکار و خداع خوب جانتے ہیں کہ بریل میں جو  
 مسئلہ قدرت خواہ انتفاع بالذات و بالعرض مثال حضرت ختم الرسالت علی الصلوٰۃ و الخیرۃ ہرگز بحث نہ تھی بلکہ سافروہ  
 امد میں نہ تو تو لیا سب کی طرف متوجہ کیا تھا کہ وہ بھی مستند ظاہر عندہ حدیث ابن عباس میں اور اس کے بغیر کو کافر  
 اور بے ایمان کہتے ہیں جب ان سے سوال ہوا تو انھوں نے ان میں اس کو صحیح قرار دیا کہ اسات خاتم سدا روئے  
 سائل انھوں کی نسبت یہ حکما کہ امد و توفیق سے سدا لکھا اور علما نے امد کا جواب دیا موصول و جوابان شرع و حکم ہیں



تقصود کر کہ او ماسے نبوت کی وقت کا نام آدمی اور جو مسلمان ہی ہے جو کہ لوگ تماری پیروی پر یقین رکھیں  
 کہ خواجہ باندگی راست نیامہ قول ہم جو ہے یہ کہ ہم کو بھیجیں ہیں ہم **اقول** ان حضرات کو ثابت نہائی مسئلہ  
 و مقررین میں نیز نہیں چہ خاتم النبیین بواسطہ العارفین علی المد علیہ سلم کے تہ آپ ثابت ٹھہرتے ہیں اور  
 نافیہ میں سوائے خرافات و اسیات سوائے ال کرتے ہیں جنہیں کہ کہ اطفال خندہ صان بھی نہیں ہیں **قول** ہم  
 ہر ایک زمین میں جو جب حدیث صحیح کے پاسو برس کا ثبات ہو و اہل ہر جو حضرت کی شریعت میں ہیں اور کو  
 وہ ان کو ان گنیا اند طبعیات کو اشخاص کو کس کس کتاب حدیث اور فقہ پر چلتی ہیں آیا یہی کتابیں جو اس  
 طبقہ میں مروج ہیں ان میں سے وہ ان کو کہتا ہیں **اقول** قطع نظر اس کے جو ہی حدیث کی صحت کا غیر  
 ہے اور تفادات و فاضلہ طبعیات بھی مجموع علیہ تبدیل آسمان زمین میں بھی تو اس قدر فاضلہ ہر وہ ان کو بیان  
 احکام کو سطح آئے کیا اسو سطح بواسطہ جنات کو اور طبعیات میں نہیں پہنچ سکتے کاش یہ حضرات سید  
 پرستے تو اجنبہ کے قرآن سنی اور اپنی قوم کے پاس خبر لی ہے پر ایمان لاتے اور آپکا رسول انقلید اور حجت  
 محمد علی المد علیہ وسلم کا اجنبہ کو عام ہونا اس بات اور دیگر دلائل سے باجماع علما ثابت ہو لیکن ان  
 لوگوں پر تو سموت چڑھ بیٹھا ہے جسو دل کی انگنیں ہو و دین کہ سوا انرا میں عباس کے کہہ نظر نہیں  
 آتا **گرنہ** میند روز شہر چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ + راست خواجہ ہر اگر چشم چنان کہ کو بہتر  
 کہ آفتاب سیاہ + اور فقہ حدیث کی انہیں کہتا ہو نکا وہ ان پہنچنا یا دوسری مروج ہونا و نون امر ممکن  
 کچھ احتمال لازم نہیں آتا ہاں کہ اسو سیدہ رکھنا یہ کہ اسے اور ہر تسلیم سکے کہ ہمیں مدعی قرار دینے عدم  
 وصول احکام اسوجہ کو اہل طبعیات زیریں سکاف ہی نہیں یا سکاف ہیں مگر کوئی طریق وصول کا نہیں  
 تو حد شریعت میں برج اور تعدد کو ثابت نہیں کرتا اور بعد ثبوت تو حد ان خیالات و توہمات جو جو ہیں  
 نقصان نہیں آتا اگر کچھ بھی کا علاج کیا ہے راست گو چون نے سچ کہا ہے **کہ** کچھ راست کہتو ان  
 راست نمودان کے تیر تو ان ساختن از چوب کماندا + اور احتمال و وصول بواسطہ اجنبہ بلکہ ثابت ہونا  
 اس کے کچھ کافی علاوہ ازین علم طریق وصول احکام خواہ کتب متداولہ کا ضرور نہیں اور نہ عدم علم علما  
 کو مستلزم ہے اس الیو لیا سے کیا حاصل **کہ** جنکایہ شعبہ زند خلق و خدا اطفال اور اسطر حکم سوالات  
 تو اسطر سچ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ کتاب میں جو ان چہ خواتم ہر او زمین کس زبان میں اور کشتہ و ٹبری میں

اور اودن میں کیا حکام ایسا دل کر گیا کیذا میں اور اودن طبقات میں دن کو بنی تب حدیث دفعہ مروجہ میں  
 ابان غلطی سے بات کو لغو و بیہودہ کہہ کر نہیں کرتے۔ یہ کہہ سہوہ کی دریا پر پناہ بل عقلی ترسالات کا  
 دنوں اگر ہر ملک بابت گزیر۔ تو اس طرح کہ ہم اندر کے قطع پر نہیں کیا اختلاف ہی امام شافعی وغیرہ  
 عام کے ضمن میں کہتے کہ میں ان کو اودن کے لئے علی فریہ مذہب ائمہ اربعہ کا قرار بابت کا لائحہ عمل میں طالع  
 بالمعنی پس غیر قطعی کما اوستا معنی غلط میزان تابر مذہب بعض علماء کے البتہ صحیح ہے و سب لا یقید مذہب  
**اقول** میں غیامت ہرگز امام شافعی وغیرہ ائمہ کے اصول خواہ فروع میں معتقد نہیں کیا شافعی میں یا بخیر  
 مجتہد یا محض لادب بر تقدیر اولیٰ مذہب صحیح معتبر منصفیہ کا قطعیست عام ہے تو ضمنی پر دعوا حجت اور  
 دوسری شق پر مذہب تقریر استغفار یا مہر پر عمل پر ہے اور اعتراضات ان حضرات کو رد و جواب اول پر سب اودن  
 ہو گئے اور بر تقدیر ثالث قطعیست عام سطح ثابت ہی کہ کسی لادب کو اوس میں محل سخن نہیں لیکن اگر کوئی  
 آفتاب روشن کا انکار کرے تو یہ مرض لاملعاج ہے **س** اذالم یکن للفرعین صحیحہ فلا غرو ان یرتاب  
 و البصیح مسفر **قولہ** ہم اپنی اجتہاد و رای سے یہ بات نہیں کہتی بلکہ حضرت ابن عباس جو رئیس المجتہدین  
 تھے اودن سے نقل کرتے ہیں ان کے قول کے منور ہی میں جو ہم سمجھتے ہیں **اقول** یا اوسی فریہ بنی اللہ منارہ  
 احمدیہ کا اعادہ ہے نقل و روایت اور روایت اور رای اور مذہب ہونا روایات سے بہین تفاوت رہ  
 اگر کجاست تا کجی ابن عباس کا یہ مذہب ہرگز نہیں اگر یہ روایت اودن سے ثابت ہی تو اسرا نیلیات سے منقول  
 ہے مجتہد استروک الظاہر و جب انما و لیا عالم امثال کے حالات سے ہے ای غیر ذلک من الاحتمالات اور  
 اگر معنی اوس کے رہی ہوں جوئی امت فی سمجھ تو وجہ مخالفت آیات صریحہ و احادیث صحیحہ منقول و روایت  
 ہر چند یہ فریب دار و دہو چکا مگر یہ حضرات کب چھوڑتے ہیں مخالفت ہی اور پسند نہیں کے کب منہ مٹو  
 ہیں **س** اگر باندرو و در برو و باز آید ناگزیریت گس زرگہ جلوانی را **س** ہم ساتون یہ کہنا کہ رسول  
 الرسول سہمی باسم الرسول ہو کر واسطے تعین کے پاس اودن لوگوں کو جو اس طبقہ کے ہیں جانا ہو اور  
 قسطلانی کے منسوب کرنا محض غلط ہے اسو ہلکہ قسطلانی نے لکھا ہے ہر بعد نقل عبارت قسطلانی کے  
 لکھا یہ بات کہ اودن کے پاس رسول ہو کر عابا ہے عبارت قسطلانی میں نہیں کہ یہ کہ تبلیغ کے لئے رسول اور  
 نائب کا جانا اصل رسول کے پاس سے کچھ ضرور نہیں **اقول** اس خواخذہ لفظ کے لئے کہ اصل مطلب  
 محض از منقادہ نقل عبارت قسطلانی کافی تھی پچھلا جملہ محض منقول لکھنا اس سے دلیل من عوی کی کہ یہ منہ







حضرت ابوہریرہ اور حضرت علی علیہ السلام کہ حق باکرہ بن ابیہبہ طرچہ تھے۔ اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت علی علیہ السلام کے فرض کجاوی تو: کہ حضرت مرثیہ کا نسبت ہے۔ جو نہ عیسیٰ کے نام پر نہ ذکر حضرت نوح اور عیسیٰ علیہ السلام کا ترجمہ بلکہ ترجمہ حضرت نوح علیہ السلام سے ہے۔ کہ ان کے خیر و بدت اور کائنات پر اور منہج و بل دور ہے بلکہ سوتی۔ وایت ابن جریر کہ فی کل ارض مثل ابوہریرہ وحمو اعلی الاخر من اهل بیتنا بلغنا نحو مقابلہ من حیث انحصار کس کو بھی باطل کرتا ہے خیر اس سے تسلیم کر کے کہ حق میں کہ اس تقدیر پر بھی عوی اس نئی امت کا ظاہر و سوتی حدیث سے ثابت نہیں تو مجرہ عوای انفس سے قرآن و حدیث و علمائے دین کی مخالفت اور اس پر اصرار و استہزاء و ذلت و احمیہ بنین تو کیا ہی اور جو اثر نہ کر کے وہ معنی ہوتی جو اس نئی امت فی سبیل تو جو جب مخالفت قرآن و حدیث کر دیا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث کو اس سے مخصوص کر کے ایسے قول غیر معصوم مخالف بعض کو کسی نے حکم نوح میں مان کر مخصوص آیات و احادیث کا نہیں ٹھہرایا عداوہ ازین یہ معنی جس طرح کریمہ و حاشا لہم اللہ کے مخالفین بسطیر کریمہ انا لکم سکناء کا فائدہ للناس ابوہریرہ اس حدیث کے خلاف الی الخ لکاذ الی غیر ذلک من الایات و الاحادیث الحکمۃ التفسیر کے بھی مخالف ہیں اہل بدعت و حکمات کیسکو نزدیک مقابل تخصیص و تاویل نہیں تو یہ قول مردود ہے یا سوتی ابوہریرہ کہ تو قطعاً غلط اور باطل انہیں اگر یہ حضرات اثر ابن عباس کو بخیر دین اور ان آیات کریمہ سے ہی نہ نہ مرثیہ بن عبید بن جراح و عبد اللہ بن ابی اسحق علی انجمنی امثال غفون البان لا انجھ القلہ قولہم اور یہی حضرت ابن عباس کے قول کے دلوہ بنکام تفسیر یا کفر تم کہ کفر کم کذیبکم ہا کیونکہ جب فرعون مخالفین بھی کوئی کفر کی وجہ بخوان و د کے معلوم نہیں ہوتی اگر ہوتی تو اسکو مخالفین کا جبکہ اختیار کر لیتے اقول حاصل اس تقریر کا یہ ہے کہ خواجہ خواجہ تفسیر اس امت کی وہی ہوتا چاہیے جسے مخالفین و ماسرین ابن عباس کے صحابہ و تابعین ہیں کفر سمجھیں مردود ہے معنی میں جنہیں ہمارے مخالفین کفر سمجھتے ہیں انہیں کفر سمجھ کر جو معنی یعنی حید قائم النبیین اور انانیا کی وجہ سے صفات کما لک فی حقہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں انجھ اشارہ و مائل جانتا تھا انھیں آپ کو کفر سمجھتے ہیں صحابہ و تابعین انہیں سننے پر نہ بھی کفر سمجھتے ہیں انھیں کہ ابن عباس نے اسوجہ بیان نہ کر کے نعم الوفاق و بنیاد میں الصغیر و العظیم رضی اللہ عنہما عمر و عثمان معہم اجمعین ابوہریرہ بن عباس نے بیان ہی نہ فرمائے تو یہ تفسیر جو انکی طرف منسوب ہے

ازین نامہ ایام  
عین بیکہ  
تہذیب بیان  
ازین نامہ ایام  
عین بیکہ  
تہذیب بیان  
ازین نامہ ایام  
عین بیکہ  
تہذیب بیان

کہ ان سیدہ آستانہ لاہور میں کسی نے شامیہ ایک اور دلیل مبنیہ عبت مخالفین کے پیشہ آتی ان اراکین انصاریہ میں  
 تو شک نہایت کہ روایت مصدر و مبطوطہ مذکور سے ثابت کہ آپ نے تفسیر اس آیت کی بیان نفرانی اور دو  
 روایات میں بیان ہوا ہے حضرت بیان ہی مختلف تو ایک میں اس احتجاج اہل بیت خیر کہ مبطوطہ قابل اعتبار  
 داستانہ لاہور میں ہوتی کہ جو مشہور فی محلہ و مشہور مائیل سے فسک کہ اقبال پریشان نے پوچھا ہے چہرہ  
 افتادہ اور دوستی زور و دی پریشان را اور اس مقام پر ایک تقریر نہایت نازک اور باریک جو کہ نجات  
 اور سکے سمجھنے کی استعداد و ولایت نہیں رکھتی لہذا اس قدر پوچھنا کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ تقریر نہایت  
 عزیزہ و عزیزہ سر بہ دست ان پر ہوشوں سے پوچھا جائے کہ تمہیں مفید اور مضر میں کیا نہیں ابواب  
 یہ روایت پیش کرتے ہو اور اس روایت میں اس تفسیر کے بیان سے جس پر قرآن و حدیث چہرہ کر ایمان  
 لائے اقرار فرما دیتے ہو اس قدر نہیں سمجھتے کہ یہ روایت تمہاری ایمان و استقامت کے منافی اور مایہ  
 ڈالنے کو کافی ہو چکے ہے بے بصیرت مانتا شد فرق در سرد و زبان کو رک و اندھنای ہر سوی  
 و نذر را بہلا کہ یہی بہت زیادہ عقائد اور ملا سے مباحثہ نقلیہ نہ ہو انکار اجتہاد کا دعویٰ لا حول و لا قوۃ  
 الا بالعدلیہ یا مایہ ہوش میں آنور سائے لکھنے صلا کو باہل بنانے جاہلون کے دستخط و سوا پرانی  
 تحریرات پر کراؤ کر و غریب کرنے ایک بات کہ پیچھے پڑ جانے سے کہ فی جہت نہیں جو مانہ کہ یہ کا عقیدہ صحیح ہے  
 ہے بلکہ ایسی باتیں جو سنتا دیکھتا ہر نفرین و لامت کراہی جو شبہات و توہمات تہمیش کر کے علماء  
 جواب حاصل کر لیتے اور بعد فحاشی کے نامب ہونے اگر توفیق فیق منویٰ ان خرافات کی سکوت بہتر تھا  
 لوگ بر عقیدہ کمتر استعداد کی کیفیت تو نہ کہ ملتی خراب بھی کہہ نہیں گیا دروازہ تو بہ کا کلامی مابہ نصحت  
 مانو و عطر بند کو عداوت نہا تو ہر تہمین سیدہ راستہ تباہی بری راہ سے بچایا و لہذا شیک اکثر  
 بحسب اتیان و لہذا شیک عن نبات الادب و ہمارا کام تبلیغ بلوغ تاسو ہو چکا ماننا ماننا تمہاری اختیار  
 سے بندہ داویم و حاصل شد فرغ و ما علینا یا اخی الا البلاغ و اگر تو نہیں کفر نہایت ہو گیا جیسا  
 تمہاری تحریرات میں ظاہر کہ کوئی رسالہ دو چار کفریات میں خالی نہیں تو کہل ماہ اور کافر و کاسی نے  
 کیا کیا جو تمہارا کر نیکیا یہ سب جملہ دعویٰ اسلام کے ساتھ ہو اگر اس غرض میں نہیں کہ ملتی کہ دو چار باہل  
 ان بھی پہنچا جو بین تو اب لوگ واقف ہو گئی کہ کسی پر تمہارا فقر نہ چلے گا یہ دو چار ساعت کا اعتبار نہا  
 ایک کوئی تمہاری بات براعتا ذکر گیا اعتبار نہایت نظر کہ دو چار ساعت کا اعتبار نہا کہ دو چار ساعت کا اعتبار نہا

قولہ میں تعریف بنی کی جو مذکور ہوئی اور ان کو گون کر نزدیک صحیح ہوگی جو بہت کو انسان کا یہ سبب  
 ناموس کیلئے کہیں اقول یہ دوسرا بلا درایت حقیقت حال جو ہمیں آتا ہے کہ بدین میں سخن پوری کو  
 نرسکتے کہ عاصی بہترین سے بند سکتے بجائے از لب و زہر جو قابل مہر کے شود و شمشیر کے اشراب شد  
 لکچر نہیں کہ زیر جیسر بنای را سپردن طعن بکجای مخالفت جمہور کی اس مسئلہ میں گوارا نہیں کرتا اسے  
 تو بعد و کہیں اس فتویٰ کے اعتراض موجب تسلیم کر کے صحت لکھ دیا جو کہ بنی بجز انسان کے اور کوئی نہیں  
 ہوتا اور باقی طبقات کی مخلوقات جن میں بشر نہیں تو ان میں انبیاء کی ہونے سے مادیوں کا ہونا مراد ہے  
 اور خاتم سے غرض خاتم الدین ہیں جو کوئی خاتم النبیین حقیقی سوا ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم کے نہ دوسرے کو جانے وہ جنک خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہی اور اس پر مہر کر دی ان عقلا  
 کی حیات کا انتظار کیا کیا یہ تحریر ان حضرات کی حماقت پر شہادت زدوی کی ہے کہ یہ سید و خرد و خرد  
 میں + وحیست و قوی حجت و جان + تو بروی درپے تقدیق اور + والی تغلبہ قاضی بالوفاق +  
 قولہم مخفی نہ ہے کہ یہ سب سنا زحمت علما کی اسی زمین کے ساتھ مختص ہے غلطی تحقیق اقول کسی  
 ایک عالم سنیہ کے کلام میں بھی تصریح اس امر کی کہ یہ بنا زحمت اسی طبقہ کے ساتھ مختص ہے و کہادین  
 ورنہ اپنی مغفرتی کتاب ہو کیا اعتراض کریں بے گفتمہ فاروقی با توکار + و لیکن جو تحقیق و تائید  
 ایسی تخصیصات کو جائز ٹھہرانا دائرہ احاد و زندقہ کو وسعت دینا یہ کہ یہی اصل مقصد اس نئی امت کا ہے  
 اور نیز اس تقدیر پر کیلئے کوئی کلام پر نقص وارد نہ ہوگا کہ وہ کہہ سکتا ہے یہ کلام اس کے مابین ہے  
 خوب چٹائی ہی سستے چھوٹے + قولہم اور یہ اعتراض اس مفتی کم علم کا ہے اسکے امام جلال الدین سیوطی پر  
 کہ انہوں نے جن میں انبیاء و ائمہ اس حدیث کو تائید مذہب صحابہ کا میں قرار دیا میں اقول قطع نظر  
 اس سے کہ امام جلال الدین سیوطی فرمایا یہ قول صحابہ فرمائی ہو یا نہیں یہ نئی امت خاص مسئلہ متنازع  
 میں بارگاہی امتنا ذکر جبکہ اور انہیں امام لکھ کر میں اور ہر آدمی مسئلہ میں مایل یا مایل یا مایل قبول نہیں  
 کرتے بلکہ مولین و طعن و تشنیع کرتے ہیں جو ان کا امام ستہ جلال الدین سیوطی پر بھی وارد ہوئے اور  
 یہ مخالفت مستند سے اعتراض کرنا اور خود خاص آدمی مسئلہ میں متنازع مخالفت کمال حیا و جرات ہے  
 قولہم اہل اسلام کہ بعض فرقے ختم نہ ہوئے کہ ناکل نہیں اقول شاید سن لیا ہوگا کہ بعض فرقے  
 شیعوں کے بعض ائمہ کو بھی مانتے ہیں لیکن اس قدر کہ ان سمجھ کر امامیہ اور اثنا عشریہ میں انہیں تسلیم

نہیں جانتے اور جو بعض فرقوں کے بنیاد پر مبنی ہیں ان کے بنیاد پر اس خلاف کو خلاف مطلق  
 سے مستثنیٰ سلجھنا بابت ساختن۔ اگر اس پر غافلان یا خن کوئی فرقہ منکر ختم نبوت نہیں جانتا  
 مابین یہاں جو یہی عرض ہے کہ لوگ باوجود انکار ختم نبوت ہیں مسلمان سمجھیں جو یہ سب کلام جو ختم  
 نبوت کا انکار ہے یہی طرح اور کفریات پر اصرار نہ کرنا چاہیے کہ مسلمان کہیں اور بعض باتوں میں اہل اسلام کی تقلید  
 و پیروی کرنے سے کوئی مسلمان نہ کہہ گا۔ علیحدہ روزانہ و تقلید بنیکان نہ رسد با اگر خواب کند  
 چشمہ نخواستہ اندام + **قولہ** ہم اور بعض قائل ختم نبوت تشریحی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے **اقول** اگر  
 مراد یہ ہے کہ کوئی پیغمبر صاحب شرع بعد آپ کر عصر میں اور بعد آپ کر سبوت نہوا اور منو کا جو سبوت ہو  
 یا ہو شیکہ آپ کی شریعت پر عمل کر شیکے اور اسی کو مطابق خلق کو ہدایت تو ہی خلاف نصوص اتفاق  
 ہے کیا یہ نئی شریعت نکالنے کی تجویز متوجہ رہی صرف دعویٰ مطلق نبوت پر فصاحت کی اور جو  
 مطلب ہے کہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم علی نبینا الصلوٰۃ والسلام کا وجود زمانہ باوجود میں اور باقی رہنا  
 اور انکے آپ کو نبی ثابت لیکن شریعت ان کی نہیں اور عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی واسطے اصلاح و نظام خلق  
 کے تشریف لائیکے علی آپ ہی کی شریعت غرض انبیاء و پر فرما دیجئے تو اس مقام پر اس بیان کرنا نا فریب اور  
 متناظر ہے معنوم ختم نبوت سے یہی ہے کہ آپ کو سائنہ اور آپ کے بعد کوئی پیغمبر سبوت نہوا نہ کہ  
 اگلے پیغمبروں سے کوئی زندہ نہ رہیگا تمام عالم اس سے یہی مطلب سمجھتا ہے اور نہ یہ مضمون مراد  
 ختم نبوت کا کہنا ہے۔ ہم پہلے سے وہی ہے رہی + مقالات ہمیدہ دلیل تھی + پر اس کے ذکر  
 میں ہوا اسکے کہ جاہل لفظ تشریحی کا مطلب نہ سمجھ کر اس کلام میں دیکھا کہ اس میں کہ انکار ختم نبوت کا  
 بعض طریقوں میں جائز نہیں ہے اگر نئی امت نے اس طریق سے کہ ختم نبوت باعتبار اس طبقہ کے ہے  
 نہ باعتبار دیگر طبقات کہ انکار کیا کیا ہے ہوا اور کچھ فائدہ نہیں **قولہ** ہم مولوی فضل حق صاحب  
 اپنے کسی امکان ذاتی صدق خاتم النبیین میں انکار کیا تھا اور کسی شخص نے اس کو مقدمات باہمی  
 اخراج کیا تھا اور بعضیہ خلاف اجماع کیوں نہیں کیا اگر وہ ایک اہل علم کی مخالفت ہی مسئلہ مختلف ضمایا  
 نہ تو اس مسئلہ کو جس میں اب نزاع ہے باوجود مخالفت صدقہ علماء کے تم کہیں مخالفا اجماع بتاتے ہو  
**اقول** سبحان اللہ! انہ انسان کیلئے بجز یہ ہم + ان کند کردہ و مبدع و مبدع + ادھان بدہ کہ  
 میں کو مچھو + فرقہ راسکے میدان استیلا ہو + مولوی غنجل حق صاحب مرحوم و اراد کے تفریق

اسیے دعویٰ کے ثبوت میں بہت دلائل پیش کرتے ہیں اور اسے کلام سابقین سے بھی بالکل کر مٹا دیتے ہیں۔  
 جس سے الزام مخالف اجماع کا اہم تر قائم نہیں ہوتا۔ مخالفانہ اس میں اسے کہے کہ سوا علیہ و ہر ایک کے  
 دو ایک علماء ہی متفقہ ہیں۔ کے کلام سے بھی ثابت نہیں کرتے کہ ثابت ہو گیا ہے علیہ السلام طبقہ زمین  
 کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے طبقات میں اور انبیاء و خاتم النبیین میں اور چرچہ مثل جناب سالات  
 ماب علیہ السلام کے ان میں موجود تحقیق میں متفقہ ہی جیسا تو ہے کہ آدمی جب دوسرے پر  
 عدم ثبوت دعویٰ کا اعتراف کرے تو پہلے اسے ادا کا ثبوت و مدلل کر کر کے کہے کہ اگر برادر دعویٰ  
 نشینہ ارجحی + و اگر خلاف کنندہ بشی بکب بر خیر و علاوہ برین مطلب شرع اعتقاد استماع سے  
 حاصل یہ بات کہ استماع بالذات ہے یا بالغیر و تحقیقات فلسفہ سے ہے شرع اور اہل شرع کو اس میں  
 بحث کی کوئی ضرورت اور عرض مستند نہیں اور نہ موجود ہونا اس کی تصریح کا شرع اور کلام اہل شریعت  
 میں کسی کے معنی و مفسر نہیں بخلاف تحقیق و وجود اشیا خصوصاً انبیاء کے شرع اور اہل شرع اس کے  
 بحث میں لگ کر کہہ دیا کہ حق مشکی کا لَا یَعْلَمُ تا آخر آیت سے امثال ثابت ہوتے تو مفسرین  
 و متکلمین ضرور تصریح کرتے اور عقیدہ ثنائی یا اثرائی عقیدہ قاسدہ کے اثبات میں کچھ پڑھتا  
 تو باوجود اسکے کہ اکثر کتب میں موجود ہر ضرور عقیدہ امثال یا خاتم استخراج کرتے اور جہنوں سے  
 اس اثر سے لغو و تفاوت طبقات زمین پر استدلال کیا اور انہوں نے بھی نہ لکھا کہ چہ مثل بہینہ  
 خاتم بھی دوسرے طبقات میں اس روایت سے ثابت ہیں یہ عقیدہ روز ازل سے نئی امت کو  
 لئے خاص نہ آج تک سب عوام و خواص اس سے محروم تھے اس کیفیت پر دوسروں کو خلاف  
 اجماع کا الزام لگانا نری حیا و جرأت ہے اور یہ کہنا کہ باوجود مخالفت صد علماء کے تم کیوں  
 مخالف اجماع بتاتے ہو کیسی جھوٹی بات ہے یہ اسے منہ آپ ہی میان مٹھو + مولوی محمد حسین  
 و مولوی مسعود و مولوی حفیظ اللہ وغیرہم دہلوی جیسے مواہیر و دستخط پر پرا نا زمانہ مخالفوں کی تحریر  
 پر دستخط و مواہیر کر چکے ہیں بشوای خسرو مندا زان و دست دست + کہ باور دشمنان بود نشست  
 مولوی عبد بھی صاحب کی یہ کوفاتم تحقیقی حضرت کے سوا نہیں اسنے امثال پر سخت کچھ کہتے  
 ہیں موم عقبت کے قائل ہیں اور مولوی محمد نعیم صاحب نے بھی تمہارے موافق نہ تھے صرف مولوی عبد  
 صاحب کے فتوے پر ان کی مہر ہو گئی تھی سو وہ بھی عبارت لکھ کر کی تھی جو تمہارے معنی نہیں

بلکہ سر امر مضر ہے و لد درست قال سے سنو کہ عقل ہے ہر دم زبان تنبیع کہتی ہے + بنایا پہل کسی نے  
 عدیہ دشمن میں آنے سے اور مولوی سعد اللہ صاحب جنہوں نے مولوی عبد کی صاحب کے فتویٰ کا  
 نہ تھی مخالفین کے استغفار پر مہر اذکی موجود ہے اور وہ قائلین بالا مثال کے کسبیت شریک ہے  
 تو مولوی امیر حسین اور امیر احمد کا علماء سے کون شریک رہا عبد الغفور عبد الباری عبد الحمید  
 وغیرہم کی شرکت سے کام نہیں نکلتا آپ مہرین کمد و اعین اور اسکے نام سے رسائل و فتاویٰ  
 کہیں لیکن اور نہیں کوئی علمائین شمار نہ کرے گا پیران کیا دیون اور جلیل یازون کا کیا انجام  
 ہے وہ چار جالبون کے پیسنے کر لیے مطعون خلافت ہونا کس کا کام ہے **بسط المطاع** حمین  
 الذل تکسبہما القدر منتصب القدر محفوظ قطع نظر اس سے یہ سب فقرہ اس نئی امت پر دائر  
 ہے کہ مولوی نذیر حسین خواہ مولوی امیر حسین و امیر احمد سے پہلے کون تحقیق انشال اور قدر و خاتم  
 حقیقیہ اور خصیصہ نبوت محمدی علیہ السلام کا قائل ہو اتنا اور کس نے باوجود حاجت نبوت  
 حضرت کے نبوت سے اور طبقات کو خارج ٹھرایا تھا اور یہ عقیدہ خلاف اجماع کیوں نہ ٹھرا اگر  
 مولوی امیر حسین اور امیر احمد کی مخالفت قاطع اجماع ہو تو مولوی فضل حق صاحب اور ان کے  
 موافقین کی مخالفت سے کب اجماع قائم رہیگا جو تم مسئلہ امتناع بالذات کو مخالف اجماع بنانی  
 یو اور جس حالت میں مولوی امیر حسین و امیر احمد خواہ مولوی نذیر حسین کی واسی کہ مخالفت ایک جہاں  
 کے ہوا ثبات حقیقہ میں کافی تو مولوی فضل حق صاحب اور ان کے موافقین کی کس طرح کافی نہ ہوگی  
 شاید اس وجہ سے کافی نہیں کہ نذیر عمر و بکر خالد دید و دنا فتوا شیر امیر انیسر کے دستخط اذکی تحریرات پر  
 ثبت ہوتے یا اس لوگ ان کے ساتھ تھے قولہم ایک وجہ میرے خیال میں آتی ہے کہ یہ مسئلہ  
 سلف سے منقول ہے اور ان کے بعد محمد ثمن فرادہ کو غلط ٹھہرا اور تاویل نہیں کی اور جس تاویل کی وہ تاریخ  
 سے تھے تاویل اذکی غلط اور چونکہ اس میں عظمت اور شوکت حق تبارک و تعالیٰ کی تھی اس واسطے  
 خلاف اجماع قرار دیا نہایت مسئلہ انحراف قدرت کے کہ موافق سلف کے ہے اور نہ از میں عظمت  
 خداوندی کے کی نکلتی ہے بلکہ حقیر اس جناب کی پائی جاتی ہے اس واسطے مخالفت اجماع اہل بیت  
 قرار نہ دیا گیا **اقول** بس غلط ہے اور اس کی غلطی پر اس تحریر اور دیگر تحریرات علماء میں تنبیہ موجود  
 اس کی امت کی تکلیف سے کیا ہوتا ہے **۵** دای برقرکہ کہ مہر نشان + مہر کیا دی و دغا باشد +

انچیز جیذا صواب و غلط و انچیز گویند ناسزا باشد و در تحقیق در جوہر و امثال خواہ شد و خام غفلت و شکست  
 الہی پر دلالت اور عدم تحقق و تقدیر با وجود موصوم قدرت او سکی غفلت و شکست میں ہرچ نہیں کرتا خدا بنا  
 ان حضرات کو کیا سوا ہے کہ کوئی تعدد و خاتم کو غفلت الہی کا موجب کوئی تعلیم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 قرار دیتا ہے اور اوسے مقتضائے محبت آنحضرت سمجھتا ہے مع ہر کس خیال غرض خبیثہ و اوسے علوم  
 ہی اس خرافات پر نہیں مبن اور جو ذرا بھی عقل رکھتا ہے کہ تو میں کہ یہ لوگ حکم امر و نہی سے غفلت  
 اور نہ گناہ بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں تمام محبت اس فرقہ کی کسر شان جناب احدیت اور تو میں حضرت  
 انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و التہنۃ میں مصروف ہے جو بائین اپنے زعم ناسی میں منافعی حیات ثانی  
 و غفلت مقام سردار نام و دیگر انبیاء عظام و اولیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام نظر آتے ہیں گو واقع  
 میں مطلب سوسے علائقہ محض ہون مالا ش کر لائے ہیں اور اوسے سربے سر دیا جاشیئے خزانے میں آگے  
 پر در شد شیخ المشیخ محمد العصر امام الملائقہ اسمعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان و مرام المستقیم میں  
 کوئی دقیقہ تو میں و تحقیر کا حضرت انبیاء و اولیاء میں اوٹھاتا دیکھا اور جیب عثمان جناب جناب حضرت  
 منجرب ہوئی تو اوہ ہر سبھی کچھ نکلنے دیکھا جا بجا خباثت و شیطا طین کے اسماء خبیثہ کے ساتھ نام نہامی ہر  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسے طرح دیگر انبیاء و اولیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کیا اور اولیاء کرام  
 میں انبیاء و اولیاء صبر و ایثار پر قرار دیا تقویۃ الایمان میں لکھا ہے اور یہ لطیف جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق  
 بڑا مہربا جو اللہ کی شان کے گنگے چارے سے بھی ذلیل ہے و فیہما ایضاً سب انبیاء و اولیاء کے زبور  
 ذکر کا ناخیر سے بھی کمتر ہیں و فیہما ایضاً دوسرے یہ کہ چار اہم و خالق اللہ ہی ہے اور اوسے سبے مہکوپ یا

کہا تو مہکوپ بھی چاہیے کہ اپنے کا سونپرا اسی کو پکارا میں اور کسی سے مہکوپ کیا کہم اور اسکو نہاد میں جیسے  
 جب کوئی ایک پادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ تو اپنے ہر کام کا ملاقات اسی سے رکھتا ہے دوسرے  
 پادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوڑے ہر چار کا کیا ذکر و فیہما ایضاً اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام  
 آسمان و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں کہ اسکو مانجئے اور اسکو پکارے تو کچھ ناکاہ یا غفلت  
 چوچو انہ و فیہما ایضاً جو ان کاموں کا مختار ہے اسکا نام اللہ سے محمد یا علی بنیین اور جنکا نام محمد یا علی  
 ہے وہ کسی کام کے مختار نہیں و فیہما ایضاً لیکن ان آسمین سب بہائی میں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا ایمانی  
 ہے اور اسکی بڑے بہائی کی سعی و فیہما ایضاً ہر کسی بزرگ کی تعریف میں زبان نبھالی کہ بوجہ

مذکورہ بالا سب باتیں اللہ تعالیٰ سے

جو بشر کی کسی تصویر میں ہو سہی کو کلاماً سلیمان بھی اشتہار کر دینا ایسا کوئی ہی عجیب نام نہ نہ کوئی نام نہیں  
 کوئی پیر نہیں کوئی حب الہی کوئی ہندو علی کوئی درخش کوئی سالہ بخش کوئی بہوانی بخش کوئی لکشا بخش دیشیا  
 ایضاً یعنی اس کے سوا اور اور کون کو پکارے ہیں سوا پتہ نیال میں ورتوں کا تصور ان فرق میں پیر کو  
 حضرت بی بی نام شجر القیاس ہے کوئی بی بی آسیہ کوئی اوماہی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سینا اور سیا  
 کوئی کالی اور بہوانی اور اس کے سوا بہت کلمات عجیب سے کہہ کر اور کلاما موجب تطویل ہے اور سلمان کو زبان پر  
 لانا قبل اعراض کیا جاتا ہے **۵** اندکے پیش تو گھنٹہ غم دل ترسیدم کہ دل آلودہ و غمی دورۂ غم کیا ہے  
 اب صراط المستقیم ملاحظہ کیجیے اور میں کہتے ہیں صرف ہمت بسوی شیخ و اشمال آن از عظیم گد مخاب رسالت آ  
 باشند بچندین مرتبہ ہر ترازو استراق در صورت گاؤں و جزو دست پانچ شیعہ صیاد کے خان میں لکھا از بسکہ  
 نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت مخاب رسالت آب علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات درجہ و فطرت خرق  
 شدہ بنا علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم ربیہ در او و اشمنان کلام و تحریر و تقریر صغی مانرہ بود و در  
 بسبب برکت معیت زمین تو جہات انجذاب دایت آب روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و جناب حضرت  
 خواجہ بابا الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشان گرویدہ و اقرب کیا غنی انجمن نامہ سے درامین روحین مقدسین  
 در حق حضرت ایشان مانرہ زیر اگر ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضای جذب حضرت ایشان تمامہ بسوی خود میفرمود  
 تا ایک بعد انقضای زمانہ تازم و قوج مصاحت بر شرکت روزی ہر روح مقدس ہر حضرت ایشان جلوہ گر شدند  
 و اقرب کیا پاس ہر دو امام ہر نفس نفیس حضرت ایشان توجہ تومی و تاثیر نور اکبر میفرمود و نہ ایک در ہان کیا اس  
 حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبیہ حضرت ایشان گردید و فیہ القیاس ہر دو درے اثرین را خود ہر سے و مسجد اکبر آہو  
 و اقرب لہ و علی ہر سہما احد تعالیٰ عن آفات الزمان و جماعت از مستغنیان خود شستہ بود و نہ چنانچہ کاتب محزون  
 ہم در سلک عقبہ بوسان آن محفل دایت منزل منسلک بود ہر ہر خدا ان محفل شرجیب مراقبہ شمر برودہ بود  
 و حضرت ایشان بر سر مستغنیان توجہ میفرمود و نہ بعد انقضای آن مجلس ملائکہ ماس بکات بحر و متروکہ شدہ  
 فرمود کہ امر و حق بل علیا بعض عنایت خود بلا واسطہ احدی اختتام نسبت مشقتیہ بہا ازانی درشت و نہ ایضاً  
 روزی حضرت بل و علامت راست حضرت ایشان از بہت قدرت خاص خود گرفتہ و چہیز از امور قدسیہ کہ بس  
 منبع و دایع بود پیش روی حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا ہمچسین دادہ ام و چیز ما سے دیگر خواہم دادہ و نہ ایضاً  
 شخصے کجناب حضرت ایشان استدعای محبت نمود حضرت دران ایام علی العموم اقدس نسبت منکر و نہ با علی





و لقد منینک الیوم و عسانا یموت و لقد منینک من نبات الیوم و یقین ان کان کسب  
 علیکم متقانی و ندیک می یأیت الله تعالی الله تو کانت و ارجعنا  
 امرکم و شمر کانتکم و شمر لا یکن امرکم علیکم نعمه نعمه انتم  
 الی و لا یظنون و فان تو لیسکم فما سالتکم من اجره ان اجری  
 الا علی الله و امرت ان اکون من المسلمین و ابلغکم آیات  
 ربی و الصبح لکم و اعلم من الله ما لا تعلمون و و یفعلکم فضیحه  
 ان اردت ان الصبح لکم ان کان الله یوید ان یغویکم هو و یغویکم  
 و الیه ترجعون و و ان کان طایفه منکم امن بالذی امتت و  
 طایفه کم یؤمنوا فاصبر و احذر یحکم الله ببیناء و هو خیر  
 الحکیمین و و انتظروا الی معکم من للتشکیرین و انی اخاف علیکم  
 عذاب یوم عظیم و ولدت کتب یطوق بالحق و هم لا یطمعون  
 و انه لتذکره للتقین و و انالنعلم ان منکم مکررین و  
 انه لحسن علی الکافرین و و انه لحق البقید و فسبح باسم ربک  
 العظیم و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین و و ان الحمد  
 هو خاتم النبیین و و سید المرسلین و الکریم و الیقین و و اخرین  
 علیه الصلوة و علی الیه و صحبه اجمعین و صلوات الله الی یوم الدین

مثنوی

<p>سید ارسنه برکش آه سرور                  طوطی باغ ناله ترک هر سخن                  پاره شوی سینه من مجوس                  ای حسین بر فرق خود خاکسار</p>	<p>پاک کن ای گل گریبان را                  من صنوبر خیزد فریاد من                  خون شوی غنچه زمان نبشته                  خرم نیست بسوزای بخت</p>	<p>اگر یکن بسبلا از نزع عزم                  ای قمر ز غرط عزم خورده ای                  جهره صبح از اشک توین بپوش                  دماغ شوی ناله توین کفن</p>
---	---	---

آفتاب آتش غشم بر سر تو آسمان اجاره ما غم بپوش + کن ظهور ای صبی غایب آه آه از نفس خود کام آه بر کفش رفت راسته از پل سره بر که دو نمودش اشتغال آن یکی گویان محمد آدمی ست من بر تو خورد باشم و کلام که بود مرعلی را غفلت شربت بسن لیل و نوارده کاره به بین و آن دمی که خلق فریبی به بد با مهتاب پاک برخشش تمام مشک از فروغ را بخت سر هم سطر ز قوس ای مهوشان کار پاکان را قیاس از خود گیر که بود شان آن فسر در فیض مصطفی نور جنب با مرکن بندج بحسبین کان و جوی راحت دل قمارت زیبای او از دعا گویان غلبیل محبت بزرگانش جود و غلمان ملک بهر کینه مات اسرار از دل زخمی زان بحر زعفران خست و	شب رسید ای شمع روی تو خشک شوامی قلزم از فروغ تو برزمن آغوشی گردن تنبا مروان شهوات را درین یافتند ترک دین گفت و نمودش اعتدال هر که گفت آئین پس کن ای غلام چون من و در دمی ادا بترستی این خاندان از می آن باکستر که بود مرسلک و سنگ و پتھر لعل باشد زین لاج سرور که بفضل مشک از فرم سر او دکم مسکف جمع دشمن همچو بوی سنبلی گیسوی حور مولوی سعدن را ز غفلت گر چه اندر نوشن شیرین لعل چه بود جوهری با سحر آفتاب برج علم من لدن باد شاه عرش یاقوتیان هر دو عالم داله و شیلای گشت موسی و طوی و یاران چاکرانش سبز پوشان تنگ وزیران محمد ربوبی به تا کلیم الله را شد او ستاد	همچو برای جسم در گریه برش خوشی آن چو شمع چشم و کلام آه آه از غمت سلام آه آه سعد هزاران زینب انداختند بجسم کارهای هر که گفتش تعال گفت لبیک و پذیرفتش بجان خبر رسالت نبوت فرقی بدین یا خوبرو است این شرف ختم خدا آن خرف افتاده باشد بزمین زینت و خوبی گوشتش و زبان بوی او کرده بر لبان مشکام رحمت مشک الطیب و الطیب شامه از بوی او رشک خندان رحمة الله علیه غرض بگفت هسته چه گفتش انجمن شب شبنم مشک چه بود و نوانت شبنم سعدن اسرار عالم الغیب جلوه گاه آفتاب کن فلکات جان لعل بر روش فدا هست عیسی از خزان او مهر تابان معلوم لم نزل گفت من باشم بعلم اندر فرید بس در اذن قدرش و انبیا
--	--	---

ایک مجبورم زخم جسم انجمن  
 لذت و مدارش و خسته سیم تن  
 رشک گل شیرین ادا کند  
 ناکشیده مست تیر حفسا  
 بربش نامزد زجران یار  
 گرچه غمزه اندازد سیر و لربا  
 لیک من بار و گرفتارم بوش  
 زین کدو فیه و عجیبه اندام  
 صد ابد پیمان روداد و همچنان  
 خامشی شد مهر لبهای جان  
 بر سر خود خاک ذلت رنجیدند  
 در دل نشان قعد تازه غمتها  
 حق فرستاد انبیا و مرسلین  
 همدانما شش جو ختم الانبیا  
 در کمال باطنی و ظاهری  
 احمد را دل ز شعله زادگان  
 مستشر نورش بدیقات زین  
 گرچه یک باشد خود آن مکرر کنی  
 الا مان زین مہفت میان لای  
 گوئی از حیرت عجب امریت این  
 یک نایه ماه تابان یک جراب  
 اسی برادر دست در احمد زین  
 اسیر گنبد از سرگشته خدا

اوست غافل از نور ستار انسان  
 با هر دو سے و ابر بے شکر زین  
 گویند چنانچه از مریض کمند  
 لب بفریاد و غم آن رشتا  
 مرغ عقدش سپرد بربانی شود  
 از کجای این لوت بشتد کجای  
 ماسن از تشنیل سے کروم طلب  
 حیرت اند حیرت اند جرح  
 نیست پامانش ای یوم اندام  
 باز گردان سوی آغاز نشان  
 فرقه دیگر از اسمعیلیان  
 برب شان این کلام ناسرا  
 شش جو او شمشیر و شمشیر  
 مثل احمد در صفات احمد  
 پاره شد قلب و بگزین گنگو  
 پای از زنجیر شرح آزادگان  
 مستنیر از تابش یک کتاب  
 احوالانش مہفت بیتند کجای  
 چشم کج کرده چون بی ماه را  
 خواہد بود شادمان روشن چیت  
 راست کن چشم خود از بر خور  
 بر کجی نفس بد دیگر متن  
 پنڈاد او بیم و مامد شد فراغ

عاشق در زمین و آسمان  
 غمت کجاست غمت کجاست  
 گویند غمت کجاست غمت کجاست  
 در آن فتنه خون ناپاک  
 زیک گوئی چون شکر شیرین  
 زمین مثل آتش شدی انجمن  
 باز قسم سیدی تشیل می محب  
 این سخن آخر نگردد از بیان  
 خشم کن و اسد اسلم زرشا  
 انجمن صد فتنه گنجینه  
 بسته بر زمین سلطان  
 که پیشش مہفت ز زمین  
 شش طیل شش فوج  
 با محمد مرکیه و او مبر سے  
 اسد زوایا اسد اسد  
 مستطیع مہر سبت تابان با یقین  
 عاشق و مامد اسلم با یقین  
 و دومی بنزدیک راجحان  
 ز احلی نبی و آن کیہ را  
 راست کرد چشیم دشت رنج  
 مہفت عین کم باش ای سرباز  
 در وقت کتب کتب بدیل مستطیع  
 مامد اسلم با یقین

در دو عالم هست مثل آن شاه را  
 سیرت مستعد از دی خلایق است  
 در زبان علمت علم و غلو  
 همه او شمع و خورشید است  
 در امتیاز و استیلا و استیلا  
 در جهان این بی برابری است  
 ابر او گشت همه امیران کرد  
 که این نایب و بی جاست  
 در مستش تمام است بهر مکان  
 که شوی از بحر غیبش منش  
 چون بنشیند آن ساربانان  
 از ملت ریح تعذیب الیم  
 خورشید گشت بر غیظ  
 حق بنیز این بدین صفی نشود  
 عجب از دواعی کماله المعین  
 در رخشان آن سرین ترجم  
 بحر از شرع پاک مصطفی  
 و انگاه و کلی بود و شان  
 قصد کار می کرد و آن شاه جواد  
 خود بود این کار از این اسلام  
 و آن هم حق گو زبان آفتاب  
 تیغ و دهن بست جواد و عشق  
 بست احمد بن است و از کجاست

در عهد استاد به خرب نوا  
 اقبایه سبای بن اجماع  
 مستقیم از نور سبک نورم  
 نور حق از مشرق بنیان یافت  
 از زبانها شور لا مثل  
 چشمها بود غارین و آفتابان  
 خفاها نمی شک و شاه و کبر  
 بارش ابرمت رب العلی  
 ایک فداش فاس بهر سوز  
 نیست فداش بهر قوم بی اذ  
 عار حق و محبت بگویند از غور  
 نفیض شد با غیظ گرم اختلاط  
 گفت قرآن السقر مشوی له  
 قل کرز ع اخرج الشیطان  
 که بنیظا انکار من بنیظا  
 فطره کرد و سبک و از رعد  
 و آن صدق عرش خلافت  
 برگه های آن گل زیبا بدند  
 هر یک که انی که گویان ستاد  
 آن عیسی السلام المستطین  
 بنیظا بحق علیه و الصواب  
 نیست گروست نبی خیر خد  
 امان از بدعت و از رقت

اسوی الله نیست فداش از کج  
 شمع و ابودند و ترسیل و ظلم  
 آفتاب نامیت شد امیت  
 عالمی از تابش اب کام نیست  
 ایک شمع و نایب و گرفت از غما  
 مزروع دل بهر یاب از غنیش  
 حق فرستاد این سحاب با صفا  
 شود در عدش رسته مبدله اما  
 چون نمی بمیشش را مستقر  
 بخلف ابصار هم برق غضب  
 بل هر دو استعجاب و غری غلب  
 جزا ابر به عجب خوش از باط  
 مزروع کش آب و آن بحر  
 از زنا متعلظ هم استوی  
 از زبان ستاین ابی کرم  
 گوهر خشنود شد ابد  
 فطره و آن پیر بزم آری او  
 رنگ بلوی امی می شیند  
 جنبش ابر و نه تجلیت کلام  
 بود قلب تا شمع سلطان بن  
 بود و غما و غنیش و غنیش  
 چون بداند نام آمد مرورا  
 سبک و نایب و از دست خج

ما از صفت از صفت آینه  
 شرح این معنی بر آن آنگیست  
 جز تمیز هیچ نبود و حاصل  
 گفته گفته چون سخن اینجا رسید  
 دانم گرفت کاسی آتش زبان  
 اسفیدم اندرین جا عاشد  
 لیک افشا کردش و شورش  
 و ردل شان گنج اسرار  
 ختم کنان سینه لطف اتمام  
 الغرض شد مثل آن علی بن ابی  
 سنان و بر عیان سستیان  
 و ادراک کرده این قوم غیب  
 نایک بدیش و فتنه گر  
 سابع سبب گوید از عناد  
 ای طبیعتان فلک سکان  
 بکران گویند نه ای کریم  
 از آستانه خاست بی پایان  
 معترف آمد بر جسم و جفا  
 شش شش چشم و با پای  
 پرده ما بر چشم ما قتلوه بود  
 و ای برادر بنادانی  
 سخت دوزی باشد آفرین  
 بیا الوادان شعیان

و دست ایل محبت آمد ای رشید  
 پانادان اندرین راه بر جیست  
 رتبا سحرنگ لبس است  
 خانه گوهرشان دامن کسید  
 در غر فیت نباشد این سخن  
 از می کلت لسانه همیشه  
 هر کجا گنجی و دولت داشتند  
 بر لب شان قتل امر افتاد  
 نگر گفت آن مولوی مستند  
 سایه سان معدوم پیش آفتاب  
 منتفع بالغیر از یک ذریع  
 خرق اجماع برین قول جدید  
 مصطفی و خنجر سوراخ  
 انهمو الخیال الکفر یوم التنا  
 هیچ می بنیاید و راض و سما  
 کس مدعیش نیست باطل عظیم  
 لاجرم آن دوزخین قول بنحیم  
 سعادت آرد پیش کسیر  
 سر بک آنا ظلمنا احسن کن  
 رستم کن بر ما بلان جسم این دو  
 عذر ما در حشر باشد نا پذیر  
 باخته هوش و حواس قدسیان  
 زنده و باخته انلاکیمان

تبتا بر چه ایستد  
 با اندک شریعت این نفس منم  
 علمه شیخ غیب زلفنا  
 بهر غیبی سرورش راز دل  
 بس کن و بهوده و شغلی کن  
 راز ما بر قلب شان مشورت  
 قتل بر در حشرش بسته اند  
 روز آخر گشت و باقی انیلام  
 رازدار روز که گنجا بود  
 مستحق برزی مبه سلام  
 منتفع بالذات دیگر ای رفیق  
 اند اندلی جبولان نبی  
 اینقدر این شد باز کمر  
 روز محشر چون خطاب میز عشق  
 مقل و شبه ما بنما مصطفی  
 آنچنان کا در ازل نادر و با  
 قویه ما ظاهر کنسید از من و می  
 کما یحذف الفضل او غافلیم  
 ما بلان گفته بودیم این سخن  
 نفس ما خاست ما را در بلا  
 ما یار خزان الهم بات اندر  
 و اندک ما باشد و غضب  
 رنگ انچه بریده خاکیمان

دو گزہ باشند سوز و لیم	کل فرق کان کا لعل العظیم	رب سلم التماسی امیب
شور نفسی بر زبان اویسا	یہ لب آمد نام آن روز سیاه	سویا بر تن خاستم یار سببناہ
اعتراف جرم و توبہ ای ارب	در چنین روز سید ناخبریب	کین جہولان وار طعن و در باد
ہم دنیا کیلک دزدہ فتنہ	شان یکجا سے زمان گیر و تا	بچو پاسے سوختہ نام و فدا
ناج شکست گئی برس نہند	کہ خطاب غایت می روند	گاہ بالانت است کن ختم ای ہام
گاہ بالغرض آمد بخیل خام	نو نیازان کتساب مضطر	انجینین گرد و مددا انقلاب
اندین فن ہر کہ استادی بو	کے بچند بن قلبہ قانع شو	یرسد زدی ہجر غرضی بنے
شفق مغرولی از پیغمبر سے	کہ فتناعت کن گذشتہ اوطع	بر ہدایت حسب عذر منفع
از نبوت و ذر و دل جبرئیل	تقدیرا دوست ارشاد البتیل	منفی شمس است برگ نستر
سوج عمان شرح نسر بن کون	آہوی چین است مقصود از ما	رجا تاویل افسر رحبا
الغرض سیلاب و ش و مضطر	صد نمیدین کردہ یں قوم بجا	چند و کوی جیل لشفافند
لیک راہ مخلصی کم نیستند	من فدای علم آن کینا شوم	خدا و انا سے ملاز کستم
حبذا سر و عیان و نامائی	حبذا رب من و موکس	کروا بپاسے برین فتنہ گوی
قرنہا پیش از وجودش در دنیا	اٹھا انگر کہ ایان چون زدند	ہر تو امثال از کھنہ نژند
او فدا دہاز مصلحت در بچے	پے نروند از غمی سوی رجا	تا بکے گوئی دلا از این جان
بر دعا کن خستام ایریایان	تا اگر کن بہر دفع این فساد	از تہ دل رو نہ غرور القسا
ای فدای مہربان مولای منا	ای اسیر غلوت شہمای من	ای کہ ہم کار ساز سبے نیاز
عالم الاہسان شہ نیدہ نوا	ای بایوت نال مرغ محسہ	ای کہ ذکر ت مریم زخم جگر
ای کہ نامت راحت جان و دم	ای کہ غفلت تو کفیل شکلم	ہر دو عالم بندہ اگر ام تو
معدو جان من فدای نام تو	ما خطا آرم و تو بخشش کنے	فرہ اسنے غفور و مہربان
امدادہ زمین طر جرم خطا	اصولہذا انظرہ و درم عطا	ز ہر خواہیسم تو شکری
خیرا و انیم شہ از گھر ہی	نور ستادی بیمار و شکتاب	سکینہ بانا با حکامت خطا
از کفیل ان سراط مستقیم	توستہ اسلام اردہ اسے کہ	بہر سلا سے ہزاران نیت

ای خدا بجز پناہ	یکدمه و صدواغ خرایای خطه
مردان نه اسب و نه ایشان بخار	بهر مردان تر است ای بیخیز
بهر مشک گرم دوران او گما	بهر شیر خنده طاق کشتان
بهر خون پاک مردان جساد	بهر چوب پاک عشق نامراد
ایسج می آید ز دست عاجزان	از تو پذیرفتن ز کاروان عالم
دین و عاظم محض توفیق بود	بلکه کار نیست اجابت ای محمد
زده بر روسے خاک افشایه بود	فخسل قبول داد ای رب دود
اوست بس ارمایه دوستی	نیکو بر رب کرد عهد و شهادت
چون برین پایه رسا ختم شد	حسبنا الله ربنا نعم الکویل
ز آنکه مشک است انکلام مستبیل	آخرا مه مشک گویند بلین
ختم شد و الله اعلم بالصواب	





## فصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت ایک مضمون مانا جاوے گا کہ بیاب ہوا جی بہار مانا گیا بیان کیا حضرت و بابین جہا  
اور عادات شائستہ و فضائل الگستہ میں ہر خولی و فضیلت میں شاق میں ایسی ہی نظر آوے  
و اتباع سنت و نہایت دیات میں طاق میں شرط ادب کی کیفیت سنو تو پہلی ہی علوم تہذیب میں کو مضمون  
تھا کہ قرآن میں ان حضرت کی جناب رسالت علیہ الصلوٰۃ و التعمید کی توہین میں مصروف ہو کر فرشتہ  
انکھ امانت انبیا و اولیاء میں مشغوف ہو ایسی کوئی بات نہیں جس میں تفسیر کے کلمات خلیفہ گریہ جانتی  
تھی کہ مرثیہ امانت نہایت کو ہو تو عظیم خدا کے عزیز نبی کو مساد اللہ جس کا چہرہ سمجھا ہو تو جو  
موسد فاسم صاحب اس گمان کو دفع کر دیا شائستہ تعظیم کا احتمال کہ ان لوگوں کی نسبت تہذیب کو دیا  
ہر چہ غیر حجت اثر مرثیہ شہرت کو ہو سکتی تھی مگر ان کا وجہ و دستار ہو کا وہی رہا تھا عقیدت  
منوئی تھی جب مولوی عالم علی صاحب فی تقدیق فرمائی طبیعت ظن جیڑا یقین برائی  
حضرت فی ایک بار ملاوہ میں و خط فرمایا آیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور انھوں نے  
بہ خدا دل کا ناما تائی اللہ کا غضب پا داتا ہے کہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو فی اس  
جناب پاک میں کیا کہا کسی سید الاولین کا خطاب دیا کسی لیلو نکاسر و از سر ایا کے حق میں  
بہ کلمہ زبان پر لایا وہ کون اللہ کا پیارا بھائی ہمارا پیروں کا میثواد و جہان کا مقتدا عزت و الوکا  
سزاج صاحب اسرار و معراج جسکی خاطر قلمی آدم ہوئی نیلے و دو عالم ہوئی اپنا او سکر و عالم خدا  
او سکر رضا جو بھی چاہے کہ ایسی بات نہ ہونے پاوی جس میں جیسے ولی نازک پرسل آدمی خاتم نبیین  
سید و سرور ان باغ عزت کا سرور و ان بادشاہ انور و جان شافع محشر صاحب کوثر محمد مصطفیٰ  
احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و مجد و عظم اللہ ان آسمان کیوں نہ بہت گیا عرش کیوں نہ کائنات  
پیار کیوں نہ کہ جسے ہو گئی تاری کیوں نہ گویا پڑی قیامت کیوں نہ گئی نفع مدد میں گرا ویر گئی خدا  
فرمان تیرے علم و حکم کے کہ تو نے ہر مقام کا ایک وقت مقرر فرمایا تو یہ کہ تو فرما لیس وقت اللہ  
کو اس کام کے لیے طرہ اس ہے قیاطرہ سینہ جب ملائے اون کی نقیب سر فرمائی

اور اس کلمہ یا شائستہ پہنچتے اور گونائی ہوئے سید الاولین سے سید العابدین مقصود ہے  
 کہ یعنی ذات مقصود عبادت میں موجود ہے اور ان تمام مقام میں تاویل کی کہ کتاب یہ تو صدر  
 کتاب میں گوش گنایہ ہو چکا ہے دوم عبادت مستانہ دل میں نہ نرم ذات اور قریب ذات و قابل  
 میں بالبدست سبحان اللہ جو نیز دونوں جہان میں موجب عزت ہو و ہر منزلت ہو چو چو باقی  
 صاحب تو خاتم النبیین سے خاتم العادین مراد لیا عقل و دانش کا مریضہ اندک کو ہر چہ یاد پایہ  
 نفرتی تو بڑے بنائی کیسے کہلائی اتباع سنت کا یہ حال ہے کہ قبل ایجاد اس عقدہ کے  
 مانو تو بعد حسب کسی ایک عالم نافرمان تھا اقتدار کرنے کی سکیو یہ انقباض تھا عید گاہ جائیتی نہایت  
 ترغیب والستے خود عباد اور نکلویا ہے کہ ملا عید شہر کے باہر رہنا مسنون ہو چو بجز غیر ممکن  
 جبکہ اس عقدہ کا اظہار ہو اور گو گو نکلا و نکلا اقتدار سے انکار ہوا وہ سنیت نری اجر کے منت کی  
 حاجت نری شہری میں ہزارہا کی جاتی ہو گو گو عید گاہ نہ جاتی کی ترغیب دیتی ہے جو کہنا آثار  
 فہارہ اتباع و مصلحت ہمارے ہیں جس طرح بن چڑھا جو گو گو عید گاہ سے رو کر جاتے ہیں ایک تو  
 ترک سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے تفریق جماعت تیسرے سنت سے باز نہ گنا  
 نرو چرعت بہت سے تو اب کافی میں اسی برقیہائی زمانے سے گئے جاتے ہیں سبحان اللہ الحمد  
 اللہ ہو و و کان کفر و شرکا اتباع سنت اسکا نام ہے کہ سنت سے فراموشی و اسکا عقاب کیجی و دیگر  
 یہ معنی خطاب و تہذیبی غرامت تو سلامت رہی گو کہ سنت و تفریق جماعت و منع خیر ہی سے نہیں  
 لامل ولا قوۃ الا بامر اللہ العظیم نہایت و یا سنت کی کیفیت سنی فیروز ہونے کے لئے  
 جاوہ سے ایک سوال حضرت فاضل بریلوی کبھی دست میں آیا و سنین تقویۃ الایمان کی تہذیب  
 و یک جان نسبت کر کے استفسار تھا کہ جو شخص ایسا کیسے کیا ہے اور حکم اسکا کیا ہے  
 افضل الامثال والاقران مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ صدر العلی خلف الرشید  
 حضرت فاضل بریلوی نے جواب تحریر فرمایا یہ ترشیع بلوغ کی اور مفولات کو کلمات  
 کفر سے شہرہ ایام مولوی محمد یعقوب علیی صاحب و مولوی نور الدینی صاحب وغیرہا ملے  
 تصدیق فرمائی اور دعوے بدلائل باطلہ و بدہن قاطع ثابت کر دیا تھا تا تو ہی صاحب  
 ہوا کیچہ بن بڑا جلد صحیح ایجاب کی شہرہائی نقل مستحق ذیل کتاب میں درج کی جاتی ہے

ملا حضرت مہرین کے ایڑ لکھی جاتی ہے ابھی زید مولوی نے لکھا کہ سزا لکھی جو بعض میں الفاظ مذکورہ  
 یا نسخہ ہی پر مرتبہ بدتر تھی الا یہ ان میں لکھا دیکھئے عذرات الاطام و ذوات باطل کے اعتبار سے  
 بمقابلہ جناب معصنا سے اعلیٰ و سار مولوی اسماعیل کی حمایت جیہ پر تیار ہو جائیگی خدا جاز و بڑی پارت  
 انکا کیا لکھا ہے کہ جب اسکی زبان سے وہی الفاظ نکلیں گے نہ کہ کہا جائے ادا نام اللہ تعالیٰ بخیر  
 الصنا عہ فرامین تو انکھن مذہبون مذہبات و رنگیہ دروازہ کو مل جائے غیر وہ لاکھ مذکرین کہا  
 ہوتا ہے ع خوشن کردہ را علاجے نیست : قول عقلا ہے اس تقریر سے جو امر قاتل بنمود  
 کا طرح روشن ہو گئے ہر عاقل منصف کو نزدیک بریں ہو گئے اللہ اکبر حضرت ہی مقالات  
 مولوی اسماعیل کو کلمات کفریہ سے جانتے ہیں یا انہما و دشمن امام و مجتہد اور ان کے کلام کو  
 معاذ اللہ مثل قرآن حدیث ماننے ہیں اگر تعزیرت الایمان نہیں دیکھی تو اسیران بالعبث  
 کے کیا معنی اور اگر دیکھی ہے تو اس فتویٰ چھوڑ دے از پنجہ کشیدہ کر دیا مہر کسی دوسرے  
 و محبت جناب رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ ان حضرت کی دلوں میں اس قدر ہے کہ مقابلہ مولوی  
 اسماعیل اس جناب سے کچھ غرض نہیں لکھی حمایت جیہ پر نظر ہے سو ہم انکے انصاف ہی شایع ہے  
 دیانت و درجہ حمایت ہے او نہیں کلمات کی وجہ سے زیر مباحث شدہ اعتراض ہوا اور مولوی  
 اسماعیل کا نام آجائے تو ناویلین ہوئے مگرین یا جواب سے اعتراض ہوا امتحان کی کیا حاجت ہے  
 حیان کو جان کی کیا ضرورت ہے یہ سب واقعہ گذری جو چکا مولوی غلام امام شہید کے بعض کلمات  
 بیان کرنے کے کہ اوںہوں نے اپنے زعم میں براہ مع لکھی تھی سوال ہوا تو ان ان حضرت کی کلمات  
 دیکھی کسی بلند پروازان دیکھتے ہیں سب راہیں سب وہ فرماتے ہیں کوئی تاویل سنی نہ بنت بلکہ  
 کفر کو حکم لگایا جاتا ہے بے تاویل کلمات ہی شیر آبا ہے مولوی رشید احمد گدائی کہتے ہیں ان  
 الفاظ کا بولنا اگرچہ معنی حقیقی مراد ہوں گستاخی و دانت اور ذیت خدا و رسول سے خالی  
 نہیں اور وہ کفر ہے قال فی الشفاء و انکاح الفاعل غیر فاعد لیس و لکنہ تکلم بکلمۃ الکفر من  
 اوافاقۃ ملا یحوز علیہ حکمۃ الفسل و ان معشم ان کلمات کفریہ کے کہنے والے کو اگر تو یہ کفر سے  
 قتل کا اگر مقدور ہو تو ضرور سے و نہ ترک سلام وغیرہ مرتدین کا سامنا اور ان کو کفر سے  
 کتبہ رشید گدائی عفی عنہ اجاد من افاد  
 اصحاب اہلبیت  
 محمد اسحاق

ویکہ یہی کسی تحریر یا نثری صاحب فی ہی مہر کی ادارہ ہی کے قریب جاسی خود یا ہم صاحب مقرر کریں  
 جب ان جناب سالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الاولیاء کیا تاویلین ہونے لگیں مراد سے صوفیہ تفسیریں  
 ہونی لگیں آپ وہ حکم علی الاطلاق کہہ گیا تاویل کا راستہ کس کو چاہی ان حضرات کو خدا اور رسول  
 کجہ کام نہیں نام کو دل میں ملاوت اسلام نہیں وہ جو حسن و خورشید ہی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی وہ ہر سورت ہا بلکہ مولوی غلام شاہ شہید اسماعیلی نے بانی نہ تھے لہذا غیظہ غضب سحر کام لیا جب  
 اپنی زنت آئی نشان پر بیٹھے خدا جانے کیا کچھ کہنے لگو آپ نہ ادب نہ تعظیم حضرت سے  
 نہ محبت و محبت سے انا للہ وانا الیہ راجعون لعل استفہائی اند کو یہ ہے  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے بھائی کے برابر جانے اور کہے کہ ہم میں اور آپ میں فرق ہی ہے  
 کہ اللہ نے آپ کو بزرگی بخشی آپ بڑے بھائی ہوتے ہیں آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہم چاہتے  
 بھائی ہوتے اور کہہ کہ آپ کی حج و ستائش سفید چاہیے کہ جو سفید رنگ تیسری ایک دو سترے کی  
 کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی کم اور اس جہاں کو جو قرآن مجید لائے کے ایک جہاں ہی پر تشبیہ کر  
 جو فرمان شاہی رعایا یا اس لایا ایسا شخص کا فرما مقبوع ہے یا نہیں اور ان سے باتوں میں حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور آپ کی شان کی تحقیر نہ ہونی یا نہیں اور آپ کی توہین و تحقیر کرنا  
 کیا حکم ہے اور نماز اور اسکے پیچھے جانز ہے یا نہیں اور اسکے جنازے کی نماز پڑھی جائے  
 یا نہیں اور جو کلمات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام تواضع میں فرمائے ہیں  
 مثلاً فرمایا مجھے یونس سے افضل مت کہو یا ایک شخص سے جو صورت اظہر و کجہ کر سبب بیت  
 حق کا دینے لگا تھا ارشاد ہوا خوف نکو میں تو ایک قرشیہ عورت تعدیہ خوار کا بیٹا ہوا اور اسی  
 قسم کے کلمات اپنے ظاہر پر معمول ہیں یا انہیں کلمات تواضع تصور کیا جاوے گا اور جو شخص  
 انہیں کلمات شریفہ سے سزا لکریے کہے کہ آپ یونس علیہ السلام سے کجہ افضل نہ ستیہ یا  
 آپ سے خوف کا ہے کا آپ تو ایک قرشیہ عورت سو کہا گوشت کھانی والی کی بیٹی تھو اور اس کے  
 مثل اور بائین میان کر رہے شخص کا فرسے یا بدعتی یا مسلمان صحیح العقیدہ اور یہ  
 کہنا اسکا توہین و تحقیر شان جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یا نہیں مذکور ہے

الاجنباء

باب اور بادشاہ کی تعظیم کرو اور جناب کی تعظیم سے کچھ نسبت نہیں اللہ تعالیٰ سے  
فرمان ہے لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اذِ ارشاد  
ہوتا ہے یا ایہا الذین امنوا لَا تَقْدُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَانظروا  
اللہ ط ان اللہ سمیع علیہ السلام اور انہا الذین امنوا لَا تَقْعُوا صُورًا  
فَوْقَ صُورِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ ان  
تخطا اعمالکم وانتم لَا تَسْمَعُونَ ہ بعد ان الذین بناؤ ذلک  
عن قوما من الجحرات الذرہم لَا یعقلون ہ وکوالہم صبروا  
حتی تخرج الیہم لکن خیر الہم واللہ عفو رحیم ہ  
اخرج الامام البخاری نے صحیحہ قال حدثنا سعد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ قال قال  
نسیب بن عبد الرحمن عن حفص بن غاصم عن ابی سعید بن العلاء قال کنت اعلیٰ فی المسجد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجد فی قلبی بارسول اقتراعی کنت اسلے فقال اللہ تعالیٰ  
اَسْتَجِیْبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ اذْ دَعَاکُمْ اَخَذِیْثَ وَجَسِیْعَ التَّزْدِیْ عَنِ النَّاسِ ان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من البہاجرین والانصار  
وسم جلیوس و فیم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما فلا یرفع احدہنسم الیہ یصروا ابوبکر  
وعمر رتھ فانتھما کانا یظنن ان الیہ ونظر الیہما ویتیمن الیہ ویتیمن الیہما اور شفای  
فاضل عیاض میں ہے کہ جناب شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد نزول کرمہ یا ایہا الذین  
امنوا لَا تَقْعُوا صُورًا فَوقَ صُورِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ  
جیسے سرگوشی کرتے ہیں اور اوسی میں اسامہ بن مشرک سے روایت ہے کہ میں  
آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کے بارگاہ بیٹھے تھم گویا اونکے سروں پر برزخ  
ہیں اور حضرت عمرو بن سعمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب سال حدیبیہ قریش نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور اونہوں نے اصحاب کی تعظیم  
آپ کی سائنہ دیکھی کہ آپ کے آب و وضو پر و طرز پڑتے ہیں گویا کٹ مر میں سے گئے اور

آپ جب نہو گئے باناک صاف کرتے ہیں اپنے ہاتھوں پر لیتے ہیں اور جیسا کہ وہ نہیں  
کچھ کم کرتے ہیں تو تعمیل ارشاد پر دہر دہر کرتے ہیں اور جب آپ کلام کرتے ہیں  
اپنی آواز میں آپ کی حضور نرم کر لیتے ہیں اور جناب کیطرت تیز فطرت سے نہیں دیکھتے  
بوجہ نظیم کے توجہ عروہ قریش کیطرت لوٹ کر گئے کہا امی اگر وہ قریش میں  
کسریٰ و قیس و نجاشی کے پاس لوگ ملکوں میں گیا خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ  
کو نہ دیکھا اور کسی قوم میں مثل محمد کے اور ان کے اصحاب میں مصطفیٰ احمد علیہ وسلم اور حضرت  
براہ و بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کوئی آخر دریافت کروں سو اس میں برسوں تاخیر کرتا تھا بوجہ ان کی ہیبت کے +  
ابو ابراہیم نجیبی کہتے ہیں ہر مسلمان پر کہ آپ کا ذکر شریف کرے یا سنے شتوع و خضوع  
و توفیر و سکون اور آپ سے ہیبت اور آپ کا اجلال و ادب جس طرح آپ کی زندگی میں کرتا  
واجب ہے قاضی عیاض ابو الفضل رحم فرماتے ہیں سلف صالح اور ائمہ اربعین علیہم السلام  
معاذے عنہم مسلمین کی یہی سیرت تھی امام مالک رحم جب آپ کا ذکر شریف کرتے  
رنگ اور نگاہ بدلتا اور پیٹھ اونکی جھک جاتی اور جب کوئی حدیث دریافت کرنے  
آنا غرض کرتے اور خوشبو لگانے اور گئے گھر سے عمدہ پہنتے اور خامہ باندھتے  
اور تخت پر بیٹھتے اور عود سلگاتے اور نہایت شتوع و خضوع کے ساتھ حدیث بیان  
فرماتے ایک روز حدیث بیان کرتے تھے سولہ بار بچھپنے ڈنک مارا رنگ زرد  
ہو گیا اگر حدیث قطع نہ کی اور فرمایا انا جبرئیل ابدالاحد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
محمد بن منکدر وقت تھو حدیث کے استدر روئے کہ لوگ اوپر جم گئے اور ابو جعفر بن محمد  
کارنگ بول جاتا میں سب بیٹھے تھے کہ یہ حدیث پوچھی اور شہ بیٹھے اور لیٹ کر حدیث  
بیان کرنا کر دیکھا تھا کہ باوجود حدیث مستحکم جانتے آہن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے پیڑ پر بیٹھ کر جگہ حضرت کی ہاتھ سے سر کی پر لپٹے منہ پر ہاتھ رکھا ان کے  
سوا سب حالات و احوال اکابر دین اور ائمہ و علمائے ملت سے شفا می قاضی عیاض  
و غیرہ کتب معتبرہ میں منقول ہیں باوجود اسکے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

بڑے بہائی کی تعظیم کے برابر جانتا ہے قرآن و حدیث و سیرت صحابہ و تابعین و شیخ و علمائے  
سے جاہل اور غفلت مقام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت نبوت و رسالت اور  
اوسکے حقوق سے غافل ہے کیا استفادہ بھی نہیں جانتا اگر باب یا پادشاہ یا مولیٰ یا جانشین  
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرے تو نافرمانی اور مسکراہٹ حکم رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم کی فرض ہے اور استدلال اوسکے مقتداؤں کا لفظ اگر مؤاخذہ سے محض چاہا اگر  
پادشاہ تو امتناعی رعیت سے کہو تم سب میری ہوائی ہو تو کہتی یعنی پادشاہ کو ہر بات پر کیا کیا  
یا کہہ سکتا ہے کیا صحابہ کرام کہ مخاطب اس کلام کے تھے انکو ہر بات پر کیا کیا کرنا  
اوقات خدا کی وامی اور اسطرح کے کلمات جس آپ میں اور ان باب میں مدین آسان کا  
فرق ظاہر کرتے ایک صحابی نے اپنی یا کو صرف اس جرم پر کہ حضرت کی جناب میں ایک کو  
کہا تھا قتل کر دالا اور جناب سالک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتراض فرمایا کہ ان کے  
الشقاء عن ابن قانع علاء ازمین و از کجہ اٹھا اٹھم جسے تو قرآن عزیز میں دارد و ہر گز  
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے بہائی کی طرح بن بھی خود پروردگار تقدس تعالیٰ طے صریح  
اچھا ادب لوگوں کو سکھاتا ہے اور فرماتا ہے ہمارے رسول کو یوں نہ بکارو جیسے اپنے ایک  
دوسرے کو بکارتے ہو اور ان کے ساتھ ملا کر بات نہ کرو جیسے باہم کہتے ہو ایسا نہ ہو کہ  
عمل خط ہو جائیں یہ لوگ کہنے ہیں کہ ان کی بڑے بہائی کی ہی تعظیم چاہیے کیا بات مرید و احادیث  
صحیحہ و سیرت صحابہ و تابعین دائرہ و علماء سے دین سے انکے سب کچھ اور اس شہ سے  
الفاظ کو گوئیے ہی موقع پر وارد ہا جو بہ معارضہ قرآن و حدیث کے میری  
الک ہر واجب التواہل و ہر دار اعتقاد و عمل ہر سوانہ سیرت عقیدت

و جناب باطن کی علامت ہے اور جو شخص حدیث لا ینفصلو نے علی یوس بن ہنی  
اور لا ینفصلو نے طے ہوئے اور ذاک ابراہیم و غیرہ احادیث سے کہ رسول یا  
تواضع پر محمد بن ابی فضیل میں کلام کرے کہ کتب عقائد میں صریح ہے  
وہ اتفاق علماء سے محقق بلکہ ایک قول پر یا جماع است ثابت مخالف عقیدہ  
ابن سنت و جماعت ہی اور جو جناب کی نسبت یہ کہہ کہ انھیں خود کہ کہ آپ پادشاہ ایک شہ

سو کما گوشت کہا نہ واسے کہ بیٹے تھے بے اوب و گستاخ ہی یہ کلام ثابت بر دلالت کرتا ہے  
 اور یہ عذر کہ جناب نے اپنی نسبت فرمایا ہے مقبول نہیں کہ علما فرمایا ہے توافع میں ذکر کیا اور جوابات  
 آپ براہ توافع فرماوین و در سر و کراچی نسبت کہنا جائز نہیں سمجھتا اور ظاہر امر و قائل اس قول سے  
 کہ آپ کی مراد محتاش اسبقہ چاہیے جسقدر ہم السیدین ایک دوسرے کی کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی کم ہے  
 کہ کثیر محمد اور تعداد محاصرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ جیسا ہے حالانکہ پروردگار عالم فرما کران مجید  
 میں طرح طرح سے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت و شاکل اور محمد و محاسن آپ کو بیان فرمائے سمجھا  
 تا بسین کثیر مرع شریف اور ائمہ محمدین اوس جگہ کے جمع فضائل اور نشر کمالات و خصائص میں انجام  
 بیعت فرماتے ہی حدیث و میر کی کتابوں میں در ہزار نامعجزات و خصائص و کمالات آپ کو ذکر و اوپر  
 احوال شریفہ اور اوصاف کریمہ کے بیان میں الباب موضوع مدنا کا میں خاص آپ کی حالات و  
 فضائل و کمالات میں تصنیف ہوئیں اور ایمان جوون تحبیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 کامل نہیں ہوتا اور وہ کثیر ذکر محبوب کو مستلزم تو کثیر مرع و ستائش و دلیل کمال ایمان اور کسیر  
 کمی حضرت ایمان کی علامت ہے اور یہ بات کہ آپ کی مرع و ستائش اوس سے بھی کم ہے جسقدر  
 ہم السیدین ایک دوسرے کرتے ہیں مرض قلبی فساد باطن کی دلیل بلکہ اوس جناب کی توہین  
 و تحقیر جو تہود بالذمن و ذلک باقی رہا یہ امر کہ جناب کو بوجہ قرآن شریف لاف کے چراسی سے  
 جو فرمان شاہی رعایا یا اس لایا تشبیہ و نہا کیا ہے سو ہی دلیل خبر کہ منسوب بلکہ خلیفہ تھے ہی جسکی  
 اطاعت و فرمانبرداری رعایا پر فرض ہوتی ہے اور اوس کے احکام اور نواہی اور وہ فرمان  
 جہا و سکے ساتھ ہوتا ہے نیز فرمان تقرر اور دستور العمل کے جو کردہ واسطے اجرا و تعمیل کرائی  
 اون احکام کے متعین ہو کر آتا ہے چراسی کے کام کو اس منصب عمدہ کی نسبت خصوصاً منصب  
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ جو تمام مغربان بارگاہ احمدیت کو سزاوار اور شفاعت کبریٰ اور وسیلہ  
 اور مقام عمدہ و غیر ما مناصب عالیہ و مراتب رفویہ سے سرفراز ہیں اہل زمین و آسمان  
 سے کوئی شخص اون کے درجہ کو نہیں پہونچتا ایسی ذات جامع الکمال  
 کو جسے پادشاہ و ممالک کا وزیر اعظم کہتے لائق و محب امت مسلمہ لاکھ  
 چیراسی کے شہر آنا اور چیراسی سے کہ فرما



کہ زمان شامی رعایا پس لایا تشدید و بنا صریح تنقیص و تخفیف شان ہے ہر اگر یہ کلمہ قائل سے  
 بقصد تنقیص و تخفیف جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و جمیع سسر و ہوا حبیب اکرم سوال  
 سے ظاہر اور کثرت وقوع ایسی بات کا جواب کے مرتبہ عقلی اور معنی رفع کے خلاف  
 ہیں اور جسکے تحت باطن و فناء نیست اور ہر ایک و گستاخی پر ترجمہ ہے والد علیہ علیہ تحقیق اعمال  
 تو اس کے کفر میں ظلم نہیں اور حکم او سکایا افعال صلا حکم مرتد کا ہے مگر مسئلہ تو یہ ہیں کہ  
 ایسے شخص کے قبول توبہ و عفو اور امن آئمہ مخالفت میں حاصل جلی کہتے ہیں تو نہعت لائے  
 علیہ ان الاستحکام لتبیت المسلمین علیہ وسلم و بائنی علی کان من الانبیاء علیہ السلام کفر و کفر و کفر  
 حاصل فلک استحقاق ہم فعل معتقد و خوف و کس بنی الخلفاء خلاف فی فلک و الذین قتلوا الانبیاء  
 حید فی تعاقب سید اکثر میں ان کیسوں میں امام الحرمین و غیرہ قاضی بالافتل شد میں اس کے کفر و  
 قتل پر جامع نقل فرماتے اور محدثین محضوں سے روایت کرتے ہیں جامع العلماء ان شامی و ابنی  
 علیہ علیہ وسلم المتفق ان کافر الذی حید بن علیہ بن ابی الدرد و حکم عند الامۃ القتل و مرتکب  
 ہے کفر و مذہب فقہ کفر دسی کتاب میں ہے قال ابن القاسم فی العقبۃ میں سید و شتر  
 او جابہ تو مقتضی قتل و حکم عند الامۃ القتل کافر ذریع و تہ فرض اللہ و قیرہ و یرہ و انضیا  
 فیہ و مثله قال ابو حنیفہ و اصحابہ و الثوری و اہل الکوفہ و الاوزاعی فی المسلم کفرہ و کفرہ و کفرہ  
 و کفرہ و مثله الولید بن مسلم عن مالک و حکی الطبری عن ابی حنیفہ و اصحابہ مثله ضمن مقتضی علیہ  
 علیہ وسلم او بری مذکور کہ خطابی کہتے ہیں و علیہ وسلم ان المسلمین انہ یقتل فی وجوب قتل او  
 کان مسلماً شیفاً میں ابن عباس سے نقل کیا کہ کتاب و اسنادہ میں بیان ان میں قصہ ایسی صلی اللہ  
 علیہ وسلم باؤی او نقص لہ و صلا او ضرر او ان قتل نقص او واجب تو صحیح بن ربیع قرونی  
 سے نقل کرتے ہیں درج مالک و صحابہ ان میں قال فیہ علیہ الصلوۃ والسلام ثم انیہ  
 نقص قتل دون استنابہ بیان ملک کہ علماء نے ایسے شخص کی نسبت جو آئی جا و شریعت کو  
 سبلا باؤد سب جناب کو جمال و یتیم ابی طالب یا خضر حید یا رنگ اللہ کو سب یا یا خضر  
 اقدس کو دلا کہتے قتل کافر سے دیا اذاد سے کافر کہا اور او میں شک نہیں  
 کہ آپ کے منصب اور مرتبہ کو اس نے جو گستاخانہ باتوں سے برا تر ہے اور

جواد بقصد تو میں نہیں تاہم حکم اور پکار کا وہی قتل ہے تاہم اور غیر محضات فیہ ہے فی الشفا  
 حکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول القتل واول نعم اذا ليعذر احد في الكفر بالحداثة ولا يدعو  
 ذل الانسان ولا بشئ مما ذكرناه اذ كان عقله في نظره سليما الا ان الزلة وتقليبه  
 صلبا بالاجماع وبهذا استفتى الاثر بنحو علي بن خاتم في نفي الزمان عن رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ان الذي قد مضى من زمانه في زيد لا يعذر احد به وهو في زلل الانسان  
 في مثل هذا واستفتى ابو الحسن القاسمي في من شتم النبي صلى الله عليه وسلم في سكره فقتل وفيه  
 ايضا قال حبيب بن الربيع لان ادعاء التائب من لفظ صرح لا يقتل لانه استعان  
 وبغيره مغرر لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولا سقمه ثم فرج اباحت وبدونيه ايضا  
 ويرى على قتل من جهة النظم والاعتبار ان من سب او تنقص عليه الصلوة والاداء  
 في نظرت علامه عرض قلبه وبرهان سور طوبه وكفره واما احكم في كثير  
 من العلماء بالردة وسجدوا في الشايعين عن مالك رحمه الله تعالى والا وراعي  
 في قول الشورى داني صنفه في الكفر فيمن حرم الله تعالى في القول لا في غيره  
 ويرى على الكفر فقتل في زمان لم يحكم عليه بالكفر الا ان يكون متاديا على قوله غير منكر  
 ولا مقلد منه فاما في قتل عليه كيت من ولو قال شعر النبي صلى الله عليه وسلم  
 شتم كافر عن بعض الشيوخ رحمهم الله تعالى وعنده البعض لا الا اذا قال ذلك  
 بطريق الاثبات دون التراء بالتصغير النظم لا كغيره في قتادى الامام قاضى خان  
 في قول شعر النبي صلى الله عليه وسلم شتم كافر عن ابيه فخص اكبر رحمه الله تعالى  
 من عاب النبي صلى الله عليه وسلم بشعر من شعراة فقد كفر وذكر في الامم  
 ان شتم النبي صلى الله عليه وسلم كفر انتم هذا ما اعتنى به الفوائد  
 الجواب بتوفيق الله للملأ الوهاب ولو سئنا الاطميناء الكلام  
 فيه كل اطناب واسهنا المقال جل اصحاب وقما ذكرنا  
 كفاية لاولى الانباب والله الهادي الى سبيل الحق والصواب  
 والله الاياب في كل باب والله تعالى المرجع والهاب به

لَقَدْ نَفَخَ فِيهِ سُلَامًا مِنْ رَبِّهِ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الْقَرُّ  
 تَابَ مِنْ بَلَاءٍ لَمْ يَأْمُرْ بِالْعَدْلِ إِذْ يَنْتَهِى عَنْ عَمَلٍ لَمْ يَنْتَهِ  
 رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ  
 يَا أَهْلَ الْبَيْتِ الصَّوْرُ وَالصِّدْقُ  
 الصَّاحِخُ وَاللَّهُ الْبَارِئُ إِلَى  
 سَبِيلِ الْحَاجِّ مُحَمَّدٍ عَلَى عَقْبِهِ

کتبہ عبدالرشید احمد رضا صاحب دارالعلوم دیوبند

محمد رفیع عام خان  
 احمد رضا خان دیوبند

احمد رضا خان  
 محمد رفیع عام خان  
 ۱۳۹۰ ع

محمد اچکوب  
 محمد احسن الصدیقی  
 محمد احسن

مولوی عبدالملک  
 محمد رفیع عام خان

محمد رفیع عام خان  
 سید محمود

محمد رفیع عام خان  
 محمد رفیع عام خان

جسکے تعظیم کتاب ضرورتاً مانتا ہے علی آکر التمجید والصلوة کی افہامی حالت نہ سکے  
 بعد اس سے رائے سے امانت اور استحقاق ایک موقوف کفر ہے چنانچہ صاحب بیان  
 نے سچ تفسیر قبول شد تھا جسے ان خطبہ ائمہ الکفر کے کہنا ہے لان فی الکفر والکفر  
 استحقاقاً ناقلاً وروی الی الکفر الخبط وکذا الا تعظیم الیہ قصداً لا کفر وکفر عدم  
 المبالاة اسے محمد نور الدین علی رحمہ

محمد احسن

اس عقیدہ اور کے بجز نماز و سیرت نہیں اہل ذرہ و کافر ہے لہذا بالیہ من ذلک  
 هذا واحسن ما تخبر به الکلام حمد الملائک والصلوة والسلام  
 علی سید الانام واصحابہ العظام والہ الکرام وبتابعیہ الی  
 یوم القیام

کتبہ محمد عثمان مہو نوی عفا عنہ

اعمال عامیہ احسنیہ از توفیق حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن خاں صاحب دہلی

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ و قطعہ تاریخ صبح این کتاب مستطاب

خانیق کیا و معبود ہے ہما کا لاکہ لاکہ شکر جسے انیا و سرسلین کو منصب الہیت دیا اور  
 خاتم النبیین اختصار میں صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر و جمیع فضائل میں سب سے ممتاز کیا  
 علماء اہل سنت سے رہنمائی عباد کا کام لیا چراغ رشا و دینار شاداون کے ماتھے میں دیا تاکہ  
 ارباب اہل علمت کو راہ دکھائیں سرکشین اور مفسدون کو پروانہ وار طلائیں اور تائبانہ تائب  
 و فساد میں ایک نیا ایجاد ہو انہما مسئلہ شش مثل و ہفت خانم ایجاد ہوا تھا اسی شش نے  
 ایک نورافانی و فراتنی اہل سعادت کو راہ راست دکھائی محمد کے سبقتہ و فساد میں شاد  
 نیر میں جمالت فضائل رنگ ماعنہ شعلہ بر جلا دیے یعنی کتاب بیثال قاطع عرف ضلال سہمی  
 تہذیب کمال بالہام الباسط المتعال مطبع و پذیرا یعنی بھارستان شریک  
 چھوٹا کتاب بیات مطبع اہل علم ہو کہ ظلمت منحل و اضلال و فتنہ بردہ و زوال میں رہیں  
 قطعہ تاریخ عید مغامبر الفصحی شاعر عربی ہمتا متخلص کا بریلوی

کیا سال و کربت کا بار کیسے	کیا قبالہ حقیر جس کیسے	معنی و معنی کہ کل از شانت کہ قبول
نظارہ نظر کہ میر نصیر کیسے	کیا وقت کہ میر نصیر کیسے	کیا عبادت کہ میر نصیر کیسے
وہ صلاوت کا جب کہ میر نصیر کیسے	وہ صلاوت کہ میر نصیر کیسے	باسم گلشن گمانی معنی کیسے
تاریخ این بیانی حسن کیسے	کیا گلشن کہ میر نصیر کیسے	کیا آئینہ کہ میر نصیر کیسے
بیست و بیس نے جو میر نصیر کیسے	میر نصیر کہ میر نصیر کیسے	فکر تاریخ میر نصیر کیسے
نیر میں بردہ کہ میر نصیر کیسے	میر نصیر کہ میر نصیر کیسے	دفع اس کہ میر نصیر کیسے
قطعہ تاریخ عید مغامبر کیسے	حسین صاحب تسلیم کیسے	سہسول قلعہ بایون کیسے
گفتہ مطلق جواب شافعی کیسے	کار و کشتن کوام کیسے	سخن کہ میر نصیر کیسے
کیا لولش بود نام گرفت	طبع شد چون کتاب سال مطبع	گفتہ تسلیم انتقام و نصرت

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف کو بدگوئی اور سبیل عیب جوئی سے غرض نہیں تھی نہ کسی معاملات و بیوی اور اعمال و افعال کی بنا پر ہی سے غرض صرف وہ امور کہ مباحثہ میں آتے ہیں اور بیان مسائل و مسائل وغیرہ اور دین میں حضرات مخالفین سے واقع ہو جانے کے لئے غرض ایسے حفظ نہ رہیں کہ لئے ضروری و نہ غیر ضروری امور میں جو چاہو کرے و دوسری غرض تشریف کریم غلام خواہ مخواہ اور کسی بات میں گمراہ ہو جانے کو تو ہمیشہ ایک نیا عقیدہ ایجاد ہو دین اسلام رفتہ رفتہ براہ ہو بہر عوام کو جو کما کما اس کتاب میں کیا مسلمانوں کی غیبت کی ہے محض نا انصافی کا مقصدی اور جس حالت میں خرابی اور برائی اور نا تو کی جو مخالفین سے واقع ہوئے ہیں اہل اسلام کے نزدیک جیسا کہ اولیات سے ہر اور وقوع بتواتر مشاہد ثابت اور اکثر امور کا ثبوت تحریری موجود جسے شک ہو دیکھ لے یا انہی چوں وجہ اس لئے انسانی اور سلفہ دیکھو حضرات مجتہدین وائمہ محدثین نے صرف اس غرض سے کہ کوئی شخص مذہب کو اور اسکے مرتبہ سے زیادہ نہ جان لے ضعیف کو حسن حسن کو صحیح نہ ان لے احوال مدافہ کی کس طرح متفق فرمائی کیسے کیسے احوال رجال ظاہر کے کس کس بات کی تصدیق فرمائی حتی کہ علم حرج و تعدیل اہم علوم سے قرار پایا علم نے بلا خلاف احد سے اور کسی خوبی پر اجماع فرمایا یہ کسی نے نہ کہا کہ اسمین مسلمانوں کی غیبت اور عیب چینی ہے بلکہ کشف حال ایسے لوگوں کا جنکی وجہ سے دین میں فساد ہو مسلمان و یہو کا کہنا یکنے کے نزدیک امر دینی ہے جو غور کیجئے صرف متفق حدیث کے لئے یہ امور مہات سے سطر سے یہاں تو اصلاح عقائد و دفع مکائد اور اس سے منوط اور حمایت حق و عیانت خلق عفاً لباطل سے مربوط کہ لوگ جس اپنے زعم میں متفق حدیث صاحب تقوی و طہارت جانتے ہیں اور کسی بات کو کسی ہی خلافات ہند عفاً لد اعمال میں خواہ مخواہ عقیدہ اور صحیح مانتے ہیں کہ اس میں زمین مدار اعتماد اعتقاد پر ہے ذہن سلیم و فہم ستقیم کہ ان کہ بات کو جائز اور حق و باطل میں تفریق کرے اتویہ سطر ہی ہنوز ایسا اور ایسا جو دہکندہ عین صواب جو حقیقت کلام دریافت کرنا تو درگزار اس قدر بھی سمجھنے والا کیسا ہو کہ مذہب کے صانع و فساد کو وضع ظاہری اور ریشہ کم درازی سے کیا نفاق اصلاح صورت و ظاہر اربع سنت و فساد باطن نہیں جانا بہت لانا بہت

طاعت اگر کسی نے کر لی تو اس کے لئے اجر ہے  
 اور اگر کسی نے نہ کر لی تو اس کے لئے عذاب ہے  
 اور اگر کسی نے کر لی تو اس کے لئے اجر ہے  
 اور اگر کسی نے نہ کر لی تو اس کے لئے عذاب ہے

خصوصاً خارج ان باتوں میں شاک ہو تو میں تعمیل اور مشرعہ اختیاب کیا نہیں بزم خود طاق  
 ہو تو میں اس سوا کچھ عقیدہ ہونا لازم نہیں آتا جو حوالہ جال ہو اور خوب جتناب کہ بہت سی  
 بخاری مسلم رحمہما اللہ ان کے خارج شیعہ اصحاب میں ہے اور ان کی صدق و صلاح پر  
 تحقیق کا اجماع پایہ صدق و صلاح و محنت عقیدہ کی دلیل ہے جس کا اکثر فراموش باطل اور غلط فائدہ  
 ایسی ہو کہ گونہ رواج و ذکر کہ دنیا سننے رغبتی اور پیغمبر گاری کے ساتھ موصوف اور باصلاح  
 میں مشہور معروف ہو کہ جسکی نسبت خلق اللہ کو عقیدت اور اچھی طرح لوگوں میں شہرت ہوگی  
 نئی بات اسکی کون سن سکا کیسے دلیں دعوت ہوگی تو کسیکی ذمہ ظاہری سے دیکھا کہ کمال  
 اور اسکی عقیدہ باطل اور غلط رہے کو خواہ مخواہ صحیح ٹھہرانا نرمی نادانی ہے آدمی کو دوسری  
 جس میں کام پڑے اعمال ہی اسکی متعلق دیکھتا ہے یہ حضرات عابد زائد عشاری مجاہد ظاہر  
 متبع سنت خارج سے ہو کر بکامیاب شریعت سنی مگر بیان مسائل علیہ اور امور مذہبی میں  
 کام ہے خواص و عوام اسکی کیا کچھ کرتے ہیں اہل بدعت و اہل کی کس فرقہ سے پیچھے قدم دہریہ ہیں  
 جس حال میں قرآن حدیث میں تصرف معنوی و غلطی اور انبیاء اولیاء کی کتاب میں گستاخی اسراف  
 اور امر دینی میں ہر طرح کی بیباکی اخلاف کی آفتاب تیر و تیر کی طرح ظاہر ہو گئی تو اس سے شک  
 بند کر کے یہی کہو جاننا کہ وہ ایسا اچھے سے یا ایسا اچھے میں ہر امر سب دہریہ اور سخن بڑی پر مقتضای  
 وایت یہ ہو کہ تمام کام مخالف کائنات سمجھیں اور غراعات اور الزامات اسکی نہ حقیقت سمجھیں  
 قبول کریں اور جسکے عقیدہ میں فساد ثابت ہو جاوے کہ کیا ہی عالم فاضل زائد پر ہر گرج مجاہد  
 کیا ہو روزگار ہو اسکی بات امر دین میں نہ مانیں اور اسو علمائے اہل سنت و جماعت کو  
 خارج جہنم مصنف کی خیر خواہی اور دعوتی جو خدا اور عدوت پر مجبور نہ فرما دیں  
 خیر خواہ مسلمین پر بغیثت اور بدگوئی کا الزام نہ لگے دین - والسلام علی من اتبع الهدی و آخر

و عونا ان الحمد للہ العلی الاعلیٰ +

یہ بات اسکی کون سن سکا کیسے دلیں  
 دعوت ہوگی تو کسیکی ذمہ ظاہری سے  
 دیکھا کہ کمال اور اسکی عقیدہ باطل  
 اور غلط رہے کو خواہ مخواہ صحیح  
 ٹھہرانا نرمی نادانی ہے آدمی کو  
 دوسری جس میں کام پڑے اعمال ہی  
 اسکی متعلق دیکھتا ہے یہ حضرات  
 عابد زائد عشاری مجاہد ظاہر  
 متبع سنت خارج سے ہو کر بکامیاب  
 شریعت سنی مگر بیان مسائل علیہ  
 اور امور مذہبی میں کام ہے خواص  
 و عوام اسکی کیا کچھ کرتے ہیں  
 اہل بدعت و اہل کی کس فرقہ سے  
 پیچھے قدم دہریہ ہیں جس حال میں  
 قرآن حدیث میں تصرف معنوی و غلطی  
 اور انبیاء اولیاء کی کتاب میں  
 گستاخی اسراف اور امر دینی میں  
 ہر طرح کی بیباکی اخلاف کی آفتاب  
 تیر و تیر کی طرح ظاہر ہو گئی  
 تو اس سے شک بند کر کے یہی کہو  
 جاننا کہ وہ ایسا اچھے سے یا ایسا  
 اچھے میں ہر امر سب دہریہ اور سخن  
 بڑی پر مقتضای وایت یہ ہو کہ تمام  
 کام مخالف کائنات سمجھیں اور غراعات  
 اور الزامات اسکی نہ حقیقت سمجھیں  
 قبول کریں اور جسکے عقیدہ میں فساد  
 ثابت ہو جاوے کہ کیا ہی عالم فاضل  
 زائد پر ہر گرج مجاہد کیا ہو روزگار  
 ہو اسکی بات امر دین میں نہ مانیں  
 اور اسو علمائے اہل سنت و جماعت کو  
 خارج جہنم مصنف کی خیر خواہی اور  
 دعوتی جو خدا اور عدوت پر مجبور نہ  
 فرما دیں خیر خواہ مسلمین پر بغیثت  
 اور بدگوئی کا الزام نہ لگے دین -  
 والسلام علی من اتبع الهدی و آخر  
 و عونا ان الحمد للہ العلی الاعلیٰ +

# خلاصہ نامہ

صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح	صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح
۲	۳	۱	دمن شبنج	۲۲	۱	دمن شبنج	۲۲
۳	۵	۶	تقریر	۲۲	۶	تقریر	۲۲
۴	۶	۱۵	زید و عمر	۲۲	۱۵	زید و عمر	۲۲
۳	۶	۹	اسی	۲۲	۹	اسی	۲۲
۳	۱۰	۱۳	ختم باری	۲۲	۱۳	ختم باری	۲۲
۵	۲۲	۱۶	بیرن در	۲۲	۱۶	بیرن در	۲۲
۹	۱۲	۲	باین	۲۲	۲	باین	۲۲
۱۰	۲۰	۱۲	بڑی ہی	۲۲	۱۲	بڑی ہی	۲۲
۱۲	۱۶	۷	دیکر	۲۲	۷	دیکر	۲۲
۱۳	۲۱	۵	الزام	۲۲	۵	الزام	۲۲
۱۵	۱۳	۱۰	شاہ نظام حسین	۲۲	۱۰	شاہ نظام حسین	۲۲
۱۹	۲	۱۵	مقرر	۲۲	۱۵	مقرر	۲۲
۲۱	۱۳	۲۰	دایات سے	۲۲	۲۰	دایات سے	۲۲
۲۳	۱۶	۱۹	قلعہ قلعہ	۲۲	۱۹	قلعہ قلعہ	۲۲
۲۶	۱۲	۲۲	بسان	۲۲	۲۲	بسان	۲۲
۲۸	۳	۲	جنات	۲۲	۲	جنات	۲۲
۲۸	۱۸	۲۰	عمرالی	۲۲	۲۰	عمرالی	۲۲
۲۹	۵	۲۱	کلمہ ملک	۲۲	۲۱	کلمہ ملک	۲۲
۳۰	۵	۲۱	رحمتی وعت	۲۲	۲۱	رحمتی وعت	۲۲
۳۱	۱۳	۱۶	شک النبتہ	۲۲	۱۶	شک النبتہ	۲۲

صحیح	مطر	غلط	صحیح	مطر	غلط	صحیح
۶۰	۲۲	دوب	دوب	۳	۹۰	ابن حاتم
۶۳	۳	کربہ	کربہ	۱۱	۱۱	نقیہ
۶۴	۲	لنخ	لنخ			
۶۶	۱۶	شراکے	شراکے			
۶۷	۲۰	بالغرض	بالغیر			
۶۸	۱	تغلیط	تغلیط			
۶۹	۲	گر	گر			
۷۰	۲۳	ادسی	ادسی			
۷۱	۱۳	بزموتین	بزموتین			
۷۲	۹	احراض	احراض			
۷۳	۱۳	کدام	کدام			
۷۴	۱۱	خے	خے			
۷۵	۱۱	خدا	خدا			
۷۶	۵	ایات	رملت			
۷۷	۸	اسن لدمی است	اسن لدمی است			
۷۸	۸	شور	شور			
۷۹	۵	مصرف	مصرف			
۸۰	۵	الزراع	الزراع			
۸۱	۵	بندہ ما	بندہ ما			
۹۱	۱	الفاظ مذکورہ	الفاظ			
۹۵	۲۲	اجماع	اجماع			
۹۶	۶	الاستخفافہ	الاستخفاف			